مقالاتِ توحید

پیرزادہ شفیق الرحمن شاہ الدراوی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

دار المعرفة
پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مقالاتِ توحید

نمبر : 1212

www.KitaboSunnat.com

دار المعرفة پاکستان
الفضل مارکیٹ اُردو بازار۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ادارہ تمام کتب معاشرتی اصلاح وتربیت اور نیک نیتی سے شائع کرتا ہے، البتہ مصنف ومترجم کی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں، تاہم فنی وطباعتی خرابی کی صورت میں کتاب کسی بھی وقت تبدیل کی جاسکتی ہے۔(ادارہ)

مقالاتِ توحید

پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی حفظہ اللہ

- دارالعلوم الندیہ للنشر والتوزیع| س ت : ١٠١٠٢٠٤٨٧٦ |

فرع: مرکز الجامع التجاری شارع باخشب جده

معرض : ٠٢٦٣٣٦٦٤٠ | فاكس : ٠٢٦٨٧٤٥٥٧

- المكتب الرئيسي الرياض، حي الفيصلة | هاتف: ٠١٢٤٢٣١٢٦
- مکتبه دارالفرقان ، الرياض| هاتف: ٠١-٤٣٥٨٦٤٦ ، ٠٥٦٣٠٦٤٧٣٦ ، ٠٥٠٧٤١٩٩٢١
- دارالقبس للنشر والتوزيع | شارع امیر سطام، البدیعه، رياض. جوال: ٠٠٩٦٦-٠٥٠٦٤٣٩٩١٧

- مکتبہ الکتاب ...... حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321 42 10 145
- جامعہ احیاء العلوم لبنات الاسلام، مظفر آباد آزاد کشمیر فون: 0301 53 65 383

- اسلامی اکیڈمی ...... الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 57 587
- کتاب سرائے ...... الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 20 318
- نعمانی کتب خانہ ...... حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 21 865
- مکتبہ اسلامیہ ...... غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 372 44 973
- دار الکتب السلفیہ ...... اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042 373 61 505
- مکتبہ قدوسیہ ...... غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321 40 45 775
- الحرم پبلیکیشنز ...... اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0322 48 14 274

اسلام آباد

دار النور: 0321 53 36 844

تجلیات طیبہ: 051 355 35 168

المسعود اسلامک بکس: 051 322 61 356

الحرم (اسلامک بکس): 0300-322-4814274

کراچی

فضلی بکس : 021-32212991

علمی کتاب گھر: 021-32628939

سیالکوٹ

مکتبہ رحمانیہ : 052-34591911

فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ : 041-32631204

دار المعرفۃ

پاکستان

الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

+92 321 42 10 145

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

✤ لہ دعوۃ الحق ---------- 9

پہلا مقالہ...... اسلام؛ ایمان اور احسان ---------- 15

✤ اسلام کا لغوی اور شرعی معنی ---------- 17

✤ اسلام بلحاظ عموم وخصوص ---------- 19

✤ ایمان ---------- 20

ایمان کا لغوی اور شرعی معنی ---------- 20

✤ احسان ---------- 26

احسان کا معنی ---------- 26

احسان کی اقسام ---------- 26

✤ خلاصہ کلام ---------- 27

دوسرا مقالہ...... مقصد تخلیق انسانیت ---------- 29

✤ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق ---------- 30

تیسرا مقالہ...... عبادت کی اقسام ومفہوم ---------- 32

✤ عبادت لغت میں ---------- 32

✤ عبادت شرع میں ---------- 32

✤ عبادت کے ارکان ---------- 34

✤ عبادت کی اقسام ---------- 35

✤ عبادت کے کام ---------- 36

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

+ محبت اور اس کی اقسام ---------- 36

اللہ تعالیٰ کی محبت پانے کے اسباب ---------- 38

+ خوف ---------- 40

خوف کی اقسام ---------- 40

خلاصہ کلام ---------- 43

+ امید ---------- 44

امید کی اقسام ---------- 44

+ توکل ---------- 46

توکل کی اقسام ---------- 46

+ دعا ---------- 49

چوتھا مقالہ...... توحید کا معنی؛ فوائد اور اقسام ---------- 51

✤ توحید کا لغوی اور اصطلاحی معنی ---------- 51

✤ توحید کا شرعی معنی ---------- 51

✤ لفظ توحید قرآن میں ---------- 52

✤ کلام رسول اللہ ﷺ میں توحید ---------- 54

✤ توحید کی اہمیت اور فضائل ---------- 57

✤ توحید کے فوائد ---------- 62

پانچواں مقالہ...... لا إلہ إلا اللہ معنی و مفہوم ---------- 64

✤ لا إلہ إلا اللہ کیمعانی ---------- 64

✤ کلمہ کے ارکان ---------- 65

✤ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تشریح ---------- 66

✤ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شروط ---------- 68

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کلمہ طیبہ کا جز دوم ---------- 71
- وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کی وضاحت ---------- 73

چھٹا مقالہ......ردِّ شرک ---------- 75

- شرک کیا ہے؟ ---------- 75
- شرک میں واقع ہونے کی وجوہات ---------- 78
- شرک کی تاریخ ---------- 80

ساتواں مقالہ......شرک کا معنی اوراس کی اقسام ---------- 82

- شرک کا معنی ---------- 82
- شرک کی اقسام ---------- 82
- شرک کی بعض صورتیں ---------- 82

آٹھواں مقالہ......شرک اکبر کی اقسام ---------- 87

- عبادت میں شرک ---------- 87
- روزمرہ کے کاموں میں شرک ---------- 87
- دعا[وپکار اور استمداد] میں شرک ---------- 88
- محبت میں شرک ---------- 92
- شرک کے نقصانات ---------- 92
- شرک سے بچنے کی مفید دعا ---------- 94

نواں مقالہ......بعض شرکیہ امور پر ردّ ---------- 95

- ۱۔غیراللہ کی عبادت بجالانا ---------- 95
- ۲۔غیراللہ کے نام پر ذبح کرنا ---------- 95
- ۳۔غیراللہ کے نام کی دہائی دینا ---------- 99
- ۴۔غیراللہ کی نذر ---------- 100

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر کب شرک ہوگی؟ ---------- 101
۵۔غیر اللہ سے مانگنا اور دعا کرنا ---------- 102
۶۔غیر اللہ کی قسم کھانا ---------- 106
۷۔شرکیہ الفاظ ---------- 107
۸۔تعویذ گنڈہ لٹکانا ---------- 108
۹۔جھاڑ پھونک اور دم ---------- 110
۱۰۔علم غیب کا دعویٰ کرنا ---------- 112
غیب کی خبریں بتانے والوں کی اقسام ---------- 112
۱۱۔ہتھیلیاں پڑھنا ---------- 112
۱۲۔جادو ---------- 113
۱۳۔کہانت ---------- 115
۱۴۔بدشگونی لینا ---------- 116
بدشگونی لینے والے کے احوال ---------- 117
بدشگونی اور نیک فال میں فرق ---------- 118
۱۵۔نجوم ---------- 118
۱۶۔تبرک ---------- 120
تبرک کی اقسام ---------- 120
۱۷۔شفاعت ---------- 121
ایک مفید بحث ---------- 124
ایک الزام اور اس کا جواب ---------- 127
اللہ کے اذن و اختیار کی پابندی کیوں ہے؟ ---------- 129
۱۸۔توسل ---------- 130

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کا معنی قرآن میں ---------- 130
✤ وسیلہ کی اقسام ---------- 131
ا۔ وسیلہ کونیہ ---------- 131
۲۔ وسیلہ شرعیہ ---------- 131
*مشروع وسیلہ کی اقسام ---------- 133
* ممنوع وسیلہ کی اقسام ---------- 133
✤ ۱۹۔ قبروں کی مجاوری ---------- 134
قبروں کی زیارت کے احکام ---------- 135
ا۔ شرعی زیارت ---------- 135
۲۔ شرکیہ زیارت ---------- 135
دسواں مقالہ ......شرک کی قباحت اور سزا ---------- 137
✤ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے ---------- 137
✤ مشرک بڑا ظالم ہے ---------- 137
✤ مشرک کی سزائیں ---------- 140
گیارھواں مقالہ......مشرکین کے شبہات پر ردّ ---------- 149
✤ مخلوق سے دعا اور ان کی عبادت پر مشرکین کے شبہات اور اللہ تعالیٰ کا ردّ ---------- 150
بارھواں مقالہ......طاغوت کا انکار ---------- 159
✤ طاغوت ---------- 159
✤ طاغوت کے انکار کا وجوب ---------- 160
✤ طاغوت کے انکار کا طریقہ ---------- 160
✤ بڑے طاغوت ---------- 161

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھواں مقالہ......اولیاء اللہ ---------- 163

✤ اولیاء اللہ کی پہچان ---------- 163

✤ کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی کیسے بن سکتا ہے؟ ---------- 165

۱۔ اطاعت الٰہی ---------- 165

۲۔ اللہ والوں سے اللہ کے لیے محبت ---------- 167

✤ خلاصہ کلام ---------- 168

✤ اولیاء اللہ سے محبت فرض ہے ---------- 170

✤ اولیاء اللہ کی فضیلت ---------- 172

✤ اولیاء کی شان میں غلو ---------- 172

✤ اولیاء وصالحین کی عبادت اور مشرکین کے شبہات پر اللہ تعالیٰ کا ردّ ---------- 174

✤ خلاصہ کلام ---------- 179

✤ توضیح جواب ---------- 191

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لہ دعوۃ الحق

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ:

توحید باری تعالیٰ ہی ایسا مسئلہ ہے جسے سمجھانے کے لیے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت ہوئی، اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ [النحل 36]

”ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔“

اسی دعوت کو عام کرنے کے لیے کتابیں اور آسمانی صحیفے نازل ہوئے اور سب سے آخر میں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر آخری کتاب قرآن کریم نازل ہوا۔ جس کا مقصد وحید بھی یہی ہے کہ دعوتِ توحید کو پھیلایا اور عام کیا جائے تاکہ لوگوں کو مخلوق کی بندگی سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی بندگی میں دیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [ابراهيم 52]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لوگوں کے لیے یہ ایک پیغام ہے تاکہ انہیں خبردار کیا جائے اور وہ جان لیں کہ معبودِ برحق ایک ہی ہے اور عقلمند ہوش میں آجائیں۔''

انبیائے کرام علیہم السلام کو جن بڑی بڑی تکلیفوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا اس کا سبب بھی یہی دعوتِ توحید تھی۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿كَذٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ﴾ [الذاريات 52]

''یونہی ہوتا رہا ہے اُن سے پہلے کی قوموں کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا جسے انہوں نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ جادوگر ہے یا مجنون۔''

یہ تکالیف اتنی سخت ہوا کرتی تھیں کہ آج کے دور میں ان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی ایک مثال اس حدیث سے ملتی ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ؟. فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ؛ فَقَالَ: ((لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَّحْمٍ وَّ عَصَبٍ مَّا يُصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ۔ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مِفْرَقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِإِثْنَيْنِ مَا يُصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ. وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ.)) [البخاري:ج2 :ح: 1084]

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا؛ آپ ﷺ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ چونکہ ہمیں مشرکوں کی طرف سے بہت اذیت پہنچی تھی اس لیے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ یہ سن کر سیدھے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ مبارک سرخ ہوگیا؛ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایسے لوگ تھے کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت یا پٹھوں کے نیچے لوہے کی کنگھیاں کی جاتی تھیں مگر یہ شدید تکلیف بھی انہیں ان کے دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔ اور بعض کے سر کے بیچ میں آرا رکھ کر دو ٹکڑے کردیئے جاتے تھے پھر بھی انہیں یہ چیز ان کے دین سے نہ ہٹا سکتی تھی۔ اور اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا حتی کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک اس طرح بے خوف ہو کر سفر کرے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔''

ایسا ہی ظلم وستم کا سلوک رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بھی روا رکھا گیا، ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓي اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ﴾ [ص:4 تا 7]

''منکرین کہنے لگے کہ یہ سخت جھوٹا جادوگر ہے کیا اس نے سارے خداؤں کی جگہ بس ایک ہی معبود بنا ڈالا؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے اور سردارانِ قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ چلو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر ڈٹے رہو، یہ بات تو کسی اور غرض سے کہی جا رہی ہے یہ بات ہم نے زمانہ قریب کی ملت میں کسی سے نہیں سنی۔ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک من گھڑت بات۔''

انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا اصل موضوع اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان رہا ہے۔

توحید ہی سے عمل صالح کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ ایک اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان رکھنے سے دوسروں کا خوف دِل سے نکل جاتا ہے اور جن سے اُمیدیں وابستہ تھیں وہ ختم ہو جاتی ہیں پھر یہ دو یعنی وجہیں خوف اور اُمید عمل صالح کے لیے دل میں رغبت اور میلان پیدا کرتی ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر نہیں جانتے جس طرح کہ خود اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں اپنے رسول مقبول ﷺ کی زبانی اپنی شان بیان فرمائی ہے؛ وہ دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے غیر میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کر سکتے ہیں۔ اسی طرح غیر اللہ کو مددگار یا مشکل کشا جاننے والے یا ان کے توسل سے نجات یا حاجت روائی یا امراض سے شفاء حاصل کرنے کا عقیدہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے بالکل بے خوف ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بناوٹی معبودوں یا وسیلوں کا خیال اور خوف رہتا ہے، وہ اُن ہی کی بددعا اور پکڑ سے ڈرتے ہیں اور ان سے سفارش کے اُمیدوار رہتے ہیں۔ اسی طرح ان کے لیے گناہوں اور برائیوں کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور ان کے پاؤں راہِ حق سے پھسلتے رہتے ہیں۔ توحید ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی بدولت ایک مومن نیکی، عمل صالح، اخلاق حسنہ، ایمانداری اور راست بازی پر استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہ سکتا ہے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ [البقرۃ:256]

"اور جو کوئی طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آئے اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔"

بلکہ اسی توحید سے انسانیت کا نظام برقرار رہ سکتا ہے۔ اس انتہائی اہمیت کی بنا پر توحید کی طرف دعوت دینا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ان متبعین کا شیوہ ہے جو کہ دعوت و تبلیغ میں ان کے سچے جانشین ہیں۔ جیسا اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [یوسف : 108]

"آپ ان سے فرما دیجیے کہ میرا راستہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں خود بھی پوری بصیرت پر ہوں اور میری اتباع کرنے والے بھی۔ اور اللہ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔"

توحید کی حقانیت جب لوگوں کے دلوں میں بیٹھنے لگی تو ہر آنے والی مصیبت ان کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہل ہونے لگی۔ اور آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ ان ہی اسلاف کے راستہ پر چلتے ہوئے انبیائے کرام علیہ السلام والا منہج اپنایا جائے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی جائے۔ تاکہ لوگوں کو مخلوق کی بندگی سے نکال کر خالق کی بندگی میں دیا جائے؛ اور دینی احساس و شعور کو اس طرح سے لوگوں کے دلوں میں جاگزین کیا جائے کہ وہ دین کو مجبوری نہیں بلکہ اپنی اہم ترین ضرورت سمجھ کر اپنائیں اور اس دعوت کو دوسروں میں بھی عام کر دیں۔ اور لوگوں کے ذہنوں سے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ہر دور میں اہل توحید علماء نے اپنی کوششیں بروئے کار لائی ہیں اور اپنی جانوں تک کے نذرانے اس راہ میں پیش کیے ہیں۔ اور یہ سلسلہ رکنے والا نہیں؛ بلکہ یہ کاروان توحید جاری و ساری رہے گا اور اہل اللہ رسم وفا کو یونہی نبھاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ہم نے بھی اس میثاق کو اپنے سامنے رکھا ہے جو روز ازل سے اللہ تعالیٰ نے اہل علم سے لیا تھا کہ وہ حق بات کو بیان کرتے رہیں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں؛ اور دین کی دعوت بلا خوف ملامت دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

زیر نظر کتاب مقالات توحید کی اصل بنیاد وہ پمفلٹ ہیں جو کہ چار لاکھ کی تعداد میں چھپ کر حرمین شریفین میں تقسیم ہوئے۔ پھر بعض بھائیوں نے اچھی خاصی تعداد میں بہاولپور یہ پمفلٹ سے شائع کیے۔ اس کے بعد ہزاروں کی تعداد میں لاہور سے شائع ہوئے۔ باقی کتنے لوگوں نے کہاں کہاں ان کی اشاعت کی ہوگی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سے دعا دعا ہے کہ ان تمام حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائیں؛ آمین۔

میں نے ان تمام پمفلٹس کو یکجا کر کے ان میں ضروری ترمیم بھی کی اور بہت کچھ ان کے ساتھ اضافہ بھی کیا۔ اور اب یہ مواد کتابی شکل میں پیش خدمت ہے۔ یہ مواد حسن ترتیب اور مضمون کی حسن پیش کش کے اعتبار سے کس قدر موزوں ہے؟ اس کا فیصلہ تو قارئین کریں گے۔ لیکن میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ہر بات دلیل کے ساتھ پیش کی جائے اور دلیل بھی اللہ کی کتاب اور پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت سے ہو۔ براہ راست کسی کو مخاطب کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے عمومی مرض کی نشاندھی کرتے ہوئے اس کا علاج بھی بتایا جائے اور اس کے متعلق شکوک وشبہات کا ازالہ بھی حتی الامکان کردیا جائے۔

اب اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ مہربان ہستی اس کتاب کو قبولیت اور مقبولیت عطا فرمائیں۔ اور اسے میری میرے والدین محترمین اور اساتذہ کرام کی بخشش کا ذریعہ بنا دیں اور یہ کتاب اس وقت کام آجائے جب مال واسباب اور عزیز واحباب کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔آمین۔

دوست واحباب سے گزارش ہے کہ اگر وہ کہیں پر کوئی غلطی دیکھیں تو اس سے آگاہ کر دیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔شکریہ وجزاکم اللہ خیراً۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد و على آله و صحبه أجمعين.

آپ کا بھائی

ابوشرحبیل پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی

حال وارد: اقراء شہاب ہاسٹل، ۶ بیگم روڈ لاہور

dadapota2003@yahoo.com

مکتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مظفرآباد، آزاد کشمیر

جامعہ احیاء العلوم لبنات الاسلام، مظفرآباد، آزاد کشمیر

یکم مئی ۲۰۱۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا مقالہ:

اسلام؛ ایمان اور احسان

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِينُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [آل عمران ۸۵]

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔''

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ:

''ایک دِن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا، جس کے کپڑے بہت ہی زیادہ سفید تھے اور بال بہت ہی زیادہ کالے، اور اس پر سفر کے کوئی آثار دِکھائی نہ دیتے تھے، اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا (کہ وہ کون ہے)۔ وہ شخص (انتہائے ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا، اپنے گھٹنے ان کے مبارک گھٹنوں کے ساتھ جوڑ دیے اور اپنے دونوں ہاتھ ان کی مبارک رانوں پر رکھ دیے اور عرض گزار ہوئے:

((يَا مُحَمَّدُ ﷺ! أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلَامِ ؟))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے محمد ﷺ! مجھے اِسلام کے بارے میں بتائیے''؟

رسول اللہ ﷺ نے جواب میں اِرشاد فرمایا:

((الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيهِ سَبِيْلًا .))

''اِسلام یہ ہے کہ کہ تم اِس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے عِلاوہ کوئی سچا اور حقیقی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ، اور نماز قائم کرو ، اور زکواۃ ادا کرو ، اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر اللہ کے گھر کعبہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہو تو اس کا حج کرو۔''

اس شخص نے کہا:''آپ نے سچ فرمایا۔''

ہمیں اس بات پر بڑی حیرانگی ہوئی کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ سے سوال کر کے ان کے دیے ہوئے جواب کی تصدیق بھی کر رہا ہے (گویا کہ وہ جواب جانتا ہے ، تو پوچھ ہی کیوں رہا ہے)۔

پھر اس شخص نے سوال کیا:

((فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ؟))

''مجھے اِیمان کے بارے میں بتائیے؟''

رسول اللہ ﷺ نے جواباً اِرشاد فرمایا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ .))

''یہ ہے کہ تم اللہ پر ، اور اللہ کے فرشتوں پر ، اور اس کی کتابوں پر اور آخرت کے دِن پر اِیمان رکھو اور تقدیر کا (اللہ کی طرف سے) خیر والی اور شر والی ہونے پر اِیمان رکھو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا۔''

اور پھر اس شخص نے سوال کیا:

((فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ؟ .))

''مجھے اِحسان کے بارے میں بتایئے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .))

''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اِس طرح عِبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر (تم سے) ایسا نہ ہو (سکے) تو اتنا (ضرور) ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

[مسلم/ح: 102]

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور قابل قبول دین جس پر دنیا و آخرت کی نجات کا دار و مدار ہے وہ صرف اسلام ہے۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ کے ہاں باعثِ نجات نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کسی دوسرے دین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کیے جانے والے اچھے اعمال پر آخرت میں کوئی اجر و ثواب مل سکتا ہے۔ اسلام کیا ہے، اس کی مختصر تعریف آنے والی سطور میں بیان کی جارہی ہے۔

اسلام کا لغوی اور شرعی معنی:

۱۔ لغت میں اسلام کا معنی ہے: تابعدار ہونا، مان لینا، جھک جانا۔

۲۔ شریعت میں: شرعی اعتبار سے اسلام کے تین معانی ہیں:

أ:......اللہ تعالیٰ کی توحید کو تسلیم کرنا۔

ب:......اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی فرمانبرداری کرنا۔

ج:......شرک اور مشرکین سے براَت کا اظہار کرنا۔

لغوی معنی کے اعتبار سے کائنات کی ہر چیز اسلام پر ہے [یعنی اللہ تعالیٰ کی تابع فرمان اور اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔] اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ [آل عمران 83]

''تو کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور ناخوشی سے اسی کا فرماں بردار ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

اسلام کے شرعی معانی پر یہ آیات دلالت کرتی ہیں:

۱۔﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ [النساء 125]

''اور دین کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہے جس نے اپنا چہرہ اللہ کے تابع کر دیا، جب کہ وہ نیکی کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم کی ملت کی پیروی کی، جو ایک اللہ کی طرف ہو جانے والا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو خاص دوست بنا لیا تھا۔''

۲۔﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [الانعام 14]

''فرما دیجیے: کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوست بناؤں جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، حالانکہ وہ کھلاتا ہے اور اسے نہیں کھلایا جاتا۔ فرما دیجیے: بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار ہو جاؤں، اور تو ہرگز شریک بنانے والوں سے نہ ہو جانا۔''

۳۔﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرۃ 112]

''کیوں نہیں، جس نے اپنا چہرہ اللہ کے تابع کر دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غمگین ہوں گے۔"

اسلام بلحاظ عموم وخصوص:

أ:...... اسلام عام معنی میں : ازل سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی شریعت کے مطابق اس کی عبادت کرنا۔

ب:......اسلام کا خاص معنی: محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو تسلیم کرنا۔

اسلام کے ارکان پانچ ہیں:

۱۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ کا اقرار کرنا اور گواہی دینا۔

۲۔نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔

۴۔رمضان کے روزے رکھنا۔ ۵۔ حج بیت اللہ کرنا۔

یہ دو بنیادی ارکان ہیں جن کے بغیر اسلام کی بنیاد ہی قائم نہیں ہوسکتی:

۱۔شہادتین کا اقرار کرنا۔ ۲۔نماز قائم کرنا۔

باقی تین ارکان کے بغیر بنیاد کی تکمیل ممکن نہیں ہے؛انہیں ارکان اِتمام کہا جاتا ہے۔

۱۔زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۲۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

۳۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔

ارکان اسلام کی دلیل: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ وإِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وحَجِّ الْبَيْتِ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيهِ سَبِيْلًا .)) [متفق عليه]

" اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان

ایمان کا لغوی اور شرعی معنی:

ایمان کا لغوی معنی و مفہوم:

لفظِ إیمان بابِ افعال کا مصدر ہے، اس کے لغوی معنی میں دو مشہور اقوال ہیں:

ا۔ اکثر اہل لغت کا کہنا ہے کہ ایمان کا لغوی معنی تصدیق ہے، وہ اس پر اجماع کا دعوی بھی کرتے ہیں، چنانچہ علامہ ازہری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((اِتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ اللُّغَوِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الإِيْمَانَ مَعْنَاهُ التَّصْدِيْقُ .)) [تهذيب اللغة : 513/5]

''اہل لغت اور دوسرے اہل علم کا اتفاق ہے کہ ایمان کا معنی تصدیق ہے۔''

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴾ [يوسف : 17]

''آپ ہماری تصدیق کرنے والے نہیں، حالانکہ ہم سچے ہیں۔''

ایمان عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا مادہ ا۔م۔ن (أمن) سے مشتق ہے۔لغت کی رو سے کسی خوف سے محفوظ ہو جانے، دل کے مطمئن ہو جانے اور انسان کے خیر و عافیت سے ہمکنار ہونے کو امن کہتے ہیں۔ ایمان کا لفظ بطور فعل لازم استعمال ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے امن پانا، اور جب یہ فعل متعدی کے طور پر آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے امن دینا۔''

[لسان العرب، 23 : 13۔ تاج العروس من جواهر القاموس، 23 : 18]

کسی پر ایمان لانے سے مراد اس کی تصدیق کرنا اور اس پر یقین رکھنا ہے۔ گویا لفظ ایمان اپنے اصل معنی اور مفہوم کے اعتبار سے امن، امانت اور بھروسے پر دلالت کرتا ہے۔

یہاں ایمان بمعنی تصدیق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق اور یک زبان ہیں کہ:

((اَلإِيْمَانُ: تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ .))

''ایمان دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور اعضا و جوارح کے ساتھ عمل کا نام ہے۔''

ایمان کی یہی تعریف سلف صالحین نے ان الفاظ سے کی ہے:

''ایمان دل اور زبان کے قول اور دل اور اعضاء کے عمل کا نام ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ ایمان کی تعریف میں فرماتے ہیں:

((وَهُوَ قَوْلٌ وَّ فِعْلٌ)) .

''ایمان دل اور زبان کے قول اور دل اور اعضاء کے فعل کا نام ہے۔''

سلف صالحین رحمہم اللہ کے نزدیک ایمان لغت میں دو معانی کے لیے آتا ہے:

(الف):...... جب ''ب'' کیساتھ ہو تو تصدیق کے معنی میں ہوتا ہے، فرمان الٰہی ہے:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ﴾ [البقرة 285]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں نے رب کی طرف سے اپنی طرف نازل ہونے والی کلام کی تصدیق کی۔''

(ب):...... جب ''لام'' کیساتھ متعدی ہو تو پھر بات ماننے کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے:

﴿ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا﴾ [يوسف : 17]

''آپ ہماری تصدیق کرنے والے نہیں۔''

اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے اور بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔ اور یہ (ایمان) دل کے اعتقاد، زبان کے قول اور اعضاء کے ساتھ عمل کا نام ہے۔ بعض وہ بھی ہیں جنھوں نے یہ بات زائد کی ہے کہ سنت کی اتباع (ایمان میں شامل ہے) اور بعض وہ ہیں جنھوں نے کہا ہے کہ (ایمان) زبان کا قول، دل کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتقاد اور اعضاء کے ساتھ عمل کا نام ہے۔ یہ تمام اقوال صحیح ہیں۔ ان شاء اللہ قرآن وسنت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اہل ایمان کو ایک دوسرے پر درجات اور فضیلت حاصل ہے یعنی کوئی درجے میں بڑا اور کوئی ایمان وتقویٰ کے اعتبار سے کم وزیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ [الانفال:2]

''بیشک ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ﴾ [الفتح: 4]

''وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون (اور اطمینان) ڈال دیا تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ایمان میں اور بھی بڑھ جائیں۔''

سلف صالحین رحمہم اللہ نے ایمان کو صرف تصدیق کے ساتھ خاص کرنے کا رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایمان میں اگرچہ تصدیق بھی شامل ہے، لیکن وہ صرف تصدیق کا نام نہیں، بلکہ اقرار واطمینان بھی اس میں شامل ہے۔

حدیث میں ایمان کے ارکان کا بیان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الآخِرِ وَ أَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ .))

''(ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اسکے رسولوں اور روز آخرت پر ایمان لاؤ اور ہر خیر وشر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانو"

ایمان کے چھ ارکان ہیں:

۱۔اللہ تعالیٰ پر ایمان ۲۔اس کے فرشتوں پر ایمان۔
۳۔اس کی کتابوں پر ایمان۔ ۴۔اس کے رسولوں پر ایمان۔
۵۔آخرت کے دن پر ایمان۔ ۶۔اچھی اور بری تقدیر پر ایمان

اب ان میں سے ہر ایک رکن کی کچھ تفصیل بیان کی جاتی ہے:

أ:......اللہ تعالیٰ پر ایمان بذیل چار امور کو متضمن ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان۔

۲۔ اس کی ربوبیت پر ایمان

۳۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان۔

۴۔ اس کے اسماء وصفات پر ایمان۔

ب:......ملائکہ پر ایمان بذیل چار امور کو متضمن [شامل] ہے:

۱۔ ملائکہ کے وجود پر ایمان۔

۲۔ ملائکہ کی صفات پر ایمان۔

۳۔ جن ملائکہ کے اسماء کا ہمیں علم ہوا ہے؛ جیسے جبریل واسرافیل ومکائیل وغیرہ، ان پر ان کے ناموں کے ساتھ اور باقی ملائکہ جن کے نام معلوم نہیں ہوسکے، ان پر اجمالاً ایمان۔

۴۔ ملائکہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگائی گئی ذمہ داریوں پر ایمان۔

ج:......کتابوں پر ایمان لانا چار امور کو متضمن ہے:

۱۔ ان کتابوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہونا برحق ہے۔

۲۔ جن کتابوں کے نام ہمیں معلوم ہوسکے ہیں، جیسے تورات زبور، انجیل اورقرآن؛ ان پر ان کے ناموں کے ساتھ ایمان رکھنا۔

۳۔ جس کتاب کی خبریں صحیح ثابت ہیں، اس کی تصدیق کرنا، یعنی قرآن۔ اور سابقہ کتب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے بھی جو خبر تحریف و تبدیل سے محفوظ ہے اس کی تصدیق کرنا۔ یہ ایسی خبریں ہیں جو ہماری شریعت نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہیں۔

۴۔ ان کتابوں کے جو احکام منسوخ نہیں ہوئے، ان پر عمل کرنا، اور انہیں مان کر چلنا؛ خواہ ان کی حکمت ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔ اور یہ کہ اس قرآن کی وجہ سے سابقہ تمام کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں۔

د:......ایمان بالرسالت چار چیزوں کو شامل ہے:

۱۔ ان کی رسالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہونے پر ایمان۔ پس جس نے کسی ایک بھی رسول کا انکار کیا گویا کہ وہ تمام رسولوں کا انکار کرتا ہے۔

۲۔ جن رسولوں کے نام ہمیں معلوم ہو سکے ہیں، ان پر ان کے ناموں کے ساتھ ایمان رکھنا، جیسے حضرت محمد ﷺ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ حضرت نوح علیہ السلام اور اس طرح باقی انبیائے کرام علیہم السلام۔

۳۔ ان رسولوں کے متعلق جو صحیح اطلاع ہم تک پہنچی ہے اس کی تصدیق کرنا۔

۴۔ محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ تمام لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، ان کی شریعت کے مطابق عمل کرنا۔

ھ:......آخرت پر ایمان تین چیزوں کو شامل ہے:

۱۔ دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان۔

۲۔ حساب اور جزاء پر ایمان۔

۳۔ جنت اور جہنم پر ایمان۔

و:......تقدیر پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے:

۱۔ اس بات پر ایمان کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا اجمالی اور تفصیلی علم ہے۔

۲۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس یہ تمام چیزیں لوح محفوظ پر لکھی ہوئی ہیں۔

۳۔ یہ کہ کائنات میں کوئی بھی چیز اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو اس کی ذات وصفات اور حرکات کے ساتھ پیدا کیا ہے۔[اس میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے علم اور ارادے سے ہو رہا ہے۔]

چھ ارکان ایمان کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ﴾

[البقرہ 177]

"نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو؛ لیکن اصل نیکی یہ ہے کہ اللہ پر اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لائے۔"

نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر]

"بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان

احسان کا معنی:

خفیہ اور ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کی نگہبانی کا خیال رکھنا۔فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴾ [النحل128]

''بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈر گئے اور وہ لوگ جو نیکو کار ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .)) [متفق عليه]

''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی ایسے کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر (یہ تصور قائم نہ کر سکو کہ) تم اسے دیکھ رہے ہو تو (یہ تصور ہو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

احسان کی اقسام:

اس کی دو اقسام ہیں:

۱۔ مخلوق کے ساتھ احسان۔ یہ چار چیزوں سے ہوسکتا ہے:

۱۔ مال کے ساتھ ۲۔ عزت و جاہ کے ساتھ

۳۔ علم کے ساتھ ۴۔ بدن کے ساتھ۔

۲۔ خالق کی عبادت میں احسان: اس قسم کے دو مراتب ہیں:

۱۔ پہلا مرتبہ: مشاہدہ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ .))

''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی ایسے کرو گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔''

یہ ان دونوں مراتب میں سے بلند ترین مرتبہ ہے۔

۲۔ دوسرا مرتبہ: اطلاع اور مراقبہ و نگہبانی کا: جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

((فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے؛تو (یہ تصور کرو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

ایمان کے اجزاء اور اسلام کے ارکان، ایمان وعمل کے ظاہری و خارجی پہلو تو کتب احادیث وعقائد میں معلوم شدہ ہیں۔لیکن دل کو مرتبہ احسان تک پہنچانے کے لیے تزکیہ نفس، نور باطن اور اخلاق کی پاکیزگی جیسے اعلی اوصاف اپنے اندر کیسے پیدا کرنے ہونگے؟۔ کیونکہ احسان جس کیفیت کی معراج کا نام ہے اس تک رسائی کا ذریعہ وہی نفع بخش ہوگا جو صاحب شریعت نے خود بیان کیا ہو۔خود ساختہ طریقے کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوں گے بھلے وہ ظاہر میں کتنے ہی بھلے لگتے ہوں۔ حقیقت میں احسان اعمال میں اخلاص اور ان کی ایک خاص کیفیت ہے جس کا تعلق ذوق اور وجدان اور احساس وشعور سے ہے۔ انسان کے دل میں جتنی للہیت ہوگی؛ خیر کا جذبہ ہوگا احسان اسی قدر زیادہ ہوگا۔ یہ ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے۔ حدیث جبریل میں احسان کے مفہوم میں ایمان کے ادنی واعلی درجے کو بہت عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔

جب جبریئل علیہ السلام نے عرض کیا کہ احسان کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .))

''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت و بندگی اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

حدیث جبریل میں مذکور لفظ عبادت سے اگر کسی کو یہ گمان ہو کہ عبادت اور بندگی سے مراد وہی امور ہیں جنہیں عرف عام میں عبادات سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً نماز، روزہ، حج، زکواۃ وغیرہ؛ اور انہی عبادات کا بجالانا انسانی زندگی کا نصب العین ہے؛ تو یہ تصور غلط ہے۔ قرآنی تصورِ عبادت اور اسلامی مفہوم خیر و بھلائی اور نیکی اس قدر وسیع ہے کہ یہ انسان کی فکری اور عملی زندگی کے تمام گوشوں کو محیط ہے۔

خلاصہ کلام:

اسلام کا پیش کردہ نظام بندگی انسان کو درج ذیل خصائص کا جامع بنانا چاہتا ہے:

عقیدہ کی سلامتی:...... عقیدہ پر ہی باقی تمام اعمال کی قبولیت اور درستگی کا مدار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کا عقیدہ صحیح ہونا چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت؛ آخرت، فرشتوں، آسمانی کتب اور انبیاء ورسل پر ایمان لانا ضروری ہے۔

محبتِ الٰہی:......انسان کو اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ ٹوٹ کر محبت کرنی چاہیے جس کا ثبوت مخلوق کے حق میں نفع بخشی، فیض رسانی اور مالی ایثار وقربانی کے ذریعے فراہم کیا جائے۔

مالی ایثار:......اللہ تعالیٰ نے جو رزق عطا کیا ہے اس سے حاصل کردہ وسائلِ دولت، مستحق رشتہ داروں، یتامی و مساکین، غربا وفقرا اور غلامی ومحکومی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کی آزادی، معاشی بحالی اور آسودگی پر خرچ کیے جائیں۔

صحتِ اعمال:......تمام احکام شریعت کو قبول کرتے ہوئے انسان مکمل طور پر اسلام میں داخل ہوجائے، اور حتی الامکان شریعت پر عمل کی کوشش کرے۔اور نماز، روزہ اور دیگر ارکان اسلام کی پابندی کی جائے۔اور یہ اعمال اس وقت قابل قبول ہوں گے جب وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید پر اس کے عذاب کے خوف سے اور اس کی محبت میں خالص اس کی رضا کے لیے سنت نبوی کے مطابق ادا کیے جائیں۔

کتنے ہی مصائب وشدائد اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے انسان کو چاہیے کہ تمام غیر معمولی حالات میں بھی صبر وتحمل اور عزم واستقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

دعوت واستقامت:......اعلاء کلمۃ اللہ اور حق کی سربلندی کی خاطر کسی قسم کی مخالفت سے نہ گھبرائے، خواہ راہ جہاد میں مخالفین سے کھلی جنگ کی صورت ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تمام صفات اس وقت انسان میں خوب تر ہو کر موجزن ہوں گی جب دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کامل اور اس کی نگرانی ونگہبانی کا سچا احساس ہوگا؛ یہی احسان ہے۔

لہٰذا ایمان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان پوری زندگی اس طرح بسر کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور ایمان کا ادنی درجہ یہ ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی اس طرح بسر کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مقالہ:

مقصد تخلیق انسانیت

اے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کریں! جان لیجیے کہ: جن وانس کی تخلیق کی غرض وغایت ہی اللہ تعالیٰ کی توحید بجالانا ہے۔فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات 56]

''میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

اہل علم اسکی تفسیر میں لکھتے ہیں: عبادت سے مراد توحید کا اقرار کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توحید کے اقرار کرنے کا حکم دیا اور اپنی عبادت میں ذرہ برابر شریک کرنے سے منع کیا ہے۔تمام انبیاء ورسل کو جو سب سے بڑا کام دیا گیا تھا وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم کرنا (توحید بجالانا) اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کرنا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ [الانبیاء]

''آپ سے پہلے جو بھی رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں پس ہی میری عبادت کرو۔''

اور جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ [النحل:36]

''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے اجتناب کرو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید ہی وہ بنیادی چیز ہے جس کی دعوت تمام رسولوں نے دی؛ اور اللہ نے تمام لوگوں کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا انصاف پر مبنی سب سے بڑی گواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [آل عمران 118]

''اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق:

توحید بجالانا بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

((يَا مُعَاذُ! اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ ؟۔ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ.

قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَ لَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا . وَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا .)) . [متفق عليه]

''اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ اگر وہ مشرک نہ ہوں تو ان کو عذابِ جہنم سے بچالے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں لوگوں کو اس کی خوشخبری سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔ کیونکہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔''

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے موقعہ پر اس حدیث کو بیان کر دیا تھا مبادا کہ کتمان حق کے گناہ میں مبتلا ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص۔ ہر قسم کی عبادت صرف اسی کے لیے بجالانا۔ اس کے اوامر ونواہی سے آگے نہ بڑھنا۔ جس چیز کا اس نے اپنی ذات کے لیے اثبات کیا ہے اس کا اثبات کرنا، اور جس چیز کی اس نے اپنی ذات سے نفی کی ہے اس کی نفی کرنا۔ اسکے شعائر کی تعظیم کرنا۔ یہ تمام باتیں بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حقوق میں سے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مقالہ:

عبادت کی اقسام ومفہوم

اللہ تعالیٰ نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت یعنی توحید کی بجا آوری کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ [الذّٰریٰت:56]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

عبادت لغت میں:

خضوع اور تذلل [جھک جانے اور پستی اختیار کرنے] کو کہتے ہیں۔

عبادت شرع میں:

یہ ایک وسیع اور شامل اصطلاح ہے جو ہر اس قول وفعل اور ظاہری و باطنی عمل کو شامل ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہوں اور جس سے راضی ہوتے ہوں۔''

یعنی عبادت ہر اُس گفتار وکردار کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ مثلاً دعا، نماز، خشوع وخضوع، خوف وخشیت؛ توکل اور امید وغیرہ۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

[الانعام:162]

''فرما دیجئے! میری نماز میری تمام بندگی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

حدیث قدسی میں ہے:

((مَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ .)) [بخاری]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری قربت کے لیے بندہ جو بھی اعمال کرتا ہے ان میں سے فرائض مجھے زیادہ پسند ہیں۔"

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"جن اُمور کے انجام دینے کا حکم دیا گیا ہے، ان پر عمل پیرا ہونا اور جن سے روکا گیا ہے اُن کو ترک کر دینے کا نام عبادت ہے۔"

عبادت کا معنی یہ بھی لکھا گیا ہے کہ: غایت درجہ کا خشوع وخضوع اور تعظیم کا نام ہے۔ یہ عبادت اور بندگی صرف اس ہستی کی ہو سکتی ہے جسے تمام اسباب سے بالاتر کلی اختیار اور تصرف اور ملکیت و حاکمیت حاصل ہو۔ جس کی طرف بندہ ہر وقت اور ہر چیز میں محتاج ہو۔ اور وہ کلی طور پر غنی اور بے نیاز ہو۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

((اَلْعِبَادَةُ عِبَارَةٌ عَنِ الْإِعْتِقَادِ وَالشُّعُورِ بِأَنَّ لِلْمَعْبُودِ سُلْطَةٌ غَيْبِيَّةٌ (فِي الْعِلْمِ وَالتَّصَرُّفِ) فَوْقَ الْأَسْبَابِ يَقْدِرُ بِهَا عَلَى النَّفْعِ وَالضَّرِ، فَكُلُّ دُعَاءٍ وَّثَنَاءٍ وَّتَعْظِيمٍ يَّنْشَاءُ مِنْ هَذَا الإِعْتِقَادِ فَهِيَ عِبَادَةٌ.)) [مدارج السالكين 1/40]۔

"یہ اعتقاد اور شعور کہ ہمارے حالات جاننے، اور ان میں بااختیار خود تصرف کرنے میں ہمارے معبود (اللہ جل شانہ) کا مافوق الاسباب غیبی قبضہ ہے۔ اور اسی اعتقاد کے تحت اپنے معبود کو پکارا جائے، اور اس کی حمد وثنا کی جائے، نذر ونیاز اور رکوع اور سجود سے اس کی تعظیم بجالائی جائے، تو یہ سب کچھ عبادت ہے۔"

اس اعتقاد کے تحت وضو کرنا، نماز پڑھنا، چل کر مسجد آنا، تمام چیزیں عبادت میں داخل ہیں۔ اور معاذ اللہ اگر یہی اعتقاد کسی پیر فقیر، یا نبی ولی کے متعلق رکھا جائے، اسکے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھا جائے، اس کی قبر کو بوسہ دیا جائے، قبر پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کی جائے، اس کے نام پر صدقہ و خیرات کیا جائے، اور اس عقیدہ کے تحت زندہ پیر کے ہاتھوں یا پاؤں کو بوسہ دیا جائے۔ تو یہ غیر اللہ یعنی اس پیر کی عبادت ہوگی۔ بعض علمائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ تمام چیزیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہو، اور انہیں پسند کرتا ہو؛ خواہ وہ گفتار میں سے ہوں یا کردار میں سے ان کا کرنا عبادت ہے۔''

ہر وہ کام جس کا اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے اس کام کرنا عبادت ہے مثلاً اسلام ،ایمان اور احسان ،دعا ،خوف ،امید ،توکل ،محبت ،ڈر ،خشوع وخشیت ،انابت ،مدد طلب کرنا ،پناہ چاہنا ،فریاد کرنا ،ذبح کرنا اور نذر ماننا ،وغیرہ یہ تمام امور عبادت میں سے ہیں۔ یہ اور ان کے علاوہ عبادت کی دیگر اقسام جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں تو توحید اور باعث جنت ہوں گی اور اگر ان میں سے کوئی کام غیر اللہ کے لیے کیا جائے تو گناہ اور بدعقیدگی کی وجہ سے شرک اور باعث جہنم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ [الجن 18]

''اور بیشک تمام مساجد اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔''

جملہ عبادات کے مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہیں ،فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ [البقرۃ 261]

''اور تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے ؛ وہ رحمٰن اور رحیم ہے ، اس کے علاوہ کوئی برحق معبود نہیں ہے۔''

مکلّف پر شرعی ذمہ داریوں کا نام ''عبادت'' رکھنے کی وجہ:

اس لیے کہ مکلّف ان امور کا التزام کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سامنے تذلل اختیار کرتے ہوئے ان امور کو بجالاتے ہیں۔

عبادت کے ارکان:

عبادت کے تین ارکان ہیں:

۱۔خوف ۲۔محبت ۳۔امید۔

عبادت کے صحیح اور مقبول ہونے کی دو شرائط ہیں:

۱...... **اخلاص**: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ [بینہ 5]

''اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی بندگی کریں اسکے دین پر چلتے ہوئے۔''

۲...... **نبی کریم ﷺ کی اتباع**: فرمان نبوت ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا مَّا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .)) [متفق علیہ]

''جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہماری شریعت کا حکم نہیں ہے وہ مردود ہے۔''

عبادت کی اقسام

عبادت کی اصل کے اعتبار سے اس کی دو اقسام ہیں:

ا۔کونی عبادت۔ ۲۔شرعی عبادت۔

کونی عبادت: یعنی ساری کائنات کا حکم الٰہی کے سامنے جھک جانا۔

عبادت کی یہ قسم تمام مخلوق کو شامل ہے، کوئی ایک بھی اس سے باہر نہیں ہوسکتا۔ نہ ہی مومن اور نہ ہی کافر۔ نہ ہی نیک اور نہ ہی بد۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ [مریم 93]

''بے شک تمام آسمانوں اور زمین والے رحمان کے پاس غلام بن کر آنے والے ہیں۔''

شرعی عبادت: یعنی عقل وشعور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے شرعی احکام کے سامنے سرتسلیم خم کرلینا۔ یہ عبادت ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور انبیاء کی لائی ہوئی شریعت کی اتباع کرتے ہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا﴾ [الفرقان 63]

''اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کے کام

محبت اور اس کی اقسام:

محبت کی چار اقسام ہیں:

أ۔ **وہ محبت جو کہ عبادت ہے:**...... یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس چیز کی محبت جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہوں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرہ 65]

''ایمان والے تو اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔''

ب: **وہ محبت جو شرک ہے:**...... یعنی تعظیم اور تذلل کے ساتھ غیر اللہ سے ایسی محبت کرنا جس طرح کی محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی روا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّٰهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ﴾ [البقرہ 165]

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں اور ان سے اللہ تعالیٰ کی سی محبت کرتے ہیں۔''

ج: **وہ محبت جو گناہ کا کام ہے:**...... جیسا کہ گناہ، بدعات اور حرام چیزوں کی محبت۔ اس کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور 19]

''بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں تم نہیں جانتے۔''

د: **طبعی محبت:**...... وہ محبت جو طبیعت اور فطرت کا حصہ ہے؛ جیسا کہ اپنی اولاد اور اہل وعیال اور اپنی ذات کی محبت؛ یہ سب جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾ [آل عمران 14]

''لوگوں کے لیے نفسانی خواہش کی محبت مزین کی گئی ہے جو عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان زدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی کی صورت میں ہے؛ یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی محبت اسلام کی بنیاد ہے اسی محور کے گرد اسلام کی چکی گھومتی ہے۔ کسی شخص کا اسلام اسی قدر مکمل ہوگا جس قدر اس کی اللہ تعالیٰ سے محبت بھی کامل ہوگی۔ اور جس کی محبت جتنی ناقص ہوگی اس کا اسلام بھی اتنا ہی ناقص ہوگا۔

جو شخص غیر اللہ سے ایسی والہانہ محبت رکھے جیسی محبت اللہ سے کی جاتی ہے یا کی جانی چاہیے؛ تو گویا اُس نے اس غیر اللہ کو اس محبت میں اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر قرار دے لیا۔ اب یہ غیر اللہ محبت میں اس کا معبود ہوگا نہ کہ تخلیق اور ربوبیت میں۔ کیونکہ لوگ ربوبیت اور تخلیق میں غیر اللہ کو معبود نہیں بناتے بلکہ محبت میں بناتے ہیں۔ اس لیے کہ اکثر لوگوں نے غیر اللہ سے ایسی محبت قائم کر رکھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و توقیر اور اس کی کبریائی کا خیال بھی نہیں رکھتے۔

جنید بغدادی رحمہ اللہ نے علمائے کرام کی ایک مجلس میں محبت کی تعریف یوں بیان کی ہے:

''بندہ اپنے آپ سے بے خود ہو، اپنے ربّ کریم کے ذکر و یاد میں مصروف ہو، اس کے حقوق کی ادائیگی میں ہمہ تن مشغول ہو۔ دلی توجہ سے اس کی طرف نظر جمائے ہوئے ہو۔ ربّ کریم کے ڈر اور خوف کے نور نے اُس کے دل کو جلا دیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے پیالے سے خالص مشروب پیتا ہو؛ اور اُس کے غیب کے پردوں سے اس کے لیے حیاء واضح ہو جائے۔ اگر وہ بولتا ہے تو اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے، بات کرتا ہے تو اللہ کی، حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے، سکون میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پس یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اللہ ہی کی معیت میں ہے۔''

یہ مرتبہ محبت میں احسان کا اعلیٰ ترین مرتبہ ہے جسے حدیث میں کہا گیا ہے:

((كَأَنَّكَ تَرَاهُ .)) ''گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔''

اللہ تعالیٰ کی محبت پانے کے اسباب:

اللہ تعالیٰ کی محبت دس اُمور سے پیدا ہوتی ہے:

۱۔ قرآن کریم کی اِس طرح تلاوت کرنا کہ ہر لفظ کے معانی، مفہوم اور اُس کے تقاضوں پر غور وفکر اور تدبر کیا جائے۔

۲۔ فرضی نماز کے بعد نوافل کی کثرت، تاکہ اللہ کا قرب حاصل ہو سکے۔

۳۔ دِل وزبان، عمل اور حال سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ یہ ذکر جس کثرت سے ہوگا اتنی ہی محبت تیز ہوگی۔ [ذکر کا مطلب صرف اوراد و وظائف پڑھنا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجالانا؛ محرمات کو ترک کرنا؛ اور اس کی شریعت کی حدود کا خیال رکھنا بھی اس ذکر کا اہم ترین اور لازمی حصہ ہے۔ مثلاً اگر انسان فرض نماز نہیں پڑھتا؛ مگر تسبیح پکڑ کر بڑے وظیفے کرتا ہے؛ تو اس کا یہ عمل کام آنے والا نہیں۔]

۴۔ جب انسان پر شہوات کا غلبہ ہو تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کی محبوب اشیاء کو اپنی محبوب اشیاء پر فوقیت دے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور اس کے مشاہدات پر غور وفکر اور مطالعہ کرنا اور اس کی معرفت کے باغوں اور میدانوں میں سیر کرنا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی انعامات اور احسانات کا مشاہدہ کرنا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دِل کو اِنتہائی اِنکساری کی حالت میں پیش کیے رکھنا۔

۸۔ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر نفل پڑھنا اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اور جب نماز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تلاوت ختم کرے تو توبہ اور استغفار پر ان کا اختتام کرنا۔

۹۔ اہل اللہ کی مجالس میں بیٹھنا اور ان کی اچھی گفتگو کے ثمرات سمیٹنا اور اس وقت گفتگو کرنا جب اس کی مصلحت راجح ہو اور معلوم ہو کہ اس سے تیرے علم میں اضافہ ہوگا اور دوسروں کی بھلائی ہوگی۔

۱۰۔ ان تمام اسباب و ذرائع سے اجتناب اور دُوری اِاختیار کرنا جن کی وجہ سے اِنسان کے دِل میں اللہ تعالیٰ کا بعد اور دوری پیدا ہوتے ہیں اور محبت میں کمی آتی ہے۔

فائدہ:......سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَـلَاثٌ مَـنْ كُـنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ أَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَ أَنْ يَّـكْـرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ .)) [صحیح بخاری و مسلم]

''تین صفات ایسی ہیں وہ جس شخص میں بھی ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس اپنے اندر ضرور محسوس کرے گا۔ پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔ دوسری یہ کہ کسی شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ کفر میں جانا اس قدر ناپسند کرے جس طرح کہ آگ میں گرنا پسند کرتا ہے۔ بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکالا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف

خوف کا معنی:......ایسا احساس وشعور جس میں ہلاکت، تکلیف یا نقصان کی توقع ہو؛ خوف کہلاتا ہے[اردو میں اسے ڈر اور اندیشہ بھی کہتے ہیں]۔

خوف کی اقسام:

ا۔ **شرک اکبر:**...... یہ دل میں پوشیدہ غیر اللہ سے ایسی چیز کا خوف رکھنا جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی دوسرا قدرت نہیں رکھتا۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾۔[آل‌عمران 175]

''تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔''

جب انسان غیر اللہ مثلاً بت یا کسی دوسرے طاغوت؛ یا کسی درگاہ اور مزار والے کے شر سے خود گھبرائے یا دوسرے کو ڈرائے؛ جیسا کہ قوم ہود نے جناب ہود علیہ السلام سے کہا تھا:

﴿اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾ [ھود54]

''ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔'' ہود علیہ السلام نے کہا: ''میں اللہ کی شہادت پیش کرتا ہوں اور تم گواہ رہو کہ یہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو تم نے خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا ہے، اس سے میں بے زار ہوں۔''

ایک مقام پر ارشاد ہوا:

﴿وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ﴾ [الزمر: 36]

''یہ لوگ اس کے سوا دوسروں سے تم کو ڈراتے ہیں۔''

جیسے آج کل بھی لوگ کہتے ہیں فلاں بابا ناراض ہو جائے گا۔ فلاں ولی کی روح تم سے خفا ہو جائے۔ فلاں درگاہ یا مزار والے کی تم پر مار پڑ جائے گی۔ تو کئی ایک لوگ ایسی باتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔خوف کی یہی وہ صورت ہے جو قبر پرستوں اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں میں پائی جاتی ہے۔قبر پرست خود بھی ان سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں اور جب اہلِ توحید انہیں حاجت روا و مشکل کشا اور کسی بھی چیز میں مدبر اور متصرف ماننے سے انکار کرتے ہیں اور خالص اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں تو انہیں بھی یہ ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔خوف کی یہ قسم توحیدِ خالص کے سَراسَر منافی اور شرک باللہ پر مبنی ہے۔

۲۔ **حرام خوف:** ...... یہ کہ انسان لوگوں کے خوف سے کسی واجب کو ترک کردے یا کسی حرام کا ارتکاب کردے،اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ﴾ [المائدة 44]

''پس ان سے مت ڈرو مجھ سے ہی ڈرو۔''

یہ خوف قطعی حرام ہے خوف کی یہ صورت وہ شرک ہے جو کمالِ توحید کے منافی ہے...... زیر نظر آیت کریمہ کے نازل ہونے کا سبب بھی یہی خوف تھا کہ مشرکین نے اہل ایمان کو لوگوں کی تعداد سے ڈرا کر فریضہ جہاد سے روکنے کی کوشش کی تھی۔قرآنِ کریم نے اس خوف کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ إِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران:175.173)

''اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں ان سے ڈرو۔تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شرف بھی انہیں حاصل ہوگیا۔ اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔ اب تمہیں معلوم ہوگیا کہ وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا لہٰذا آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا۔ مجھ سے ڈرنا اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔"

ان آیات میں وارد مضمون کو اچھی طرح مکمل طور پڑھنے سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ شیطان کیسے انسانوں کو ڈرا کر احکام شریعت سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ:

"مسلمانوں کے دلوں میں ابلیس اپنے لشکر کے بہت عظیم اور بھاری ہونے کا وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان کا ایمان قوی اور مضبوط ہوگا تو اس کے دل میں خوف پیدا نہیں ہوگا۔ اور اگر کوئی کمزور ایمان والا شخص ہے تو ڈر جائے گا۔"

۳۔ **جائز خوف**: ...... یہ طبعی خوف ہے، جیسے کہ شیر [یا درندے] سے ڈر جانا؛ دشمن کا خوف، ظالم بادشاہ کا خوف۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ﴾ [القصص18]

"صبح کو ڈرتے اور خطرہ کو بھانپتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔"

۴۔ **عبادت خوف**: ...... صرف اللہ وحدہ لاشریک کا خوف رکھنا؛ اور اسی سے لرزاں و ترساں رہنا۔ اللہ تعالیٰ سے خوف دو طرح کا ہوتا ہے:

۱۔ محمود خوف: ...... وہ خوف جو انسان اور معصیت الٰہی کے درمیان حائل ہو اور جس کی بنا پر انسان واجبات بجالائے اور محرمات کو ترک کردے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ [الرحمن 46]

"اور جو اپنے رب کے حضور قیام سے ڈر گیا اس کے لیے دو باغ ہیں۔"

۲۔ مذموم خوف: ...... جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس اور ناامید کردے۔ اس قسم کا خوف کھلی گمراہی اور بدعقیدگی اور بدگمانی ہے؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ﴾ [الحجر56]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے''۔

بسا اوقات یہ خوف انسان کو کفر و شرک تک پہنچا دیتا ہے کہ انسان پھر اللہ تعالیٰ تک رسائی کیلئے ایسے وسیلے اور ذریعے تلاش کرنے لگ جاتا ہے جن کی اجازت شریعت میں نہیں۔

خلاصہ کلام:

شریعت اسلامیہ میں خوف الٰہی کو افضل و اہم ترین مقام حاصل ہے اور عبادات میں اس کو مرکزیت حاصل ہے لہٰذا خوف و خشیت صرف اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: 175]

''بیشک وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا۔ لہٰذا تم ان سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔''

فائدہ:......ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ أَرْضَى عَنْهُ النَّاسَ. وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ أَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ.)) [ابن حبان]

''جو شخص لوگوں کی ناراضی مول لے کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے اور لوگ بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشی کا طالب ہوتا ہے اس پر لوگ بھی ناراض اور اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید

امید کا معنی:......محبوب اور پسندیدہ چیز کی توقع وطمع اور اس کا انتظار کرنا۔

امید کی اقسام: امید کی تین اقسام ہیں:

أ. **عبادت امید:** ایسی امید جو کہ عبادت ہے یعنی صرف اللہ وحدہ لاشریک سے اپنی امنگیں اور تمنائیں وابستہ رکھنا۔ اس کی بذیل اقسام ہیں:

❀......محمود امید: ایسی امید جس کے ساتھ اعمال صالحہ بھی پائے جائیں۔

❀......مذموم امید: عمل سے خالی امیدیں، اور خود کو جھوٹے سہارے دینا۔

ب: **شرکیہ امید:** یعنی غیر اللہ سے ایسی چیز کی امید رکھنا جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی دوسرا قادر نہیں۔

ج: **طبعی امید:** جیسا کہ کسی انسان سے کسی ایسی چیز کی امید رکھنا جس پر کوئی انسان قدرت اور ملکیت رکھتا ہے۔ مثلاً: آپ کسی سے یوں کہیں: میں امید کرتا ہوں کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں گے؛ یا آپ میرا یہ کام کر دیں گے۔

امید پر دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ [الکهف 110].

''سو پھر جس کو اپنے رب سے امید ہو ملنے کی وہ نیک کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾[ھود 16.15]

''جولوگ بس اِسی دُنیا کی زندگی اوراس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں اُن کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔(وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ اُنہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔''

اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان اگر دنیوی اغراض کے پیش نظر کوئی عمل کرے تو یہ بھی شرک کی تعریف میں آتا ہے۔

فائدہ:......ایک مؤمن انسان ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اچھی امید وابستہ رکھتا ہے؛ وہ کبھی مایوس اور نا امید نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ کلام نقل کیا ہے' فرمایا:

﴿وَ لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾[یوسف 87]

''اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں''۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((اَكْبَرُ الْكَبَآئِرِ اَلْاِشْرَكُ بِاللّٰهِ وَ الْاَمْنُ مِنْ مَّكْرِ اللّٰهِ وَ الْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَ الْيَاْسُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ .)) [رواہ عبدالرزاق]۔

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اُس کے مکر سے بے خوف ہونا، اُس کی رحمت اور اس کے کرم سے نا اُمید اور مایوس ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توکل

توکل کا معنی :......**توکل**: اللہ وحدہ لاشریک پر دل کے اعتماد ہونے کو کہتے ہیں۔

توکل کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائدۃ23]

''اور اللہ ہی پر پس بھروسا کرو، اگر تم مومن ہو۔''

❀......**توکل**: میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں:

۱۔ تقدیر پر ایمان ؛ کامیابی یا ناکامی ہر صورت میں وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہیگا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین وعقیدہ کہ ہر چیز کی زمام کار اس کے ہاتھ میں ہے۔

۳۔ جائز اور مباح اسباب کا بجالانا۔[اور ان میں مؤثر اللہ تعالیٰ کو ماننا]۔

توکل کی اقسام:

توکل کی تین اقسام ہیں:

۱۔ **عبادت توکل**: ......یعنی اللہ وحدہ لاشریک پر اپنا اعتماد اور بھروسہ رکھنا۔

۲۔ **شرکیہ توکل**: ...... ایسی چیزوں میں غیر اللہ پر اعتماد و بھروسہ کرنا جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت اور اختیار میں ہیں۔ جیسے فوت شدگان بزرگان دین یا جنات اور شیاطین یا دیگر طاغوت وغیرہ سے یہ امید رکھنا کہ وہ کسی قسم کی امداد کریں گے یا حفاظت کا فریضہ ادا کریں گے یا رزق وغیرہ دیں گے یا بروز قیامت اللہ کے عذاب سے بچالیں گے۔ یا انہیں مافوق الاسباب نفع یا نقصان پہنچا سکیں گے۔تو یہ عقیدہ اور اس طرح کا توکل شرکِ اکبر ہے۔

۳۔ **اسباب پر توکل** :......یا کلی یا جزئی طور پر اسباب پر ہی سارا بھروسہ رکھنا؛ اور انہیں مؤثر ماننا۔ جیسے کسی امیر یا بادشاہ پر یہ بھروسہ کرلیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس میں سے ہم کو بھی دے گا یا کسی بیرونی طاقت کے شر سے بچاؤ کی امید کر لی جائے تو یہ توکل بھی حرام اور ناجائز ہے۔

توکیل: ......[وکیل بنانا]: کسی انسان کو اپنی طرف سے کوئی ایسا کام کرنے کے لیے نائب مقرر کر دینا جس کام کے کرنے کی صلاحیت نائب میں موجود ہو ایسا کرنا جائز ہے۔

اہم فائدہ:...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ . وَ قَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِيْنَ قَالُوْا لَهُ:﴿ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ .))

[رواه البخاری والنسائی]۔

((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ)) ''ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔'' سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اُس وقت کہا تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ نے اُس وقت کہا تھا جب اختتام پر لوگوں نے کہا کہ دشمن تمہارے لیے فوجیں جمع کر رہا ہے اس سے ڈرو، تو اس سے مسلمانوں کا ایمان اور مضبوط ہوا اور بڑھا۔''

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی کی طرف رجوع کرے، اللہ تعالیٰ اس کا کفیل اور کارساز بن جاتا ہے کیونکہ وہی ایک ذات کبریا ایسی ہے جس کی جناب میں خوف زدہ کو اطمینان حاصل ہوتا اور امن کے متلاشی کو پناہ ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ [الطلاق 3]

''اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرلے تو وہ اسے کافی ہے''۔

پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا دوست بن جائے، اور اسی پر توکل کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے اس کو اپنی حفاظت وامان و پناہ میں لے لیتا اور اطمینان کی دولت سے نوازتا ہے۔ اور پھر جس چیز کی بندے کو ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز فراوانی سے اس کو عطا فرما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔اور ایسے لوگوں پر یہ انعام بھی ہوجاتا ہے کہ ان کا ایمان اللہ تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے بڑھتا رہتا ہے؛ اس میں کمی نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ﴾ [الانفال:2]

''سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں۔''

جب انسان ساری دنیا سے کٹ کر اپنے دینی اور دنیاوی تمام اُمور میں اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیتا ہے تو اس کے اخلاص میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا اور اس کا معاملہ اللہ سے ہو جاتا ہے۔ اللہ پر توکل ﴿ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کی بڑی منازل میں سے ایک منزل ہے۔لہٰذا توحید کی تینوں قسمیں اس وقت تک مکمل نہ ہوں گی جب تک اللہ پر توکل کامل نہ ہوگا۔توکل سچے اسلام و ایمان کی نشانی ہے۔جیسا کہ زیرِ نظر آیت سے واضح ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ قَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ فَعَلَیْہِ تَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ﴾ [یونس:84]

''موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگو! اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر بھروسہ کرو، اگر مسلمان ہو۔''

توکل کے عبادت ہونے کی ایک مقام پر یوں وضاحت فرمائی ہے:

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ﴾ [المزمل:9]

''وہ مشرق و مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہٰذا اسی کو اپنا وکیل بنالو۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''توکل صرف دل کا عمل ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح:......شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو شخص مخلوق سے امیدیں وابستہ کرلیتا ہے اور مخلوقِ الٰہی پر ہی توکل اور بھروسہ کر بیٹھتا ہے وہ اپنے مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتا۔ وہ مشرک ہے اور مشرک کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [الحج: 31]

''جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا ہے گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسے جانور نوچ لیں گے یا ہوا اس کو دور دراز مکان میں پھینک دے گی۔''

فائدہ:......مشکل کے اوقات میں ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ پر اپنے اعتماد اور توکل کے اظہار کا وظیفہ کیجیے۔غم و پریشانی سے نجات کا بہترین نسخہ کیمیا ہے۔نیز احادیث میں منقول صبح و شام کی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد کی وظیفہ بھی ہے۔جس کے الفاظ یوں ہیں:

((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ .)) [ابو داؤد:5074- ابن ماجه: 3871صحيح]

''مجھے اللہ ہی کافی ہے، نہیں کوئی معبود مگر وہی، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور وہ رب ہے عظمت والے عرش کا۔'' (صبح اور شام سات 7 مرتبہ؛ بعد از فجر اور بعد از مغرب)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس نے ہر صبح و شام سات سات بار یہ کلمات کہے؛ اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی اور اخروی غموں سے کفایت کرے گا۔''

دعا

دعا کا معنی:......دعا کا معنی ہے: طلب کرنا؛ پکارنا' مانگنا؛ آواز دینا۔

❀ **دعا بھی عبادت ہے**:......بلکہ عبادت کی سب سے اعلیٰ اور ارفع قسم اور سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ صاحب شرف چیز دعا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ .)) [رواہ الترمذی]

”دعا ہی اصل عبادت ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ [الجن 18]

”اور بیشک مساجد اللہ کے لیے ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔“

دعا کی اقسام: دعا کی دو اقسام ہیں:

ا۔ **دعائے عبادت**: ......اس سے مقصود انسان کا ہر وہ عمل ہے جس سے وہ اپنے رب کی عبادت کرتا ہو۔ اس کی مثال: نماز پڑھنا، حج کرنا، صدقہ دینا، روزہ رکھنا۔

اس کا نام دعا رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ: اس میں طلب [دعاء] کا معنی پایا جاتا ہے۔ گویا کہ انسان جب یہ اعمال بجالاتا ہے تو وہ اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اس عبادت کی وجہ سے رحم کرے اور اسے جنت میں داخل کردے۔

۲۔ **دعائے سوال**: ......یعنی ہر وہ دعا جس میں سوال اور طلب ہو۔ مثلاً یہ دعا کرنا: اے اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کر۔ میرے رب مجھے معاف کردے۔

غیر اللہ سے دعا کرنا: جب دعا مانگنا عبادت ہے تو جو کوئی غیر اللہ سے مانگتا اور دعا کرتا ہے وہ کافر اور مشرک ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ [المؤمنون117]

”اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبو پکارتا ہے جسکی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اسکے رب کے ہاں ہوگا بے شک کافر نجات نہیں پائیں گے۔“

❁❁❁❁

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مقالہ:

توحید کا معنی؛ فوائد اور اقسام

توحید کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

توحید کا لغوی معنی: یہ وَحَّدَ یُوَحِّدُ کا مصدر ہے۔ جب کسی چیز کو ایک ہی شمار کیا [گردانا] جائے۔

اس لفظ کی فروع میں انفراد اور مثال ونظیر کی معدومیت کا معنی پایا جاتا ہے۔ انفراد کا معنی بیان کرتے ہوئے خلیل احمد فراہیدی کہتے ہیں: الوحد منفرد کو کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: فلاں انسان منفرد ہے۔ اور یہ بیل لاثانی ہے۔ وہ انسان یکتا ہے۔ اور تنہائی پسند وہ ہے جو اکیلا ہو اور اس کا کوئی مونس وغمخوار نہ ہو۔ [كتاب العين للخليل بن أحمد 3/ 280-281]۔

ابن فارس کہتے ہیں: واؤ؛ حا اور دال کی اصل واحد ہے جو کہ انفرادیت پر دلالت کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے فلاں انسان اپنے قبیلے میں یکتا ہے جب اس کا کوئی ثانی اور مثیل نہ ہو۔

[معجم مقاييس اللغة 6/90]

بعض اہل لغت نے یہ بھی کہا ہے کہ توحید کا معنی اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان رکھنا ہے۔

توحید کا اصطلاحی معنی : جب سے اہل اسلام میں اختلاف واقع ہوا ہے؛ تو اہل اسلام میں مختلف اشیاء کی ماہیت اور تعریف کے بیان میں بھی آراء متفرق ہوگئی ہیں۔ جن کا ذکر یہاں سے طوالت کے باعث حذف کیا جارہا ہے۔ اب توحید کا اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے اس بارے علماء اہل سنت والجماعت کی آراء اور تعریفات بیان کی جائیںگی۔

توحید کا شرعی معنی: شرعی معنی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو اس کی:

۱۔ ربوبیت میں   ۲۔ الوہیت میں

۳۔ اور اسماء وصفات میں؛ منفرد اور یکتا اور اکیلا مانا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت کے نزدیک توحید کا معنی: یہ بیان گزر چکا کہ لفظ توحید لغت کے اعتبار سے انفرادیت اور انقطاع نظیر کے معنی میں آتا ہے۔

شرعی اعتبار سے یہی وہ توحید ہے جو کہ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ﷺ میں بیان ہوئی ہے اور اسی چیز کو بنیاد بنا کر اہل سنت والجماعت توحید کا شرعی معنی اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔

لفظ توحید قرآن میں:

کلمہ توحید ان الفاظ میں قرآن کریم میں کہیں بھی بیان نہیں ہوا۔ بلکہ قرآن میں اس کلمہ کے لیے **واحد** اور **أحد** اور **وحدہ** کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس توحید کا بیان ہے جس پر کتاب اللہ کا مدار ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی توحید سے متعلق آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیات اللہ تعالیٰ کے لیے اسماء وصفات کے اثبات اس کے لیے افراد فی العبادت تخلیق وتصرف میں اس کی انفرادیت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ [البقرة 133]

”کیا تم موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کو موت پیش آئی، جب آپ نے اپنے بیٹوں سے کہا: ”میرے بعد کس چیز کی عبادت کرو گے؟ انھوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے، جو ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے لیے فرماں بردار ہیں۔“

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ﴾ [المائدة73]

''بلاشبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ تین میں سے تیسرا ہے، حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں مگر ایک معبود، اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو یقیناً ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا انھیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔''

توحید الوھیت: کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اِلٰـهَيۡنِ اثۡنَيۡنِ‌ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ فَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ﴾ [النحل 51]

''اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دو معبود مت بناؤ، بیشک وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، پس تم مجھ ہی سے ڈرو۔''

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''إلهاً واحداً'' سے مراد یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے اور ربوبیت میں بھی اللہ تعالیٰ کو اکیلا مانا جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا رب بنایا جائے۔''

[جامع البیان لابن جریر الطبری 1/562، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر 1/192]۔

توحید اسماء و صفات: کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ﴾ [البقرہ 163]

''اور تمھارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بے حد رحم کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

توحید ربوبیت: ...... پیدا کرنے اور پالنے میں اور نفع و نقصان دینے میں بھی اللہ تعالیٰ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا﴾ [الرعد 16]

''فرمادیجیے: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ فرمادیجیے: اللہ۔ پوچھیے: پھر کیا تم نے اس کے سوا کچھ کارساز بنا رکھے ہیں جو اپنی جانوں کے لیے نہ کسی نفع کے مالک ہیں اور نہ نقصان کے۔''

توحید کے مضمون سے تعلق رکھنے والی تمام آیات ان معانی میں بیان ہوئی ہیں۔

کلام رسول اللہ ﷺ میں توحید:

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے کلام میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کی گواہی کا مدلول کلمہ توحید سے مراد تھا۔ اس سے صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت مراد ہوتی تھی۔ اسکی دعوت کو عام کیا جاتا اور اسی کی قبولیت پر جان و مال کی امان مل جاتی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

((اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) وفی رواية: ((اِلٰی اَنْ يُّوَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عليهم......))

[البخاری؛ ح7372]

''تمہارا سامنا اہل کتاب سے بھی ہوگا تمہیں چاہیے کہ سب سے پہلے ان کو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی دعوت دو۔'' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرلیں۔'' اگر وہ توحید کا اقرار کرلیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے [ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں] فرض کی ہیں......''

اس باب میں وارد ہونے والی جملہ احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ: رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کلام میں توحید سے مراد لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی گواہی دینا اور عبادت کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کرنا ہے۔ اور ربوبیت و الوہیت اور اسماء و صفات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسے وحدہ لاشریک مانا جائے۔

ائمہ اہل سنت والجماعت نے توحید کا معنی بیان کرتے ہوئے ان سابقہ احادیث وآیات کو ہی بنیاد بنایا ہے۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ توحید کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ واحد ہیں یعنی اس کا کوئی شریک نہیں۔'' [شرح فقہ اکبر لملاعلی قاری ص 22]

ائمہ شافعیہ میں سے ابوالعباس بن سریج رحمہ اللہ توحید کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اہل علم اور عام مسلمانو کا اجماع ہے کہ توحید سے مراد لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـهُ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ہے۔'' [الحجة فی بیان المحجة لأبی القاسم التیمی 1/ 97]

یہاں پر امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک بہت خوبصورت بات کہی ہے؛ فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر دلالت مخلوقات سے کی ہے تاکہ وہ پہچان لیں کہ وہی ایک ان کا رب ہے، پس وہ اس کی عبادت اور اطاعت کریں اور اس کی توحید بجا لائیں۔ اور یہ بھی جان لیں کہ وہ ذات انہیں پیدا کرنے والی ہے انہوں نے خود اپنے آپ کو پیدا نہیں کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء حسنیٰ بیان کیے ہیں کہ: میں رحمٰن ہوں، میں رحیم ہوں، میں خالق ہوں؛ میں قادر ہوں، میں مالک ہوں'' تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کے یہ نام رکھے جاسکیں اور وہ ان صفات کا مالک ہو۔'' [کتاب التوحید لابن منده 3/305]

توحید کی اقسام:

توحید کی تین اقسام ہیں:

۱۔ **توحید ربوبیت:** ......توحید ربوبیت کا مدار لفظ رب کے معانی پر ہے۔ رب کا معنی ہے: سردار؛ مصلح؛ مالک؛ مربی۔ اسی لیے علمائے کرام رحمہم اللہ توحید ربوبیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''توحید ربوبیت کا معنی یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا خالق و مالک اور ان کی تربیت و پرورش کرنے والا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بھی کہتے ہیں:

''توحید ربوبیت اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کو پیدا کرنے اور اس کی پرورش کرنے والا ہے۔''

امام ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''توحید کی دوسری قسم توحید ربوبیت ہے۔ یہ اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کا خالق و مالک ہے۔ اور یہ کہ اس عالم کے پیدا کرنے والے دو خالق نہیں ہیں جو کہ صفات اور افعال میں ایک دوسرے کے برابر اور ہمسر ہوں۔'' [شرح العقيدة الطحاوية 1/ 25]

بعض علمائے کرام رحمہم اللہ نے اسے کچھ مزید تفصیل سے بیان کیا ہے؛ وہ فرماتے ہیں:

''توحید ربوبیت اس کا بات کا اقرار کرنا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کے خالق و مالک اور انہیں روزی دینے والے ہیں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی زندگی اور موت اور نفع و نقصان دینے والے ہیں۔ بے قرار کی دعائیں قبول کرنا، اور مشکل وقت میں کام آنا اور ہر ایک چیز پر قادر ہونا اس کی خاصیت ہے؛ ان امور میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور تقدیر پر ایمان رکھنا توحید ربوبیت میں شامل ہے۔''

[لوامع الأنوار البهية1/ 128، تيسير العزيز الحميد ص33-]

۲۔ **توحید الوھیت:** ......توحید الوہیت سے مراد عبادت کی تمام اقسام میں اللہ تعالیٰ کو منفرد اور یکتا ماننا ہے۔

اللہ تعالیٰ کیلئے الوہیت کو ثابت کرنا کہ انسان گواہی دے کہ: بیشک معبود برحق وہ ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسکے علاوہ کسی کی بندگی نہ کرے؛ نہ ہی اس کے علاوہ کسی پر توکل کرے اور نہ ہی کسی کو اپنا ولی اور محبوب بنائے۔ محبت رکھے تو اس کی رضا کے لیے؛ دشمنی رکھے تو اس کی خوشنودی کے لیے؛ اور کوئی بھی کام کرتے تو صرف اسے راضی کرنے کے لیے۔'' [درالتعارض 1/224]

وہی ایک ہستی ہے جو کہ معبود اور محبوب برحق ہے؛ جس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے ذلت اور خشوع و خضوع اختیار کرنا جائز نہیں۔

۳۔ **توحید اسماء و صفات** :......توحید اسماء وصفات کے باب میں اصل یہ ہے کہ نفی و اثبات میں جو اوصاف اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے یا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیان کیے ہیں وہ اوصاف بیان کیے جائیں۔ جو چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے ثابت کی ہے؛ اسے اس کے لیے ثابت مانا جائے۔ اور جس چیز کی اس نے نفی کی ہے اس کی نفی کی جائے۔ اس امت کے علماء متقدمین ؛ سلف صالحین اور ائمہ اسلام کا طریقہ کار یہ تھا کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں انہیں بغیر کسی کیفیت کے؛ اور تعطیل و تحریف کے بغیر اور کسی قسم کی مثال بیان کیے بغیر انہیں من و عن تسلیم کرلیا جائے؛ اور جن چیزوں کی اس نے اپنی ذات سے نفی کی ہے؛ ان کی نفی کی جائے؛ اور ان اسماء وصفات میں کسی قسم کی کجی؛ الحاد یا دیگر گمراہی کا شکار نہ ہوا جائے۔''

توحید کی اہمیت اور فضائل

۱۔ **توحید اسلام کا سب سے بڑا رکن اور اہم ستون** :...... کوئی انسان اس وقت تک اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ توحید کی گواہی نہ دے۔ اور اس کا اقرار اور شرک کی نفی نہ کرلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ :شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهَ ؛ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللهِ ؛ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ ، ......))۔متفق علیه۔

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا......''

۲۔ **توحید سب سے اہم اور پہلا واجب**: توحید سب سے اہم اور پہلا واجب ہے۔ اسے باقی تمام اعمال پر تقدیم حاصل ہے۔ اور اپنی عظیم الشان منزلت اور انتہائی اہمیت کی وجہ سے تمام مہمات پر سبقت رکھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا؛ تو آپ نے فرمایا:''تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جارہے ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے انہیں لا إلہ إلا اللہ کے اقرار کی دعوت دینا۔"

اور بخاری ومسلم کی ایک روایت میں ہے:

"سب سے پہلے اس بات کی گواہی دینا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید بجالائیں۔"

۳۔ **توحید اور قبولیت اعمال:** ......عبادات کے صحیح ہونے کے لیے توحید اہم ترین شرط ہے۔عبادت کو اس وقت تک عبادت نہیں کہا جاسکتا جب تک اس میں توحید نہ ہو۔جیسے نماز کو اس وقت تک نماز نہیں کہا جاسکتا جب تک اسے پاکیزگی کے ساتھ ادا نہ کیا جائے ۔ جب اس میں شرک داخل ہوجاتا ہے تو عبادت تباہ و برباد ہوجاتی ہے۔جیسا کہ اگر طہارت کی حالت میں کوئی حدث پیش آجائے تو طہارت باقی نہیں رہتی۔توحید کے بغیر عبادت شرک بن جاتی ہے۔جس کی وجہ سے عمل تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔اور اس عمل کا کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنمی قرار پاتا ہے۔

۴۔ **توحید دنیا و آخرت میں امن و ہدایت کا سبب:**......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [الأنعام 82]

"جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے انہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔"

یہاں پر ظلم سے مراد شرک ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہی وہ لوگ ہیں جو صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت بجالاتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا۔یہ لوگ بروز قیامت امن میں ہوں گے اور دنیا و آخرت میں راہ ہدایت پر ہوں گے۔"

پس جو کوئی توحید پر پوری طرح سے کاربند ہو؛ اس کے لیے مکمل امن اور بھرپور ہدایت ہوگی ۔اور بغیر کسی عذاب کے جنت میں داخل ہوجائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک سب سے بڑا ظلم ہے جب کہ توحید سب سے بڑا عدل ہے۔

۵۔ **توحید اور جنت** :...... جنت میں داخل ہونے اور عذاب جہنم کے سے نجات پانے کا بنیادی سبب توحید ہی ہے؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ کہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. وَ أَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ. وَ كَلِمَتُهٗ. اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ. وَ رُوْحٌ مِّنْهُ. وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ. أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.)) [متفق علیه]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلیم اللہ ہیں جو اس نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے خواہ اس کے اعمال کیسے بھی ہوں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَيْتَنِىْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِىْ لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا لَّاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً .)) [ترمذی]

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کروں گا۔''

۶۔ **توحید دنیا و آخرت کی تکالیف سے نجات کا سبب ھے** :...... علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''توحید اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور دشمنوں کو خوف سے نجات دلانے والی ہے۔''

أ:...... دشمنوں کے متعلق: توحید اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو بھی دنیا کی تکالیف اور سختیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نجات دلانے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ [العنکبوت65]

''پس جب وہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے؛ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔''

ب: ...... جہاں تک دوستوں کا تعلق ہے: تو اللہ تعالیٰ انہیں توحید کی بدولت دنیا و آخرت کی تکالیف اور سختیوں سے نجات دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اس کی سنت ہے۔ توحید جیسی کوئی چیز نہیں جس سے سختیوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اسی لیے مصائب کی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی توحید پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا؛ جب کوئی بھی پریشان حال اس دعا کے ساتھ اللہ کے سامنے گریہ وزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس توحید کے سبب اس کی پریشانیوں کا ازالہ کرتے ہیں۔

انسان کو پریشانیوں اور مشکلات سے دوچار کرنے والی سب سے بڑی مصیبت شرک کی بیماری ہے۔ اور اس سے نجات صرف توحید کی بدولت ہی ممکن ہے۔ توحید ہی تمام مخلوق کے لیے حقیقی پناہ گاہ اور ان کے لیے مضبوط قلعہ اور ان کی حقیقی مدد ہے۔

۷۔ **تخلیق جنّ و انس کی حکمت توحید ہے** :...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات 56]

''اور میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

عبادت کے لیے: یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید بجالانے کے لیے۔

پس جتنے بھی رسول بھیجے گئے؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی بھی کتابیں نازل ہوئیں؛ جتنی بھی شریعتیں آئیں اور جتنی بھی مخلوقات ایجاد کی گئیں ان سب کا مقصد یہ تھا کہ تمام مخلوقات کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی توحید بجالائی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ **قیامت میں نجات**: توحید کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت تمام مخلوق کے سامنے موحد کو نجات عطاء کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"قیامت کے دن پوری کائنات کے سامنے ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کے سامنے اُس کے ۹۹ دفتر برائیوں کے رکھ دیئے جائیں گے۔ ہر دفتر اتنا لمبا چوڑا ہو گا کہ جہاں تک نظر کام کرتی ہے ...... مگر اسے کہا جائے گا...... "تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس محفوظ ہے تم پر آج ظلم نہیں کیا جائے گا، اس کا ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائیگا جس پر لکھا ہوگا: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" گنہگار بندہ عرض کرے گا کہ یا اللہ اتنے بڑے بڑے دفتروں کے مقابلہ میں ایک کاغذ کے پرزے کی کیا حیثیت ہے؟ جواب ملے گا کہ آج تجھ پر ذرہ بھر ظلم نہ ہوگا۔ چنانچہ بڑے بڑے دفتر ترازو کے ایک پلڑے میں اور کاغذ کا ایک پرزہ دسرے پلڑے میں رکھ کر جب وزن کیا جائے گا تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کاغذ والا پلڑہ بھاری ہو جائے گا۔" [ترمذی]

۹۔ **توحید کا تذکرہ** سب سے افضل ذکر ہے: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

"میرے رب! مجھے ایسی چیز بتا جس سے میں تیری یاد کروں اور تجھ سے دُعا کیا کروں۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کر۔

جناب موسی علیہ السلام نے عرض کی: میرے رب: اسے تو تیرے سب بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! سوائے میرے اگر ساتوں آسمان اور ان کے باشندے اور ساتوں زمینیں، ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور دوسرے پلڑے میں صرف لا اِلٰہ اِلَّا الله رکھ کر وزن کیا جائے تو لا اِلٰہ اِلَّا الله والا پلڑا بھاری ہو گا۔"

[رواه الحاکم و ابن حبان و صححه الحاکم، وحسنه امام ترمذی]

۱۰۔ **جہنم کی حرمت**: سیدنا عِتبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ.))

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے عذاب کو حرام کر دیتا ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ کلمہ طیبہ دو ہی چیزوں پر دلالت کرتا ہے:

۱۔ خالص توحید۔ ۲۔ شرک کی نفی۔

شرک کی نفی اور خالص توحید، یہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ جو شخص خالص توحید پرست نہیں وہ مشرک ہے اور جو سچا نہیں وہ منافق ہے۔

توحید کے فوائد:

پہلا فائدہ:...... توحید کی تینوں اقسام آپس میں ایک دوسرے کو متلازم [لازم و ملزوم] ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک قسم بھی دوسری سے جدا نہیں کی جا سکتی۔ جو کوئی توحید کی کوئی ایک قسم بجا لائے اور دوسری کو چھوڑ دے تو وہ موحد نہیں ہو سکتا۔

دوسرا فائدہ:...... یہ بات جان لینی چاہیے کہ جن کفار سے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تھا؛ وہ توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے۔ وہ اس بات کا اعتراف کرتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے، وہی روزی دینے والا ہے؛ وہی زندگی اور موت دینے والا ہے۔ نفع اور نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی تمام نظام کی تدبیر کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ [یونس 31]

''آپ پوچھیں: کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکالتا اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام امور کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ، تو ان سے پوچھیں: پھر کیوں نہیں ڈرتے۔''

تیسرا فائدہ: ......توحید الوہیت ہی انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا موضوع رہی ہے؛ کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام اعمال قائم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الأنبياء25]

''ہم نے تم سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اُس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم لوگ میری ہی عبادت کرو۔''

توحید الوہیت کی حقیقت بجالائے بغیر تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ جب توحید الوہیت نہ پائی جائے تو اس کی جگہ شرک آجاتا ہے۔ مرسلین اور ان کے مخالفین کے درمیان جھگڑے کا بنیادی محور ومرکز یہی نکتہ تھا۔ پس انسان پر واجب ہوتا ہے کہ اس پر بھرپور دھیان دے، ان مسائل کو اچھی طرح سے پڑھے اور ان کے اصولوں کو سمجھے۔

❁❁❁❁

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مقالہ:

لا إلہ إلا اللہ کا معنی و مفہوم

اس کلمہ کے تبرکات اور فوائد و ثمرات صحیح معنوں میں حاصل کرنے کے لیے اسے اچھی طرح سے سمجھنا اور اس پر غور و فکر کرنا اور اس کی حقیقت کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [آل‌عمران 18]

''اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [محمد 19]

''سو آپ یقین کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

اس کا معنی:...... اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں۔

چند دوسرے باطل معانی:

۱۔ **اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں**:...... یہ معنی باطل ہے، کیونکہ جس کی بھی بندگی کیجائے خواہ وہ حق ہو یا باطل ہو، وہ معبود اور الہ ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ [الحج 62]

''یہ اس لیے کہ بے شک اللہ ہی ہے جو حق ہے اور (اس لیے) کہ بے شک اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا وہ جسے بھی پکارتے ہیں وہی باطل ہے اور (اس لیے) کہ بے شک اللہ ہی بے حد بلند ہے، بہت بڑا ہے"۔

۲۔ **اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خالق نہیں**: ...... یہ اس معنی کا ایک جزء ہے۔ لیکن مقصود نہیں، اگر لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کا یہی معنی ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قوم کے مابین اختلاف نہ ہوتا، کیونکہ وہ اس چیز کا اقرار کرتے تھے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾ [الزخرف 9]

"اور بلا شبہ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً ضرور کہیں گے کہ: "انھیں سب پر غالب، سب کچھ جاننے والے نے پیدا کیا ہے۔"

۳۔ **اللہ کے علاوہ کسی کی حاکمیت نہیں**: ...... یہ بھی اس کے معانی کا ایک جزء ہے، لیکن یہ کافی نہیں، اس سے مقصود حاصل نہیں ہو رہا اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اکیلا حاکم مانا جائے اور اس کے ساتھ غیر کی بندگی بھی کی جائے تو توحید حاصل نہیں ہوتی۔

کلمہ کے ارکان:

اس کے دو ارکان ہیں:

۱۔ **تمام معبودوں کی نفی (لا إلٰه)**: ...... یعنی اللہ کے علاوہ جتنے بھی معبودوں کی بندگی کی جاتی ہے ان سب کا انکار کیا جائے۔

۲۔ **اللہ تعالیٰ کے لیے بندگی کا اثبات: (إلا اللّٰه)**: ...... یعنی عبادت کو صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ثابت کیا جائے۔ اس کی دلیل یہ آیت ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ [البقرہ:256]

"جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط کڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تھام لیا۔"

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ﴾ نفی ہے ﴿وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ﴾ اثبات ہے۔

اور کڑے سے مراد لا إله إلا الله یعنی توحید ہے۔

ایک صحیح حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ .)) [صحيح مسلم]

"جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کیا اور اللہ کے علاوہ تمام معبودوں کا انکار کر لیا تو اس کا مال، اسکی جان، محفوظ ہے اور اس کا حساب اللہ کے ہاں ہوگا۔"

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ﴾ [الزخرف 27،26]

"اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: بیشک میں ان چیزوں سے بالکل بری ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ سوائے اس کے جس نے مجھے پیدا کیا پس بیشک وہ مجھے ضرور راستہ دکھائے گا۔"

﴿اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ﴾ یہ نفی ہے۔ ﴿اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ﴾ یہ اثبات ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار انسان کو کب فائدہ دے گا:

۱۔ جب انسان اس کے معنی کو سمجھے۔

۲۔ جب اس کے مقتضی پر عمل کرے (غیر اللہ کی بندگی ترک کر کے صرف ایک اللہ کی بندگی کرے)

یہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان اور توحید کی بیک وقت شہادت دیتے ہیں۔ یہ شہادت اُن کے برے اعمال کو مغلوب کر دے گی جس کی بنا پر وہ مغفرت، رحمت اور جنت میں داخل ہونے کے حقدار ہو جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تشریح:

یعنی جو شخص اس کلمہ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ ُ کے معنی کو سمجھتے ہوئے اور جانتے ہوئے زبان سے اقرار کرے اور اس کے ظاہری اور باطنی تقاضوں کو عملی جامہ پہنائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ [محمد:19]

''جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

لیکن کلمہ طیبہ کا ایسا اقرار جس سے نہ تو اس کے مفہوم و معانی کا علم ہو نہ یقین ہو، نہ اس کے تقاضوں کے مطابق علم ہو نہ شرک سے بیزاری ہو نہ قول و عمل میں اخلاص ہو، نہ دل اور زبان میں ہم آہنگی ہو اور نہ دل اور اعضاء کے کردار میں یگانگت ہو تو ایسی شہادت بالاجماع غیر نافع اور غیر مفید ہے۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ نفی اور اثبات دونوں کو متضمن ہے۔ جملہ لَا اِلٰـہَ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے اُلوہیت کی نفی کرتا ہے اور اِلَّا اللّٰہُ اللہ تعالیٰ کے لیے اُلوہیت کو ثابت کرتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اُن عظیم احادیث میں سے ایک ہے جن کو جوامع الکلم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث عقائد کے تمام مسائل کو محیط ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اختصار کے ساتھ وہ تمام پہلو بیان فرما دیئے ہیں جن سے ایک انسان کفر کے مذاہب سے کٹ کر اسلام کے حصار میں آجاتا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''اِلٰہَ'' کا مطلب ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

''اِلٰہَ'' اس معبود کو کہتے ہیں جس کی عبادت و اطاعت کی جائے، کیونکہ ''اِلٰہَ'' وہ ہے جس کی عبادت کی طرف دل از خود مائل ہو جائے، حقیقت میں یہی ذات عبادت کے قابل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایسی صفات کاملہ موجود ہیں جن کی وجہ سے وہ محبوب خلائق ہو جاتا ہے اور مخضوع وہ ہے جس کے سامنے انتہائی خضوع کے ساتھ جھکا جائے۔ وہ ایسا محبوب اور معبود ''اِلٰـــہَ'' ہے جس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف قلوب پوری محبت سے کھنچ جاتے ہیں۔ اسی کے سامنے دل جھکتے ہیں، اسی کے سامنے عجز وانکساری کا مظاہرہ کرتے ہیں، اُسی سے ڈرتے ہیں اور اُسی سے اُمیدین وابستہ کرتے ہیں، مصائب وآلام اور مشکلات کے وقت اُسی کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں، مشکل اوقات میں اُسی سے فریاد کرتے ہیں، اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے اُسی سے فریاد کرتے ہیں، اُسی کے ذکر سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں، اُسی کی محبت میں سکون پاتے ہیں۔ ان تمام صفات کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یہی وجہ ہے کہ تمام کلاموں میں سچا کلام لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے حزب اللہ ہیں۔ اس کے منکر اور اس سے سرکشی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اُس کے غضب وقہر کا شکار ہیں۔ جب یہ کلمہ صحیح ہو گیا تو اس کے ساتھ ہی تمام مسائل از خود حل ہو جائیں گے اور جس شخص کا یہ کلمہ ہی صحیح نہ ہوا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ اس کے علم اور عمل میں فساد پیدا ہو جائے گا۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شروط

پہلی شرط:...... ”علم جو کہ جہالت کے منافی ہو۔“
دوسری شرط:...... ”یقین، جو کہ شک کے منافی ہو۔“
تیسری شرط:...... ”اخلاص جو کہ شرک کے منافی ہو۔“
چوتھی شرط:...... ”صدق جو کہ جھوٹ کے منافی ہو۔“
پانچویں شرط:...... ”محبت جو کہ بغض منافی ہو۔“
چھٹی شرط:...... ”سر تسلیم خم کرنا جو کہ ترک کے منافی ہو۔“
ساتویں شرط:...... ”قبول جو کہ رد کے منافی ہو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں شرط: ...... ''غیر اللہ کا انکار۔''

ان شروط کی تفصیل:

۱۔ **علم** :......اس کا معنی یہ ہے کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے نفی و اثبات کے معانی کا علم ہو۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [محمد19]

''جان لیجیے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''

۲۔ **یقین جو شک کے منافی ہو** :......یعنی یہ کلمہ کہنے والے کو پختہ یقین ہو کہ معبود برحق صرف اور صرف ایک اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا﴾

[الحجرات:15]

''بیشک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور پھر شک نہیں کیا۔''

۳۔ **اخلاص** :......مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لیے خالص ہو اور کسی بھی قسم کی عبادت کو غیر اللہ کے لیے نہ بجالائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ [البینہ:5]

''انہیں صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر۔''

۴۔ **صدق** :......یعنی کلمہ توحید کے اقرار میں انسان سچا ہو، زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق میں مطابقت ہونی چاہیے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ﴾ [العنکبوت]

''سو اللہ ہر صورت ان لوگوں کو جان لے گا جنھوں نے سچ کہا اور ان لوگوں کو بھی ہر صورت جان لے گا جو جھوٹے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے:

((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) (مسند احمد)

’’جس نے سچے دل سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔‘‘

۵۔ **محبت جو بغض کے منافی ہو:**......اس کا معنی یہ ہے کہ اس کلمہ کا اقرار کریں تو دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ؛ اس کلمہ اور اس کے معانی و مدلول سے محبت کرتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرۃ165]

’’کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے علاوہ معبود بناتے ہیں ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہیے اور ایمان والے اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔‘‘

۶۔ **تابعداری:**......اس کا معنی یہ ہے کہ صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جائے اور اس کی شریعت کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے، اور اس شریعت کے برحق ہونے کا اعتقاد رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ﴾ [الزمر54]

’’اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے مطیع ہو جاؤ۔‘‘

۷۔ **قبول جو رد کے منافی ہو:**......یعنی توحید اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اسے؛ اور جن معانی پر یہ کلمہ دلالت کرتا ہے انہیں بھی قبول کرے۔ اور عبادات کو صرف اللہ کے لیے خاص کرے اور غیر اللہ کی عبادت ترک کر دے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ﴾ [الصافات35]

''جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو یہ لوگ تکبر کرتے تھے (کہتے تھے) کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے قول پر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں؟''

۸۔ **اللہ کے علاوہ تمام معبودوں کا انکار:** ...... غیراللہ کی عبادت سے برأت کا اظہار؛ اوراس کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھا جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾

''جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔''

کلمہ طیبہ کا جز دوم:

محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دینا؛ بذیل امور کو شامل ہے:

۱۔ آپ ﷺ کا نام اورنسب: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ہاشم کا تعلق قریش سے تھا۔ قریش عرب میں سے تھے۔ اورعرب حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

۲۔ آپ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی۔ ان میں سے چالیس سال نبوت سے پہلے کے ہیں۔ اورتیئس سال نبوت ورسالت ملنے کے بعد کے ہیں۔

۳۔ آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت: سورت علق کے نزول سے نبوت ملی اورسورت مدثر کے نزول سے رسالت ملی۔

۴۔ آپ کا شہر مکہ تھا۔ پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلے گئے۔

۵۔ آپ کی دعوت کا موضوع: اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرک کی قباحت سے ڈرانے اورتوحید کی طرف بلانے کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔ اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبہ128]

''تمہارے پاس ایک پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہی میں سے ہیں تمہارے نقصان کی بات ان پر نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے فائدہ کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ﴾ [المنافقون1]

''اور اللہ جانتا ہے کہ بلا شبہ آپ یقیناً اس کے رسول ہیں۔''

اس کا معنی: ...... صمیم قلب سے اعتقاد اور پختہ تصدیق جس کے ساتھ زبان کا اقرار بھی شامل ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام ثقلین جن و انس کی طرف مبعوث کیا ہے۔

اس کے ارکان: ...... اس کے دو ارکان ہیں:

ا۔ **آپ ﷺ کی رسالت کا اعتراف:** ...... اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ [الفتح 29]

''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

۲۔ **یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ اللہ کے بندے ہیں:** ...... اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف ترین مقامات پر آپ کی صفت بندگی بیان کی ہے۔ ان میں سے ایک مقام دعوت کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ [الجن19]

''اور جب اللہ کا بندہ اللہ کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہو گئے۔''

پس آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، آپ کی بندگی نہیں کی جاسکتی۔

اللہ تعالیٰ کے بندہ [عبداللہ] سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ انس وجن مل کر چاہتے ہیں کہ اللہ کے اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ لیکن امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اسے رجوع کرنا قرار دیا ہے۔ یعنی جب بھی آپ ﷺ لوگوں کو قرآن سنانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو مسلمان بھی آپ کی طرف دوڑے آتے ہیں اور کافر بھی۔ اگرچہ دونوں کے آنے اور ہجوم کرنے کا مقصد الگ الگ اور ایک دوسرے کے برعکس ہوتا ہے۔ مسلمان ہدایت کے طالب ہیں اس لیے وہ فوراً آپ ﷺ کی طرف چل پڑتے ہیں اور کافر یہ چاہتے ہیں کہ وہاں شور شرابہ کر کے قرآن کی آواز لوگوں کے کانوں میں نہ پڑنے دیں۔

ان کا دوسرا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ ﷺ پر نظریں جما کر اور آپ ﷺ کو گھور گھار کر اتنا مرعوب کر دیں کہ آپ ﷺ قرآن سنانا بند کر دیں۔ اور تیسرا مقصد یہ ہوتا کہ کوئی ایسا نکتہ ہاتھ آجائے جس سے آپ ﷺ کو جھوٹا کیا جاسکے یا مذاق اڑایا جاسکے۔

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کی وضاحت:

عبد کے معنی ہیں ایسا بندہ جو عابد ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں جن کا خاصہ اور وصف عبودیت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ [الزمر ۳۶]

''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں''؟

بارگاہِ الٰہی میں ایک انسان کا سب سے بلند مقام اور مرتبہ یہ ہے کہ وہ رسالت اور عبودیت خاصہ سے متصف ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ میں یہ دونوں صفتیں بدرجہءِ اتم پائی جاتی ہیں۔ رہی ربوبیت اور اُلوہیت تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ ہیں اور یہ اسی کا حق ہے۔ جس میں کسی بھی صورت میں نہ کوئی نبی ورسول شریک ہے اور نہ کوئی مقرب فرشتہ۔

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ: رسولِ کریم ﷺ کی یہ دو صفتیں ایک ہی جگہ بیان کی گئی ہیں جو افراط وتفریط کو ختم کرتی ہیں۔ اکثر لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اُمتِ محمدیہ میں داخل ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن وہ قول وعمل میں انتہائی افراط کا ثبوت دیتے ہیں اور آپ ﷺ کی پیروی کو ترک کر کے تفریط سے کام لیتے ہیں اور آپ ﷺ کے احکام وفرامین پر عمل کے بجائے آپ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی باتوں کی ایسی ایسی غلط تاویلیں کرتے ہیں جن کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ کی شہادت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے، جو آپ ﷺ نے بتایا ہے اس کی تصدیق کی جائے، جس کام کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کی جائے، جس کام سے روکا ہے اُسے چھوڑ دیا جائے اور آپ ﷺ کے امر و نہی کو ایسی اہمیت دی جائے کہ اس کے مقابلے میں کسی بات کو ترجیح نہ دی جائے۔ اور یہ پختہ اور غیر متزلزل ایمان رکھا جائے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں آپ پر نازل ہونے والی کتاب اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور آپ کا لایا ہوا دین آخری دین ہے۔ اس کے بعد نہ ہی کوئی دین آیا ہے نہ ہی آئے گا۔ جو کوئی ایسا دعوی کرے وہ کافر مرتد اور زندیق ہے۔

اے اللہ! ہمارے ایمان وعمل اور عقیدہ کی حفاظت فرمائیو۔ آمین۔

اس کی شرائط و تقاضے:

اس کی چار شرائط ہیں:

۱۔ جو بات آپ نے بتائی ہے اس کی تصدیق۔

۲۔ حکم میں آپ کی تعمیل۔

۳۔ آپ کی ممانعت و نہی سے مکمل اجتناب۔

۴۔ آپ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اللہ کی بندگی کرنا۔

❀❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا مقالہ:

ردِّ شرک

اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

[النساء]

''اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس سے کم دوسرے جس گناہ کو وہ چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے۔''

شرک کیا ہے؟

بے شک شرک سب سے بڑا گناہ ہے؛ اور شرک یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور افعال میں اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے؛ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ [النساء48]

''اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنائے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا''

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟۔آپ نے فرمایا:''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔'' [متفق علیہ]

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کی عبادت کرنے یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی عبادت کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ﴾۔ [المؤمنون117]

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر لوگ فلاح نہیں پائیں گے" [کامیاب نہیں ہوں گے]۔"

اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کی بندگی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ [النساء36]

"صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ہی بندگی کرو، اسکے ساتھ کوئی بھی چیز شریک نہ ٹھہراؤ۔"

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَآ اُشْرِكَ بِهٖ﴾ [الرعد36]

"آپ فرما دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤں۔"

اصل شرک اللہ رب العالمین کے ساتھ مخلوقات کو پکارنا ہے۔ جو کسی ایسے مقصد کے لیے غیر اللہ کو پکارتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا، اور کسی سے مافوق الاسباب نفع کی امید یا نقصان پہنچنے کا خوف رکھتا ہے تو یقیناً وہ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا﴾ [الجن20]

"آپ اعلان فرما دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کو پکارا جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ [الجن18]

"اور بیشک مساجد صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔"

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی غیر کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عذاب کی وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ﴾ [الشعراء213]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں کہ آپ بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

قبروں اور درگاہوں والوں کو پکارنا خالص شرک کے علاوہ کچھ بھی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَّ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ﴾ [النحل20۔21]

''اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے ، بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں زندہ نہیں؛ انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ [اعراف 194]

''بیشک تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم جیسے ہی بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر چاہیے کہ تمہاری پکار کو سنیں اگر تم سچے ہو۔''

لیکن ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اس وقت تک ایمان نہیں لاتے جب تک دعا میں اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا لیں؛ مگر جب خالص توحید کا تذکرہ کیا جائے تو یہ لوگ منہ بناتے اور گال چڑھاتے ہیں۔ ان کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ﴾ [غافر12]

''یہ (عذاب) تمہیں اس لیے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس اب فیصلہ اللہ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض علمائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے: ''وہ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے مخصوص کر لی ہیں، اور بندوں پر اپنی بندگی کی علامت قرار دی ہیں، انہیں غیروں کے سامنے بجا لانا شرک ہے۔ مثلاً: سجدہ، اللہ کے نام کی قربانی، منت، نذر و نیاز، مشکل میں پکارنا، دعا کرنا، اللہ تعالیٰ کی ہر وقت [اپنی قدرت کے ساتھ] حاضر و ناظر سمجھنا، قدرت و تصرف میں دوسروں کا حصہ سمجھنا۔ یہ تمام امور شرک ہیں۔

شرک میں واقع ہونے کی وجوہات:

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشرکین کے اعمال سے جہالت کی وجہ سے کوئی انسان شرک میں واقع ہو جاتا ہے۔ دیکھیں یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے چنیدہ لوگ تھے جو اپنی جہالت کی وجہ سے شرک کرنے لگ گئے۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ﴾

[الاعراف 138-140]

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتار دیا۔ پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں سے لگے بیٹھے تھے، کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔ یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ تباہ کیا جائے گا اور ان کا یہ کام محض بے بنیاد ہے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے۔''

میں کہتا ہوں یہی وہ چیز تھی جس کا مطالبہ بعض مسلمانوں نے جہالت کی وجہ سے غزوہ حنین کے موقع پر کیا تھا کہ وہ بھی مشرکین جیسے بعض اعمال کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے ؛ ہم لوگ کفر سے نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ مشرکین کے لیے ایک بیری کا درخت تھا ؛ جس کا وہ لوگ اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اوراس کے ساتھ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے۔ اس درخت کو ذات الانواط کہا جاتا تھا۔ جب ہمارا گزر اس بیری کے درخت کے پاس سے ہوا تو ہم نے عرض کیا:

((یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَھُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:((اَللّٰہُ اَکْبَرُ إِنَّھَا السَّنَنُ قُلْتُمْ . وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! کَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لِمُوْسٰی: ﴿اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ﴾ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ .))

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی ایسے ہی ایک ذات الانواط بنا دیجیے جیسے ان لوگوں کے لیے ذات الانواط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ جاہلانہ عادتیں ہیں جن کے متعلق تم کہتے ہو۔ اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! بنی اسرائیل نے بھی ایسے ہی کہا تھا:۔'' [کہنے لگے اے موسی]! ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجیے ؛ جیسے انکے معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا: واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔ تم لوگ ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے۔'' [رواہ أحمد؛الطبرانی]

شرک میں واقع ہونے کی دوسری بڑی وجہ متشابہ آیات کے پیچھے لگ کر ان سے اپنی مرضی کے معانی نکالنے کی کوشش ہے۔

تیسری وجہ وہ شیطانی قوتیں ہیں جو کسی نے کسی طرح انسان کے نیک اعمال کو غارت کرنے کے درپے رہتی ہیں۔

چوتھی وجہ احکام شریعت سے لاعلمی اور جہالت ہے۔

پانچویں وجہ امور کائنات میں غور نہ کرنا ہے؛ ورنہ ہر چیز توحید الٰہی کی گواہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کی تاریخ

❀ بنی آدم میں اصل اور فطرتی چیز توحید ہے؛ جبکہ شرک بعد میں داخل ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک دس صدیوں کا عرصہ تھا۔ یہ سب لوگ توحید پر تھے۔''

❀ روئے زمین پر اولین شرک کا ظہور: ...... پانچ بزرگ اصلاح کار اور داعی حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے گزرے ہیں؛ جن کے نام تھے: ودّ سواع ؛یغوث ؛یعوق اور نسر۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لوگوں نے ان صالحین کی شان میں غلو سے کام لیا؛ اور ان کی تصاویر بنا کر رکھ لیں کہ انہیں دیکھ کر ان کی باتیں یاد آئیں گی اور وہ نیک عمل کریں گے۔ پھر بعد میں آنے والی نسلیں اللہ کو چھوڑ کر ان کی ہی عبادت کرنے لگ گئے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی طرف حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جو انہیں دعوت توحید دیا کرتے تھے۔

❀ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں شرک:...... ان لوگوں میں اس وقت شرک پیدا ہوا جب انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کی۔

❀ عیسائیت میں شرک:...... ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد شرک اس وقت شروع ہوا جب پولس آیا ،اس نے دھوکہ بازی اور منافقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان کا اظہار کیا اور عیسائیوں کے دین میں بگاڑ پیدا کرنے کے لیے عقیدہ تثلیث اور صلیب پرستی کے ساتھ ساتھ صنم پرستی بھی داخل کر دی۔

❀ اہل عرب میں شرک :...... ان لوگوں میں شرک اس وقت شروع ہوا جب عمرو بن لحیی خزاعی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں بگاڑ پیدا کیا۔اور باہر سے بت لا کر ارض حجاز میں پہنچائے اور لوگوں کو انکی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ امت محمد ﷺ میں شرک:......اس امت میں چوتھی صدی ہجری کے بعد فاطمی شیعہ ❶ کے ہاتھوں پر اس وقت شروع ہوا جب انہوں نے قبروں پر درگاہیں بنالیں اور قبروں پر میلوں اور مجاوری کی بدعت ایجاد کی اور صالحین کی شان میں غلو کیا۔

[سجادہ نشینی اور گدی نشینی کا سلسلہ یہیں سے شروع ہوا۔]

اور ایسے ہی اس شرکیہ کام میں بگڑی ہوئی صوفیت [اور صوفیاء] کا بھی بڑا دخل ہے جو تصوف کے مختلف سلسلوں کی طرف منسوب ہیں۔[اور اولیاء کی شان میں غلو کرتے ہیں]۔

❀❀❀❀

❶ یہ فاطمی شیعہ حاکم انتہائی گندا انسان تھا۔ اہل سنت مسلمانوں کا بہت سخت دشمن تھا۔ اس نے اہل سنت کی ضد میں کعبہ کے مقابلہ میں ایک درگاہ حضرت موسیٰ کاظم کے دربار پر تعمیر کروائی۔ اور پھر شیراز سے احرام باندھ کر پیدل چل کر اس درگاہ کا خود بھی حج کیا اور لوگوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیا۔ اصل مقصد لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا تھا۔ پھر اس نے اپنے وقت کے ایک بڑے شیعہ عالم شیخ مفید سے اس حج کی فضیلت کے بارے میں ایک کتاب تحریر کروائی جس کا نام ہے: ''حج المزارات والمشاہد'' مزارات اور درگاہوں کے حج کی فضیلت۔ یہ کتاب آج تک شیعہ کے ہاں موجود اور متداول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: مختصر منہاج السنہ اردو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں مقالہ:

شرک کا معنی اور اس کی اقسام

شرک کا معنی:

لغت میں:......اشتراک اور برابری کرنے (اور ساتھ ملانے) کو کہتے ہیں۔

شریعت میں: ......اللہ تعالیٰ کی خصوصیات میں غیر اللہ کو اس کے ساتھ برابر کرنا؛ یا پھر کسی غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی صفات وخصوصیات ما حامل سمجھنا؛ یا وہ کام غیر اللہ کے لیے بجالانا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے کرنے چاہییں؛ جیسے: رکوع وسجدہ کرنا؛ نذر و نیاز دینا؛ قربانی دینا اور ذبح کرنا۔ یا مافوق الاسباب دل میں کسی کا خوف رکھنا یا امیدیں وابستہ کرنا۔

شرک کی اقسام:

ا۔ **شرك اكبر:**...... ہر وہ امر جسے شارع نے شرک کہا ہو، اور جس سے انسان کا دین سے خروج لازم آتا ہو۔

۲۔ **شرك اصغر:** ...... ہر وہ قولی یا فعلی عمل جس پر شرک یا کفر کا اطلاق شریعت میں ثابت ہو، لیکن دلائل کی روشنی میں پتہ چلتا ہو کہ ایسا انسان دین سے خارج نہیں ہوتا۔

شرک کی بعض صورتیں:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کی کئی شکلیں وصورتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ﴾ [الانعام119]

''اور وہ واضح کر چکا ہے جو کچھ کہ اس نے تم پر حرام کیا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ [الانعام]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ فرما دیجیے: آؤ تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔"

پہلی صورت:...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ فرشتوں یا انبیائے کرام علیہم السلام کی عبادت بھی کی جائے؛ یا پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان ہی کی پوجا اور بندگی کی جائے۔ پس جو کوئی ان [ملائکہ یا انبیائے کرام علیہم السلام] کی عبادت کرتا ہے تو یقیناً اس نے کفر کیا، اور اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ [الانعام 119].

"اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم دے؛ کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا۔"

دوسری صورت:...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ اولیاء و صالحین کی عبادت کرنا، یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرنا۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم چھوڑ کر ان کے احکام پر عمل کرے؛ یا اللہ تعالیٰ کے حکم پر ان کی باتوں کو ترجیح دے۔ جس چیز کو یہ اولیاء و علماء حلال کہیں اسے حلال اور جسے حرام کہیں اسے حرام سمجھے۔ مثلاً: اللہ تعالیٰ نے مافوق الاسباب غیر اللہ سے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہنے کو حرام ٹھہرایا ہے۔ مگر پھر بھی عالم یا غوث؛ یا پنجتن یا یا بابا صاحب کہنے اور دہائی دینے کی تلقین کرے۔ تو ایسے امور شرک ہیں اور ان امور میں جن کی بات مانی جائے ان کی ہی عبادت ہوگی۔ جو کوئی اولیاء و صالحین کی عبادت کرتا ہے وہ یقیناً اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ [التوبة 31]

"ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنا لیا اور مریم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے مسیح کو بھی ؛ حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔''

نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾ [نوح23]

''اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا۔''

پس یہ ''وُدّ'' نامی شخص ایک نیک انسان تھا ؛ ایسے ہی سواع ؛ یغوث ؛ یعوق اور نسر [سبھی] نیک لوگ [اور اولیاء اللہ] تھے۔ اور قوم نوح علیہ السلام کے مشرکین بھی ان اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اور اس کے ہاں اپنے سفارشی اور وسیلہ سمجھ کر پکارتے تھے۔ ورنہ لوگ یہ جانتے تھے کہ اب یہ اولیاء ہم میں موجود نہیں ؛ اس دنیا سے جا چکے ہیں۔

تیسری صورت: ......اللہ تعالیٰ کے ساتھ شجر و حجر کی عبادت کرنا ، یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی ہی عبادت کرنا ؛ جو شجر و حجر [بتوں اور مورتیوں] کی عبادت کرتا ہے وہ یقیناً اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ﴾ [النجم19۔20]

''کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔ اور منات تیسرے پچھلے کو۔''

چوتھی صورت: ......شیطان کی عبادت کی جائے ؛ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾ [یٰس60۔61]

''اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ؛ اور میری عبادت کرنا سیدھی راہ یہی ہے۔''

پس جو کوئی بھی اللہ کو چھوڑ کر کسی غیر اللہ کی بندگی کرتا ہے وہ حقیقت میں شیطان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندگی کرتا ہے؛ کیونکہ انہیں شیطان ہی ایسی باتوں کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا﴾

[النساء117]

''یہ تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔''

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ فراتے ہیں: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کرلیا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو وادی نخلہ کی طرف روانہ فرمایا جہاں پر عزی بت نصب تھا۔ وہاں پر تین درخت تھے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ درخت کاٹ دیے اور مندر ڈھا دیا۔ اور واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا؛ تم نے کچھ بھی نہیں کیا؛ واپس جاؤ [اور دوبارہ بت کو توڑو]۔ جب آپ واپس گئے تو مندر کے پجاری آپ کو دیکھتے ہی بھاگ کر پہاڑوں میں چلے گئے؛ اور یا عزّٰی یا عزّٰی پکارنے لگے۔

جب سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تو آپ نے ایک ننگی اور بکھرے ہوئے بالوں والی عورت کو دیکھا جو کہ اپنے سر میں خاک ڈال رہی تھی۔ آپ نے تلوار کا وار کرکے اسے قتل کردیا اور پھر واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے بارے میں خبر دی۔

آپ نے فرمایا: ''یہی عزی [بتی] تھی۔'' [رواہ النسائی]۔

جو کوئی شیطان کی عبادت کرتا ہے تو شیطان اس کے دل میں شرکیات بدعات اور کفریات کا القاء کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ [الانعام 121]

''اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تاکہ یہ تم سے جدال [جھگڑا] کریں اور اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان انسانی روپ میں انسانوں کے ساتھ ہم کلام بھی ہوتا ہے ، [اور انہیں گمراہی کی راہیں سدھاتا ہے]۔اللہ تعالیٰ نے اسے مخلوق کو بہکانے کے لیے یہ ڈھیل اور چھوٹ دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾ [الاسراء 64]

''اوران میں سے جس کوتو اپنی آواز کے ساتھ بہکا سکے بہکا لے۔''

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: عزی بتنی کے پاس شیطان ظاہر ہوا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔

یہ شیطان بت کے اندر سے لوگوں سے باتیں کرتا تو لوگ اسے قادر اور معبود اور مشکل کشا خیال کر کے اس کے سامنے جبین نیاز خم کرتے اور اسے پکارتے اور اس کی عبادت بجالاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان تین دن تک انسان کے روپ میں آکر ان سے ہم کلام ہوتا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ ! کیا تم جانتے ہو وہ کون تھا جو تین راتوں سے تم سے مخاطب ہو رہا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: ''وہ شیطان تھا۔''

یہ ایک لمبی روایت کا حصہ ہے جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ ایسے ہی شیطان کبھی انسانی شکل وصورت اختیار کر کے اور آواز بدلا کر انسان کو گمراہ کرتا ہے، اور انسان سمجھتا ہے کہ وہی صاحب قبر ہے۔ اور یہ عقیدہ بنالیا جاتا ہے کہ فلاں پہنچا ہوا ولی ہے۔ اس نے قبر میں سے کلام کیا۔

مقبروں پر چلے ؛ مجاوری اور مراقبے کرنے والوں کے ساتھ ایسے واقعات پیش آتے ہیں تو لوگ اس چیز کو ولایت سمجھنے اور بتانے لگتے ہیں۔ اعاذنا اللہ من شر الفتن ؛ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں مقالہ:

شرک اکبر کی اقسام

شرک اکبر کی چار اقسام ہیں:

اَ: **عبادت میں شرک** :......بعض وہ کام جو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں اور ان افعال کے کیے جانے کو پسند کرتے ہیں ان کو عبادات کہتے ہے۔ جیسے سجدہ کرنا، رکوع کرنا اور ہاتھ جوڑ کر ان کے سامنے کھڑا ہونا اس کے نام کا روزہ رکھنا، مشکل میں پکارنا اس کے گھر کی طرف چل کر جانا یہ سب امور عبادت اور اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ ان کا کسی اور کے لیے کرنا شرک ہے۔ اسی چیز کی دعوت تمام انبیاء نے دی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾

''اور تحقیق ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچ کر رہو۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ [الانبیاء25]

''اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ بیشک میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے پس میری ہی بندگی کرو۔''

ب: **روز مرہ کے کاموں میں شرک** :......جیسا کہ مصیبت کے وقت غیر اللہ کی نذر ماننا، کام شروع کرتے وقت کسی غیر اللہ کا نام لینا اور اس سے مدد چاہنا، اس کے نام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور ذبح کرنا ، اپنے بچوں کے نام غیر اللہ کے نام پر رکھنا، جیسے غوث بخش، پیر بخش؛ حسین بخش ؛عنائت بخش؛ عنایت حسین، عنایت علی؛ عبدالنبی ،عبدالرسول، رسول بخش ؛ ساجد علی ؛ عابد علی ؛علی بخش وغیرہ۔اور ایسے ہی غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھانا جیسے یہ کہنا کہ: تمہارے سر کی قسم ، یا تمہارے باپ کی قسم وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ .)) [صحیح/ حاکم]

''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا، بلکہ شرک کیا۔''

ایسے ہی مختلف پیروں کے نام کے کھانے پکانا مختلف قبروں او رمزاروں پر جھنڈے چڑھانا۔ نجومی ، جادوگر اور فال نکالنے والوں کے پاس جانا اور ان کی باتوں پر یقین کرنا، اللہ کے ہاں نام نہاد پیروں کو سفارشی بنانا یہ سب امور شرک میں سے ہے۔

ج: **دعا [پکارو استمداد] میں شرک:** ......اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ [العنکبوت65]

''پس جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کرکے؛ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔''

روزہ مرہ کے کاموں میں شرک کے باب میں چند عقیدہ اور عمل کی دوسری چیزیں بھی شامل ہیں؛ مثلاً:

شرك في العلم: ......یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہری چیزوں کی حقیقت دریافت کرنا بندوں کے اختیار میں دیا ہے ،یعنی جب کسی انسان کا دل چاہتا ہے کہ کسی چیز کا ذائقہ دریافت کرے، وہ کرسکتا ہے۔اسی طرح جب چاہیں غیب کی کوئی بات دریافت کرلیں؛ تو یہ نہیں ہوسکتا۔یہ صرف اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے ، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی ولی ، کسی جن اور فرشتہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی امام اور بڑے کو یہ طاقت نہیں بخشی کہ وہ جب چاہیں غیب کی خبر معلوم کر لیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ سے جب اور جس کے لیے جتنا چاہتا ہے اسے اتنا بتا دیتا ہے۔ اس پر کسی اور کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾ [انعام 5]

''اور اسی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں ,اور اس کے علاوہ اسے کوئی نہیں جانتا۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ [لقمان34]

''بیشک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کی خبر، اور وہی بارش برساتا ہے، اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔کوئی جی یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا، اور نہ ہی کوئی جی یہ بات جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مریگا، بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والے اور خبردار ہیں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّداً ﷺ كَانَ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ، فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ .)) [بخاری]

''جس نے تجھے یہ خبر دی کہ بیشک محمد ﷺ وہ پانچ باتیں جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسی کے پاس ہے قیامت کا علم، سو اس نے بہت بڑا بہتان گھڑا۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ غیب جاننے اور کشف کا دعوی کرتے ہیں، اور کوئی فال وغیرہ نکال کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور اس طرح کسی کی جگہ کے جھوٹے اور خلاف شرع استخارے اپنے بنائے ہوئے طریقہ کے مطابق کرنا، یہ سب دھوکہ بازی اور سادہ لوح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مخلص عوام کے ایمان پر ڈاکہ زنی ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ ایسے ایمان کے ڈاکوؤں سے بچ کر رہیں۔ ان لوگوں کے پاس شیطان ہوتے ہیں جو ان کو آسمانی خبریں چرا کر بتاتے ہیں؛ اور پھر یہ ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتاتے اور گمراہ کرتے ہیں۔ اور سادہ عوام جب ایک سچ بات سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ باقی بھی سچ ہوگا؛ اور یہ پیر بڑا ہی غیب جاننے والا ہے، حالانکہ اس شیطان نے یہ سب کچھ شیطان سے سیکھ کر بتایا ہوتا ہے۔

علمائے کرام رحمہم اللہ نے غیب کی تعریف میں لکھا ہے کہ:

''غیب وہ ہے جو حواس خمسہ سے براہ راست یا کسی مدد کے ذریعہ حاصل نہ ہو سکے۔'' مثلاً رحم کے اندر الٹراسون کے ذریعہ دیکھ لینا کہ یہ بچہ ہے یا بچی، یہ غیب نہیں، کیونکہ حواس خمسہ سے اس کا علم حاصل ہو رہا ہے۔ غیب یہ ہے کہ اس بات کا پتہ چلایا جائے کہ یہ ہونے والا بچہ یا بچی بد بخت ہیں، یا نیک بخت۔ ان کی عمر کتنی ہوگی، اور ان کو روزی کہاں سے ملے گی؟۔ یہ غیب ہے اور اس کی خبر کوئی نہیں لگا سکتا۔

تصرف میں شرک: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ﴾ [المؤمنون 88 ۔ 89]

''اور آپ ان سے پوچھیے: وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر ایک چیز کی بادشاہی ہے، اور وہ پناہ دیتا ہے اور کوئی اسے پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم یہ چیز جانتے ہو؟ وہ ضرور کہیں گے اللہ، پھر آپ پوچھیں: تم کہاں سحر زدہ ہوئے بھٹکتے ہو۔''

کائنات میں مافوق الاسباب تصرف واختیار کرنا، حکم چلانا، اپنی مرضی سے مارنا اور زندہ کرنا۔ فراخی اور تنگی، اور بیماری وصحت، فتح وشکست، اقبال وادبار، مرادیں پوری کرنا بلائیں ٹالنا، اور مشکل اوقات میں مدد کرنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

نیت وارادہ اور قصد میں شرک:...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [ھود16-15]

''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے تمام اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ اعمال وہ کریں گے وہ سب برباد ہونے والے ہیں۔''

ج: **اطاعت میں شرک**:......اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبہ31]

''ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو؛ حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔''

اس آیت کی وہ تفسیر جس میں کوئی اشکال نہیں، وہ یہ ہے کہ:

''گناہ کے کاموں میں علماء وعباد کی اطاعت۔ نہ یہ کہ انہیں پکارا جانا [اور ان سے حاجات طلب کرنا]؛ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے سامنے فرمائی؛ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

((إِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ .))

قَالَ: أَلَيْسَ يُحَرِّمُوْنَ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فَتُحَرِّمُوْنَهُ ، وَيُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَتُحِلُّوْنَهُ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ بَلٰی ۔ قَالَ: ((فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ .)) [رواہ الترمذی]

"یارسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم اپنے اپنے پادریوں اور راہبوں کی عبادت نہیں کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان راہبوں کے حرام وحلال کو قبول نہیں کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حرام وحلال کردہ چیزوں کے برخلاف ان کا حکم نہیں مانتے تھے۔

تو میں نے کہا: ہاں یہ بات تو تھی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی تو ان کی عبادت کرنا تھی۔"

د: **محبت میں شرک**: ......اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ﴾ [التوبة ۳۱]

"بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے۔"

شرک سے بچنے کی مفید دعا:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! شرک سے بچ کر رہو، بیشک یہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہوتا ہے۔" پھر ایک انسان نے آپ سے عرض کیا: "یارسول اللہ! جب یہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے تو ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟۔ تو آپ نے فرمایا: "تم یوں کہا کرو:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ .)) [رواہ أحمد و حسنه الالبانی رحمه الله]

"اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جانتے ہوئے تیرے ساتھ شرک کا ارتکاب کریں، اور اس جس چیز کو ہم نہیں جانتے اس پر تیری مغفرت کے طلب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گار ہیں۔‘‘

شرک کے نقصانات:

۱۔ شرک نا قابل معافی جرم ہے۔اور مشرک ابدالاباد جہنمی۔فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾

’’اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا، اس سے کم دوسرے جس قدر گناہ ہیں، وہ جس کے چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے۔‘‘

۲۔ مشرک اللہ کے ذمہ سے بری ہو جاتا ہے؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ﴾ [الحج 31]

’’جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں، یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔‘‘

۳۔ شرک سب سے بڑی گمراہی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا﴾ [النسا116]

’’اور جو اللہ کے ساتھ شریک بنائے تو یقیناً وہ بھٹک گیا، بہت دور بھٹکنا۔‘‘

۴۔ اعمال کی بربادی: مشرک انسان کے تمام نیک اعمال تباہ و برباد ہو جاتے ہیں؛ اسے کسی بھی عمل کا کوئی فائدہ آخرت میں نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ [الانعام 88]

’’یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے چلاتا ہے اور اگر یہ لوگ بھی شریک بناتے تو یقیناً ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔‘‘

۵۔ مشرک کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہوگا۔سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ .))

''جو شخص غیر اللہ کو پکارتے پکارتے مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' (رواہ البخاری)۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عبادت میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں شریک بنانا جیسے کسی کو پکارنا، سوال کرنا اور غیر اللہ کی دہائی دینا اور اس سے مدد طلب کرنا، وغیرہ، ایسا شخص جہنم میں داخل ہوگا جو اس طرح کے شرک کا مرتکب ہوگا۔

غیر اللہ کو ''نِد'' قرار دینے کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

۱۔ غیر اللہ کو تمام عبادات میں یا کسی خاص عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اس کو شرک کہتے ہیں۔

۲۔ دوسری قسم شرکِ اصغر ہے جیسے کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ ''وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور تم چاہو گے یا اگر اللہ تعالیٰ اور آپ نہ ہوتے تو، یا ریاکاری اور دکھلاوا وغیرہ۔ کیونکہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو کہا تھا کہ: ''جو اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ چاہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے۔ بلکہ وہی ہوگا جو صرف اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے گا۔''

❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوواں مقالہ:

بعض شرکیہ امور پر ردّ

ا: غیر اللہ کی عبادت بجا لانا:

جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ﴾. [المؤمنون: 117]

''اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے رب پر ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔''

۲: غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا:

ذبح کرنا عبادت کا کام ہے۔ غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا جائز نہیں۔ اصل میں ذبح کی تین اقسام ہیں:

ا۔ مشروع ذبح۔ ۲۔ مباح ذبح۔

۳۔ شرکیہ ذبح۔

ا۔ **مشروع ذبح**: مثال کے طور پر:

اَ۔ قربانی۔

ب۔ اللہ کے لیے نذر [منت] کا جانور ذبح کرنا۔

ج۔ حج کی قربانی۔

د۔ حج میں فدیہ کا جانور۔

ھ۔ بچے کی طرف سے عقیقہ۔

و۔ قربت الٰہی کے لیے صدقہ۔

یہ ذبح عبادت کا کام ہے۔ جس کی وجہ سے اجر ملے گا۔

۲۔ **مباح ذبح**: مثال کے طور پر:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أ:...... جیسے قصائی کا گوشت فروخت کے لیے جانور ذبح کرنا۔

ب:...... اپنے کھانے کے لیے جانور ذبح کرنا۔ اس قسم کا ذبیحہ بھی اگر کسب رزق حلال اور حقوق العباد کی ادائیگی کی نیت سے ہو تو اس پر اجر و ثواب ملے گا۔

۳۔ شرکیہ ذبح: مثال کے طور پر:

أ:...... بتوں کے نام پر ذبح کرنا۔

ب:...... جنات کے خوف سے ان کے شر سے بچنے کے لیے ذبح کرنا۔

ج:...... قبروں، درگاہوں یا آستانوں پر اہل قبور کی خوشنودی کے لیے ذبح کرنا۔

د:...... نئے گھر میں رہائش سے قبل جنات سے حفاظت کے لیے جانور ذبح کرنا۔

تیسری قسم کے ہر ذبیحہ میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ جس کے لیے ذبح کیا جا رہا ہے؛ اس سے کسی قسم کا نفع [مافوق الاسباب] مطلوب ہے؛ یا اس کے شر سے بچنے کے لیے ایسا کیا جا رہا ہے۔ پس اس عقیدہ کے ساتھ غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا شرک اکبر میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ [الانعام: 162: 163]

”فرمائیے! میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العلمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔“

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے، فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ .)) [رواہ مسلم]

”اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا۔“

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ﴾ [البقرۃ:173]

"بے شک اس نے حرام کر دیا ہے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور وہ جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔"

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ سے مراد وہ جانور ہے جس پر اللہ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور یہ مجوسی، بت پرست اور معطّل کا ذبیحہ ہے۔ بت پرست اپنے بت کے لیے ذبح کرتا ہے، مجوسی آگ کے لیے اور معطل کا کسی چیز پر اعتقاد نہیں ہوتا وہ صرف اپنی ذات کے لیے ذبح کرتا ہے۔" [قرطبی، الجامع لأحکام القران 223 : 2]

اگر جانور کسی صاحب قبر؛ جن، شیطان یا دیگر خوف سے اس لیے ذبح کیا جا رہا ہے کہ وہ مافوق الاسباب نفع ونقصان پہنچانے پر قادر ہیں۔ پس ان سے نفع کے حصول اور شر سے نجات کی امید پر ذبح کیا جائے، بھلے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کیوں نہ کہا جائے؛ تو یہ عمل شرک ہوگا اور یہ ذبیحہ از روئے نص حرام ہوگا۔ لیکن اگر صدقہ وخیرات اور نذر و نیاز اور صدقہ وخیرات کے لیے جانور خرید کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کر دیا جائے اور اس کا ثواب کسی بزرگ یا اپنے عزیز ورشتہ دار کے نام کر دیا جائے تو یہ عمل حرام اور شرک نہیں۔ ہاں اس میں اختلاف ہے کہ کیا اس طرح ایصال ثواب ہوگا یا نہیں؟ اہل سنت کا حق مذہب یہ ہے کہ ایصال ثواب ہوتا ہے۔

سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایک شخص صرف ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا اور ایک جہنم میں چلا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کیسے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بڑا بت تھا۔ وہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے نہ گزر سکتا تھا چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ یہاں ہمارے بت پر چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انھوں نے کہا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا اگرچہ ایک مکھی پکڑ کر ہی چڑھا دو۔ اس مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھاوا اس کی بھینٹ کر دیا اور انھوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اس مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ دوسرے شخص سے کہنے لگے کہ تم کسی چیز کا چڑھاوا چڑھا دو تو اس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا۔ یہ جواب سنتے ہی انہوں نے اس مرد موحد کو شہید کر دیا تو یہ سیدھا جنت میں پہنچا۔'' [رواہ احمد]

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ نامی مقام پر جا کر چند اونٹ ذبح کرے گا اس نذر کے ماننے والے نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہاں کوئی بت تھا جس کی مشرک پوجا کرتے تھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ نہیں۔

آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا کہ کیا وہاں مشرکین کا میلہ لگتا تھا؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کر لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں ہے۔ اور نہ وہ نذر پوری کرنا صحیح ہے جو انسان کی ملکیت میں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ ان مشرکین کو جو غیر اللہ کی عبادت کرتے اور غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں، خبردار کر دیں کہ میں نے اپنی نمازوں کی ادائیگی اور جانوروں کے ذبح کرنے کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کر لیا ہے اور میں نے یہ محض اس لیے کیا ہے کہ مشرکین، بتوں کی پوجا کرتے اور ان کے نام سے جانور ذبح کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے عمل کی مخالفت اور ان کے کردار سے دامن بچا کر رکھنے کا حکم دیا ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾

''پس آپ اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کہا ہے کہ جیسے وہ نماز، روزہ وغیرہ احکام پر عمل کر کے تقرب الی اللہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اسی طرح وہ جانور وغیرہ کو بھی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ذبح کر کے تقرب حاص کریں۔ مقصد یہ ہے کہ تمام قسم کی عبادات کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کر لیں کیونکہ جب وہ غیر اللہ کے تقرب کے لیے جانور وغیرہ ذبح کریں گے تو اس کا مطلب صاف یہ ہوگا کہ انہوں نے اس عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک ٹھہرالیا ہے اور لفظ لاشریک لہٗ اس کی کھل کر تردید کر رہا ہے۔

بدنی اور جسمانی عبادات میں نماز کو اور مالی عبادات میں قربانی اور ذبح کو اوّلیت حاصل ہے۔ اگر ہم رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت پر غور کریں تو آپ ﷺ کی زندگی میں یہی دو عبادتیں نمایاں نظر آتی ہیں۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)).

''۱:...... جو شخص غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۲:...... جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۳:...... جو شخص مُحدث (یعنی بدعتی) کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۴:...... جو شخص زمین کے نشانات کو مٹائے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت۔''

فطری خوف سے ذبح: ...... اگر انسان کے گھر میں چور یا ڈاکو آدھمکیں اور صاحب خانہ کو کہیں کہ فلاں جانور ذبح کر کے کھلاؤ؛ ورنہ ہم ایسی تیسی کر دیں گے۔ تو اب چونکہ نقصان پہنچانے کے اسباب بدرجہ اتم موجود ہیں اور خوف فطری ہے؛ تو اگر یہ انسان ان کے شر سے بچنے کے لیے جانور ذبح کر دے تو اس قسم کا ذبح کرنا شرک نہیں ہوگا۔

۴: غیر اللہ کے نام کی دہائی دینا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ﴾ [اسراء 57،56]

”فرمادیجیے: انہیں پکارو جن کو تم اللہ کے علاوہ کچھ سمجھتے ہو! لیکن یاد رکھو نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ (پکارے جانے والے) اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں۔ کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ [یونس: 106– 107]

”اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو مت پکارو، جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں ہو جاؤ گے اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے علاوہ کوئی اور اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو ہٹانے والا کوئی نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے۔ اور وہ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔“

۴: غیر اللہ کی نذر:

جان لیجیے کہ نذر ماننا اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کا کام ہے؛ یہ کام اللہ کے علاوہ کسی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جو کوئی غیر اللہ کے لیے نذر مانتا ہے وہ شرک اکبر کا ارتکاب کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ [الدھر: 7]

''یہ وہ لوگ ہوں گے جو نذر پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ﴾

''تم نے جو کچھ خرچہ خرچ کیا ہو، اور جو نذر بھی مانی ہو بیشک اللہ کو اسکا علم ہے۔''

یہ آیت کریمہ نذر پوری کرنے کے وجوب پر دلالت کناں ہے کیونکہ نذر کا پورا کرنا عبادت کے قبیل سے ہے۔ صحیح بخاری میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ .))

''جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نافرمان نہ بنے۔''

علمائے کرام رحمہم اللہ کا اس پر اجماع ہے کہ جو نذر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مانی گئی ہو، جیسے کوئی یہ کہے کہ: ''اگر میرے مریض کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی تو میں اتنا مال صدقہ کروں گا'' تو ایسی نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔ اگر اس نے کسی چیز کے حصول پر ایفائے نذر کو معلق رکھا تو اس کے حاصل ہونے کے بعد نذر پوری کرے۔

نذر کب شرک ہوگی؟

جب غیر اللہ کی تعظیم اور تقرب کے لیے کوئی منت [نذر] مانے تو وہ شرک ہوگی۔ اس کی مثال:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مثلاً: کوئی شخص یوں کہے: ''اگر اللہ تعالیٰ نے مریض کو شفاء دے دی؛ تو میں فلاں ولی کی قبر پر اتنے بکرے چڑھاؤں گا یا اتنا مال وہاں پیش کروں گا۔''

۲۔ اگر میرے گھر بچہ پیدا ہوگیا تو میں فلاں ولی کی درگاہ یا مزار پر جا کر ایک جانور ذبح کروں گا۔

۳۔ یا یوں کہے کہ: فلاں ولی کے لیے یا فلاں جن کے لیے میں اتنی منت دوں گا یا اتنے جانور ان کے نام پر ذبح کروں گا۔ جو شخص قبر وغیرہ کے لیے تیل کی نذر مانے تاکہ قبروں پر دیئے جلائے؛ جیسا کہ بعض گمراہ لوگوں کا عقیدہ ہے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ ان کے ہاں نذر قبول کی جاتی ہے ایسی نذر مسلمانوں کے نزدیک بالاتفاق معصیت اور گناہ کا کام ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ یہ جو کہا جاتا ہے نذر اللہ اور نیاز حسین؛ فلاں پیر صاحب کی نذر و نیاز؛ بابا صاحب کا نذرانہ؛ یہ سب غلط اور توحید کے منافی امور ہیں۔

۵: غیر اللہ سے مانگنا اور دعا کرنا:

دعا کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ دعائے عبادت ۲۔ دعائے سوال

قرآنِ کریم میں یہ دونوں ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوئی ہیں اور بعض اوقات بیک وقت دونوں مقصود ہوتی ہیں۔ دعائے سوال یہ ہے کہ کوئی شخص کسی تکلیف اور مشکل سے نجات کا طلبگار ہو یا کسی منافع کا خواہشمند ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی سخت مذمت فرمائی ہے جو اللہ کے علاوہ ایسے افراد سے طالبِ دعا ہو جو کسی نفع یا نقصان کے قطعاً مجاز نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [یونس۔106]۔

''اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکارو جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان، اگر تو ایسا کرے گا ظالموں میں سے ہوگا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہر دعا عبادت ہے، جو مستلزم ہے دعائے سوال کو اور ہر دعا سوال ہے جو متضمن ہے دعائے عبادت کو۔‘‘

دعائے سوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [الاعراف:55]

’’اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ٥ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ﴾ [الاحقاف:5تا6]

’’آخر اس سے زیادہ بہکا ہوا انسان کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔ اور جب تمام انسان جمع کیے جائیں گے، اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور اُن کی عبادت کے منکر ہوں گے۔‘‘

اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ﴾ [الانعام:41،40]

’’ذرا سوچ کر بتاؤ اگر تم پر اللہ کی طرف سے کوئی بڑی مصیبت آجاتی ہے یا آخری گھڑی آپہنچتی ہے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہو بولو اگر تم سچے ہو تو اس وقت تم اللہ ہی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو تم پر سے ٹال دیتا ہے ایسے موقعوں پر تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بھول جاتے ہو۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ علماء و مشائخ اور اولیاء و صالحین کے بارے میں حد سے زیادہ تجاوز کرنے اور ان کی شان میں غلو کرنے کی وجہ سے غیر اللہ کو پکارنے اور انہیں اپنا حاجت روا و مشکل کشا سمجھنے اور ان کے سامنے جبین نیاز خم کرنے کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں نے سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق انتہائی غلو سے کام لیا؛ انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دینے لگے۔ یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کو بیٹا قرار دیا۔

اور اسلام میں پہلے کچھ لوگوں نے ایک سازش کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے متعلق انتہائی غلو کرتے ہوئے انہیں حاجت روا اور مشکل کشا قرار دیا۔ بعض لوگ حد سے تجاوز کرتے ہوئے آپ کو خدا اور رب قرار دینے لگے۔ اور بعض لوگ تمام امور کائنات پر ان کا تصرف ماننے لگے۔ اس کے بعد اولیاء و صالحین کی ایک جماعت کے متعلق اس قسم کے خرافات عقائد سامنے آئے جن کا اصل اسلام سے دور کا تعلق بھی نہیں تھا۔

پس ہر وہ شخص جو کسی نبی، رسول یا کسی صالح انسان؛ یا کسی ولی کے بارے میں غلو سے کام لیتا ہے اور اُلوہیت کا کوئی انداز ان میں تصور کرتا ہے، مثلاً یہ کہتا ہے کہ: ''اے حضرت میری مدد کیجیے، یا میری فریادرسی کیجیے یا مجھے رزق دیجیے یا میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

[جیسا کہ ہمارے جہلاء بھی کہتے ہیں: یا گیارھویں والے بچانا؛ یا پنجتن پاک مدد کرنا] یا کہتا ہے کہ: فلاں پیر ہمارا حاجت روا ہے؛ فلاں ولی مشکل کشا ہے؛ فلاں صاحب داتا ہے۔ فلاں صاحب نے کائنات تھام رکھی ہے۔ یاد رہے کہ اس قسم کے تمام اقوال محض شرک اور ضلالت ہیں۔ اس قسم کے الفاظ کہنے والے سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔ اگر ایسا انسان اپنے اس خرافات عقیدہ سے توبہ کیے بغیر مر گیا تو وہ ابد الاباد جہنمی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے دعوت توحید کے لیے تو انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور کتابیں نازل فرمائیں کہ صرف اس ایک اللہ کی عبادت کی جائے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ پکارا جائے۔''

سو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو معبود قرار دیتے تھے، مثلاً عیسیٰ علیہ السلام، یا حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیر علیہ السلام یا دیگر کسی نبی یا ولی یا ملائکہ اور اصنام وغیرہ کو، تو ان کا یہ عقیدہ ہرگز نہ تھا کہ یہ کسی مخلوق کو پیدا کرتے ہیں یا بارش برساتے ہیں یا فصلیں وغیرہ اُگاتے ہیں۔ بلکہ وہ ان کی عبادت اس لیے کرتے اور ان کی قبروں کو اس لیے پوجتے تھے یا ان کی تصویروں کے سامنے جھکتے تھے کہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اولیاء اللہ مقربین میں سے خیال کرتے تھے۔ یہ بات درست ہے کہ وہ حقیقت میں اولیاء اللہ ہی تھے۔ مگر اس کے ساتھ دوسرا غلط عقیدہ یہ ملاتے تھے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ تک ہماری رسائی کرواتے ہیں اور اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو رد نہیں کرتے۔ قرآن مجید اس کی وضاحت ان الفاظ میں کرتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ [الزمر.2]

”ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ تک ہماری رسائی کرادیں۔“

اور ان کے سفارشی ہونے کے عقیدہ کے متعلق فرمایا:

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [یونس 10]۔

”اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔“

یہی حال مسلمانوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور دوسرے اولیاء و صالحین کے ساتھ روا رکھا ہے اور کہتے ہیں: یہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے لے کر دیتے ہیں۔ ہماری التجاء ان کے آگے اور ان کی عرضی رب کے آگے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو کتنے روشن الفاظ میں واضح کیا ہے؛ فرمایا:

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّحِيمُ﴾ [یونس:107]

''اور اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

٦: غیر اللہ کی قسم کھانا:

جیسے کعبہ کی قسم، زندگی کی قسم، سر کی قسم، یا نبی کریم ﷺ کی قسم کھانا، باپ دادا کی قسم کھانا کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ سراسر حرام ہے، اس لیے کہ قسم ایک طرح کی تعظیم ہے؛ اگر یہ تعظیم ایسے کر رہا ہو جو کہ عبادت کے درجہ تک پہنچتی ہو؛ گویا کہ وہ اس کی ایسے عظمت بجالاتا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت یا اس سے بھی سخت۔ تو ایسا کرنا شرک اکبر ہے۔ ایسی تعظیم اللہ کے سوا کسی اور کیلیے قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ) (الترمذی وصححہ الألبانی)۔

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ .))(رواہ البخاری)

''جس نے قسم کھانی ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے، یا پھر خاموش رہے۔''

غیر اللہ کی قسم کا کفارہ:...... کسی کی تعظیم بجالاتے ہوئے غیر اللہ کی قسم کھانا شرکِ اکبر ہے۔ بلانیت وارادہ غیر اللہ کی قسم کے الفاظ زبان سے ادا ہو جائیں تو اس کا کفارہ ادا کیا جائے؛ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .)) [البخاری]

''جس نے قسم اٹھائی اور اپنی قسم میں یوں کہا: لات وعزی کی قسم؛ تو اسے چاہیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لا الہ الا اللہ کہے۔''

فائدہ: ......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ مَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ وَمَنْ لَّمْ يَرْضَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ .))۔

''اپنے باپ دادوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔ جو اللہ کی قسم کھائے وہ سچ بولے۔ اور جس کے لیے اللہ کی قسم کھائی ء، اُسے راضی رہنا چاہیے اور جو راضی نہ ہو، وہ عباد اللہ (اللہ کے نیک بندوں) میں سے نہیں ہے۔'' (رواه ابن ماجه بسند حسن)

۷: شرکیہ الفاظ:

بعض لوگوں کی زبانوں پر شرکیہ الفاظ رائج ہوتے ہیں ،جیسے کسی انسان کا یہ کہنا: (مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ) جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں، یا اسی طرح یہ کہنا کہ اگر اللہ اور آپ نہ ہوتے ،میرے لیے تو صرف آپ ہیں اور اللہ ہے، ایسا تو اللہ اور آپ کی برکتوں کی وجہ سے ہے ، وغیرہ ۔ یہ سب شرکیہ الفاظ ہیں۔ صحیح جملہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا، اگر اللہ نہ ہوتا اور پھر فلاں شخص نہ ہوتا وغیرہ ۔اس جملہ میں اصل قوت اور قدرت وتصرف کا اثبات اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

جو اللہ چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں کے الفاظ زبان سے نکالنا شرک ہے۔ زمانہ نبوی کے یہودی اور عیسائی بھی ان الفاظ کو شرک قرار دیتے تھے۔سیدہ قتیلہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہا:

((اِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ . وَ تَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ . فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ وَ اَنْ يَّقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ .)) (رواه النسائي و صححه)۔

''بیشک تم لوگ بایں طور مرتکب شرک ہوتے ہو کہ کہتے ہو، جو اللہ چاہے اور تم چاہو۔ نیز کہتے ہو کعبہ کی قسم۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب وہ قسم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا چاہیں تو (کعبہ کی قسم نہ کہیں بلکہ) ربّ کعبہ کی قسم کہیں اور یہ کہیں کہ جو اللہ چاہے اور پھر آپ چاہیں۔"

یہ واضح رہے کہ تمام مخلوق بشمول انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیاء و صالحین کے ارادے اور چاہتیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور چاہت کے تابع ہیں۔ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ اس بارے میں انبیاء اور اولیاء سب اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کے ساتھ فقیر اور محتاج ہیں۔ پس انسان کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ فلاں بابا کی منشاء و مرضی سے ایسے ہوا؛ یا فلاں ولی راضی ہوجائے گا تو میرا کام ہوجائے گا۔ جیسے لوگ کہتے ہیں: مولا پنجتن پاک کرم فرمائیں گے تو ایسا ضرور ہوگا۔ پیرو مرشد کی نظر کرم سے ایسے ہوگیا؛ یا ہوجائے گا۔ واضح رہے کہ اللہ کی مرضی اور چاہت کے بغیر کسی بھی انسان کا کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [التکویر:29]

"اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ ربّ العالمین نہ چاہے۔"

۸: تعویذ گنڈہ لٹکانا:

نظر بد وغیرہ سے بچنے کیلیے تعویذ، گنڈہ، گھونگھا، سیپ، کوڑی یا اس طرح کی دیگر چیزیں لٹکانا شرک کے وسائل میں سے ہے۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سب چیزیں آفت و مصیبت ٹالنے یا دور کرنے کے وسائل ہیں تو ایسا عقیدہ رکھنا شرکِ اصغر ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کا تعلق غیر اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ اور اگر بذات خود ان کے مؤثر ہونے کا عقیدہ ہو تو یہ عین شرک ہے۔ جیسے بعض لوگ پتھروں میں تاثیر مانتے اور ان کی انگوٹھیاں پہنتے ہیں۔ اور بعض دیہاتی لوگ بچوں کی ٹوپیوں کے ساتھ اور گلے میں سیپیاں اسی عقیدہ سے لٹکاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جس نے کسی آدمی کے گلے سے تعویذ کاٹ دیا توڑ کر پھینک دیا تو یہ فعل ثواب میں ایک غلام آزاد کرنے جیسا ہے۔"

برادران محترم! ہمیں اپنے ایمان و عقیدہ کی سلامتی کے لیے توحید کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں توحید خالص کی نعمت عطا فرمائے اور ہمیں ہر قسم کے شرک و شر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محفوظ رکھے، آمین۔ رفع بلا اور دفع مصائب کے لیے چھلا پہننا، گلے میں دھاگے ڈالنا؛ کوڑی یا سیپ لٹکانا؛ یا پھر کڑے پہننا شرک ہی کی ایک قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ [الزمر:38]

''ان سے کہو، جب حقیقت یہ ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا تمہاری یہ دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، مجھے اس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچالیں گی؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکیں گی؟ بس ان سے کہہ دو کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ بھروسہ کرنے والے اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلہ دیکھا۔ تو آپ نے اس سے پوچھا:

((مَا هٰذِهٖ؟)) قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ۔ فَقَالَ:((اَنْزِعْهَا فَاِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا فَاِنَّكَ لَوْمُتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا اَفْلَحْتَ اَبَدًا .))

[رَوَاهُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ لَا بَاْسَ بِهٖ]

''یہ کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اُتار دے، یہ تجھے کمزوری کو سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اگر اس چھلہ کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا۔''

مسند احمد میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ وَ مَنْ تَعَلَّقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ وفي رواية مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ .))

''جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو پورا نہ کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔"

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں سیدنا ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:

((اَنَّهٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلًا اَنْ لَّا یَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ .))

"میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی ایسی رسی باقی نہ رہنے دی جائے (جو نظر بد وغیرہ کے سلسلے میں لوگ باندھ دیا کرتے تھے) اگر ہے تو اس کو کاٹ دیا جائے۔"

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اس قسم کے تعویذ گنڈے قطعاً ممنوع ہیں اگرچہ ان کا پہننے والا یہ خیال کرتا ہو کہ یہ صرف اسباب ہیں، حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی مصیبت کو دور کرنے والے اور مشکلات سے نجات دینے والے ہیں۔ اور یہ پتہ بھی چلتا ہے کہ اسباب بھی وہی اختیار کرنے چاہئیں جن کا شریعت اسلامیہ میں کوئی وجود ہو۔ تعویذ دھاگے اور صدف وغیرہ لٹکانا تو جاہلیت کی رسمیں ہیں جو کہ شرک کے کام ہیں؛ اگرچہ انسان ان کو نافع اور ضرر رساں نہ بھی خیال کرے۔ اس قسم کے اعمال کی برائی سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے اور اگر ہو سکے تو ہاتھ سے روک دے ورنہ زبان سے تو اس کے خلاف جہاد ضروری ہے۔

۹: جھاڑ پھونک اور دم:

جھاڑ پھونک کی دو اقسام ہیں:

۱۔ مشروع جھاڑ پھونک ۲۔ ممنوع جھاڑ پھونک۔

مشروع جھاڑ پھونک: وہ ہے جس میں باتفاق علماء تین شرائط پائی جائیں:

۱۔ واضح عربی زبان میں ہو، اور اس کا معنی سمجھا جا سکتا ہو۔ [اگر غیر عربی زبان میں ہو تو اتنا صاف اور واضح ہو کہ اس میں کو مشتبہ یا شرکیہ کلام نہ ہو نہ شرک کا شائبہ ہو]۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، یا اس کے اسماء وصفات پر مشتمل یا مشروع ومسنون وماثور اذکار و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائیں ہوں۔

۳۔ یہ کہ اس جھاڑ پھونک پر کلی اعتماد نہ کیا جائے، بلکہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ جھاڑ پھونک بذات خود موثر نہیں، بلکہ اس کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: ''تم اپنے منتر وغیرہ مجھ پر پیش کرو، ایسے منتر میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔'' [رواہ مسلم]

ممنوع جھاڑ پھونک: ...... جنات وملائکہ اور انبیاء واولیاء کے ناموں کے منتر بنا کر پڑھنا؛ یا ایسے منتر پڑھنا جن میں شرکیہ الفاظ ہوں، اور یا ایسے منتر پڑھنا جن میں غیر اللہ کو پکارا جاتا ہے؛ اور ان سے دعا اور شفا طلب کی جاتی ہے؛ یہ سب شرکِ اکبر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''بیشک جھاڑ پھونک کرنا، تعویذ باندھنا اور گنڈھے وغیرہ کرنا سب شرک کے کام ہیں۔'' [رواہ أحمد وأبوداؤد]

بعض علمائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ:

((وَالرُّقٰی هِیَ الَّتِیْ تُسَمَّی الْعَزَآئِمَ وَ خَصَّ مِنْهُ الدَّلِیْلُ مَا خَلَّ مِنَ الشِّرْكِ رَخَّصَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَیْنِ وَ الْحُمَةِ وَ التِّوَلَةُ شَیْءٌ یَصْنَعُوْنَهٗ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ یُحَبِّبُ الْمَرْاَةُ اِلٰی زَوْجِهَا وَالرَّجُلَ اِلٰی اِمْرَاَتِهٖ.))

''رُقٰی اور عزائم دونوں ہم معنٰی ہیں۔ شرکیہ تعویذات کے علاوہ نظرِ بد اور زہریلے کیڑے کے کاٹے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے رخصت دی ہے۔ تِوَلَہٗ وہ عمل ہے جسے اس خیال سے کیا کرتے تھے کہ اس سے مرد اور عورت میں باہم اُلفت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

عموماً جادو کی یہ وہ قسم ہے جس کے ذریعے عورتیں اپنے شوہروں کی نظر میں محبوب بننے کی سعی کرتی ہیں۔ شریعت مطہرہ میں ایسا کرنا حرام ہے۔ اور اس سے ایمان ختم ہو جائے گا۔ بعض اوقات اس جادو کے اثرات الٹ جاتے ہیں اور میاں بیوی کے مابین ایسی ناچاقی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی پیدا ہوتی ہے کہ وہ صرف طلاق پر ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کی جان لینے کے انجام تک جا پہنچتی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۱۰: علم غیب کا دعویٰ کرنا:

غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾ [النمل65]

"فرما دیجیے: آسمان والوں اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔"

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ بھی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ [لقمان:34]

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کریگا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مریگا، بلا شبہ وہی جاننے والا اور باخبر ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا علم غیب نہیں جانتا۔ نہ کوئی مقرب فرشتہ، نہ کوئی مرسل نبی، نہ کوئی عبادت گزار ولی اور نہ کوئی متبوع امام۔ ان میں سے کسی کے پاس بھی غیب کا علم نہیں ہے۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کسی رسول کے پاس غیب کی کچھ خبریں وحی کے ذریعہ بھیج دے تو اسے ان کا علم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو متعدد مرتبہ کفار و مشرکین کے مکر اور ان کی سازشوں سے باخبر کیا اور آپ کو قیامت کی نشانیوں سے بھی مطلع کیا۔

غیب کی خبریں بتانے والوں کی اقسام:

۱۔ جو جنات وغیرہ کے ذریعہ سے غیب کی خبریں بتاتا ہے، وہ کاہن کہلاتا ہے۔

۲۔ جو زمین پر لکیریں لگا کر غیب کی خبریں بتاتا ہے، اسے رمال کہا جاتا ہے۔

۳۔ جو ستاروں میں دیکھ کر غیب کی خبریں بتاتا ہے، اسے نجومی کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جو چوری شدہ یا گمشدہ مال کی خبریں خفیہ طریقہ سے بتائے اسے عراف کہا جاتا ہے۔

۱۱: ہتھیلیاں پڑھنا:

ہاتھوں کی لکیریں پڑھ کر اس کے ذریعہ مستقبل کا حال بتانا، پانی بھرے پیالہ میں غور سے دیکھ کر یا ستاروں کی مدد سے پیشین گوئی کرنا، کہانت اور جادوگری کے ذریعہ غیب کی خبروں کا دعوی کرنا یہ تمام چیزیں سراسر جھوٹ اور مکر اور کبیرہ گناہ ہیں۔

اگر دھوکہ باز جادوگر اور شعبدہ باز گم شدہ چیزوں یا بعض بیماریوں کے اسباب کے بارے میں صحیح معلومات فراہم کر دیں تو یہ ان کا علم غیب نہیں ہوتا بلکہ وہ یہ معلومات جنات اور شیاطین سے حاصل کرتے ہیں۔ بعض ضعیف العقیدہ لوگ قیافہ شناسوں اور نجومیوں کے پاس جا کر ان سے اپنے مستقبل اور اپنی ہونے والی شادی اور بیوی وغیرہ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ایسا کرنا سراسر حرام ہے۔ اور علمِ غیب کا مدعی اور اس کی تصدیق کرنے والا دونوں مشرک و کافر ہیں۔ یہی حکم اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والے برجوں کو ان مقاصد کے لیے دیکھنے یا ان سے آئندہ پیش آنے والے امور کے متعلق دریافت کرنے کا ہے۔ غرض یہ کہ علمِ غیب کے مدعی سے کچھ پوچھنا اور اس کی تصدیق کرنا سراسر حرام اور کفر ہے۔

۱۲: جادو:

جادو کی دو اقسام ہیں:

اَ۔ **شرک اکبر:**...... وہ جادو جو کہ جنات یا شیاطین کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے، جس میں ان جنات و شیاطین کی عبادت کی جاتی ہے انہیں سجدہ کر کے ان کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے تاکہ اس جن یا شیطان کو اس آدمی پر مسلط کیا جائے جس پر جادو کیا جا رہا ہے۔ ایسا جادوگر کافر ہے، اس کو مرتد ہونے کی پاداش میں قتل کیا جائے گا۔

جادو کے کفر ہونے کی دلیل:...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ [البقرة 102]

''وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔"

ب: **گناہ اور نافرمانی:** ......وہ جادو جس میں گنڈے، دوائیں اور جڑیاں وغیرہ یا اس طرح کی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس میں ہاتھ کا کھیل اور نظر بندی بھی شامل ہے۔

جادو کی حقیقت مسلمہ ہے۔ جادو دلوں کو متاثر کرتا ہے اور انسانوں کو مریض بناتا؛ انہیں قتل کرتا اور زوجین کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا وہ کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے جواب دیا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو۔" (رواہ البخاری)

جادو میں کفر و شرک کا ارتکاب کر کے شیطانوں سے خدمت لی جاتی ہے۔ جادو میں علم غیب کا دعویٰ بھی پایا جاتا ہے جو کہ سراسر کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴾ [طه: 65]

"انہوں نے جو کچھ بنایا وہ محض جادوگر کا تماشہ ہے اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔"

جادوگر کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کیا تھا۔ حیرت کا مقام ہے کہ آج کل بہت سارے لوگ جادو کو بہت معمولی بات سمجھتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی تو اسے قابل فخر آرٹ اور فن شمار کیا جاتا ہے اور جادوگروں کو ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔ جادوگری کی محفلیں اور مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں، جس میں ہزاروں کی تعداد میں ہمت افزائی کرنے والے تماشہ بین لوگ شریک ہوتے ہیں۔ درحقیقت عقیدہ کے باب میں یہ ایک بہت بڑی سستی اور گھناؤنی غفلت ہے۔

جادو تڑوانے کا حکم: ......یعنی جادو کیے گئے انسان سے جادو ختم کروانے کے عملیات کروانا۔ یہ بھی شیطانی عمل اور حرام ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ:" هِیَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ .)) [رواہ احمد بسند جید ، و ابوداؤد]۔

'' رسول اکرم ﷺ سے نشرہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ شیطانی عمل ہے۔''

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی شخص سے جادُو دُور کرنے کو نشرہ کہتے ہیں اور یہ کام وُہی شخص کرسکتا ہے جو جادُو جانتا ہو۔ القاموس میں ہے کہ: اس سے شیطانی عمل سے ترتیب دیا گیا نشرہ مراد ہے جو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔

وہ نشانیاں جن کی وجہ سے کسی کے جادوگر ہونے کا پتہ چل سکتا ہے:

جب ان نشانیوں میں سے کوئی ایک نشانی پائی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا انسان بغیر کسی معمولی شک وشبہ کے جادوگر ہے:

۱۔ جب معالج انسان سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام دریافت کرے۔

۲۔ جب مریض کے آثار [مثلاً کپڑا، قمیص، رومال یا دیگر ایسی کوئی چیز] طلب کرے۔

۳۔ اگر وہ طلاسم وغیرہ لکھے۔

۴۔ جب ایسے منتر اور طلسم پڑھے جن کے معانی سمجھ میں نہ آتے ہوں۔

۵۔ کبھی کبھار کسی خاص قسم کا جانور بھی مانگا جاتا ہے تاکہ اس پر تکبیر پڑھے بغیر ذبح کرے، اور بسا اوقات اس کے خون کو تکلیف کی جگہ پر ملا جاتا ہے۔ یا پھر اس ذبح کردہ جانور یا مرغ وغیرہ کو ویرانے [یا قبرستان] میں پھینک دیا جاتا ہے [ایسا شیطان کو راضی کرنے کے لیے کرتے ہیں تاکہ وہ ان کے کام آسکے]۔

۶۔ مریض کو ایسے تعویذ یا کپڑا دینا جس پر کچھ مربع جات بنے ہوتے ہیں اور ان کے اندر گنتی یا کچھ مجہول چیزیں لکھی ہوتی ہیں۔

۷۔ مجہول اور ناقابل سمجھ منتروں سے دم کیا جائے۔

۸۔ مریض کو ایسے اوراق دیے جائیں کہ انہیں جلا کر ان کا دھواں سونگھے۔

۹۔ مریض کو کچھ ایسی [مجہول اور اوپری سی] چیزیں دی جائیں اور انہیں زمین میں دفن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کو کہا جائے۔

۱۳: کہانت:

کاہن وہ شخص ہوتا ہے جو شیاطین اور جنات سے اطلاع پاکر لوگوں کو ان کے مستقبل کی خبریں بتاتا ہے۔ جو کوئی ان کے پاس جائے، ان سے پوچھے اور پھر ان کی باتوں کی تصدیق کرے: تو ایسا کرنے والا نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا منکر ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((مَن أتىٰ كَاهِناً فَصدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَد كَفَرَ بِمَا أُنزِلَ عَلىٰ مَحَمَّد ﷺ.)) [رواه احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجه والدارمی]

''جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی باتوں کو سچ مان لیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے کفر کیا۔''

جو انسان ان کے پاس جائے اور کچھ پوچھے مگر اس کی تصدیق نہ کرے: تو ایسا کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ ایسا کرنے والے کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((مَنْ أَتىٰ عَرَّافاً فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِيْنَ يَوْماً.)) [مسلم]

''جو فال نکالنے والے کے پاس آیا اور اس سے کوئی چیز پوچھی، اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

وہ امور جن میں شرک کا پہلو غالب ہے:

اب شرک کی انواع کے تسلسل میں ان امور کا بیان ہوگا جو بذات خود اپنی شروط کے ساتھ جائز ہیں، مگر ان کا استعمال شرک میں زیادہ ہوتا ہے۔

۱۴: بدشگونی لینا:

نحوست پکڑنا اور بدفالی لینا دو وجہ سے توحید کے منافی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اس میں اللہ تعالیٰ سے بھروسہ ختم کر کے غیر اللہ پر بھروسہ قائم کیا جاتا ہے۔

۲۔ اس میں ایسی چیز سے تعلق قائم کیا جاتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں، بلکہ وہ محض وہم اور خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَلَآ إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الاعراف131]

''سن لو! ان کی نحوست تو اللہ ہی کے پاس ہے؛ لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عُدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَ لَا صِفْرَ .)) [متفق علیه]

''چھوت لگنا ، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ .)) [رواه أبو داؤد و الترمذي]

''بدشگونی لینا شرک کا کام ہے۔''

بدشگونی لینے والے کے احوال:

اوّل: ...... یہ کہ اس بدشگونی کو سنجیدگی سے لے، اور کوئی بھی کام کرنے سے باز آجائے تو یہ سب سے بڑی نحوست اور بدشگونی ہے۔

دوم: ...... یہ کہ وہ اس کام کو تو کر گزرے مگر اس میں رنجیدہ و پریشان اور کبیدہ خاطر رہے، اور یہ خوف محسوس کرتا رہے کہ کہیں یہ نحوست اس پر اثر انداز نہ ہو جائے۔ یہ بھی بدشگونی اور نحوست ہے، مگر پہلے سے کم درجہ کی ہے۔

اس کی ہر دو صورتیں توحید کی ناقض اور انسان کے لیے نقصان دہ ہیں۔

بد شگونی کا کفارہ: ......جس کے دل پر بدشگونی اثر کر جائے اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ . لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .))

''اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی بھلائی لانے والا نہیں اور تیرے علاوہ کوئی برائی کو ختم کرنے والا نہیں، اور نہ ہی نیکی کی کوئی قوت ہے تیری توفیق کے بغیر۔''

اور ایسے ہی یہ دعا بھی پڑھنی چاہیے:

((اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَ لَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ))۔

''اے اللہ، تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیرے پرند کے سوا کوئی پرند نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

نیک فال: ...... نیک فال وہ پاکیزہ کلمہ ہے جسے سن کر انسان کو خوشی محسوس ہو۔ ایسا کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَ يُعْجِبُنِى الْفَالُ .))

''اور مجھے فال پسند ہے۔''

بدشگونی اور نیک فال میں فرق:

بدشگونی اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور اس کی حق تلفی ہے۔ جس میں دل ایسی مخلوق کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے جو نہ ہی نفع دے سکتی ہے اور نہ ہی نقصان۔

نیک فال: ...... اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان ہے، جو کسی بھی حاجت کو رد نہیں کر سکتا۔

۱۵: نجوم:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں: حضرت قتادۃ رحمہ اللہ نے فرمایا:

((خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ زِينَةً لِّلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ عَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا . فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيْهَا غَيْرَ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَ أَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَ كَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ .))۔

''اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیزوں کے لیے پیدا فرمایا ہے:

(۱) ...... آسمان کی زینت کے لیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)......شیاطین کو مارنے کے لیے۔

(۳)......اور سمندر و خشکی میں راستے معلوم کرنے کے لیے۔

جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور مطلب لیتا ہے وہ خطا کار ہے۔ اس نے اپنا حصہ شرعی ضائع کر دیا اور خود کو اس تکلف میں ڈال دیا، جس کا اسے کوئی علم نہیں۔''

سوال: ......نجومیوں کی بعض باتیں درست ثابت ہوتی ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ......نجومیوں کی بعض باتیں بھی کاہنوں کی طرح ہوتی ہیں۔ [انہیں بھی ان کا شیطان یا جن ساتھی آسمانوں کی خبریں چرا کر بتاتا ہے۔ تو وہ] ایک درست بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بولتے ہیں۔ ان کی درست بات کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ وہ بر بنائے علم درست ہے بلکہ وہ اتفاقاً درست ثابت ہو جاتی ہے اس میں نجومی کا کمال نہیں ہے۔ پس جو شخص ان کو سچا سمجھتا ہے وہ آزمائش اور فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

صحیح علم نجوم: ......ستاروں کی حرکت سے دینی مصلحتوں پر استدلال کرنا۔ ایسا کرنا مطلوب ہے۔ اس کی مثال: ستاروں کے ذریعہ قبلہ رخ کی معرفت حاصل کرنے پر اور دوسری دنیاوی مصلحتوں پر استدلال کرنا۔ اس کی دو اقسام ہیں:

أ۔ مختلف جہات کی معرفت پر استدلال کرنا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

ب۔ موسم پر استدلال کرنا۔ صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

حرام اور شرکیہ علم نجوم: ......

۱۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ ستارے مؤثر فاعل ہیں، [اور ان کی وجہ سے حوادث اور شر پیدا ہوتا ہے] یہ شرک اکبر ہے۔

۲۔ علم نجوم کو ایسا سبب بنا لینا جس کی بنا علم غیب کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنا کفر اکبر ہے۔

۳۔ ستاروں سے خیر و شر کے پیدا کرنے میں تاثیر کا اعتقاد رکھنا، حالانکہ فاعل حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے۔ ایسا کرنا حرام اور شرک اصغر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦: تبرک:

تبرك کا معني: ......لغت میں: کسی چیز کا زیادہ ہونا اور اس کا ثابت رہنا۔

شرع میں تبرك: ...... برکت کی طلب، اور اس کی امید اور تبرک کا اعتقاد۔

تبرک کی اقسام: تبرک کی دو اقسام ہیں:

۱۔ مشروع تبرک: ۲۔ ممنوع تبرک:

اول:...... مشروع تبرک:

۱۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اور آپ کے جسد اطہر سے منفصل ہونے والی چیزوں سے تبرک حاصل کرنا۔ تبرک کی یہ قسم رسول ﷺ کی حیات مبارک کے ساتھ خاص تھی۔

۲۔ مشروع اقوال واعمال سے تبرک: یعنی وہ اعمال و اقوال جن سے انسان کو خیر و برکت حاصل ہو جائے؛ جیسے قرآن مجید کی تلاوت، ذکرِ الٰہی، اور علم کی مجالس میں حاضری دینا۔

۳۔ ان مقامات سے تبرک حاصل کرنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے بابرکت بنایا ہے۔ جیسے: مساجد، اور مکہ اور مدینہ اور شام۔

ان جگہوں سے تبرک حاصل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ یہاں پر نیکیوں کے کام کیے جائیں [جن سے برکت پیدا ہو] ایسا نہیں کہ یہاں کی دیواروں؛ پتھروں اور ستونوں وغیرہ کو چھوا اور چوما جائے۔ [یا ان کے ساتھ اپنے گال ملے جائیں]۔

۴۔ ان اوقات سے برکت حاصل کرنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے فضل و برکت کے لیے خاص کیا ہے۔ جیسا کہ رمضان کا مہینہ؛ ذوالحجہ کے شروع کے دس دن۔ شب قدر، اور ہر رات کا آخری تہائی حصہ۔

وقت سے تبرک ایسے حاصل ہوگا کہ: فضیلت والے اوقات میں کثرت کے ساتھ نیکی کے کام کیے جائیں، اور مسنون طریقہ پر اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

۵۔ ان ماکولات ومشروبات سے برکت حاصل کرنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے بابرکت بنایا ہے: جیسے زیتون کا تیل، شہد، دودھ، کلونجی، اور آب زمزم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم:......ممنوع تبرک:

۱۔ ممنوعہ جگہوں اور جمادات سے تبرک حاصل کرنا: مثلاً :

❀ ان مقامات کی دیواروں اور دروازوں اور کھڑکیوں کو چھو کر ان سے برکت حاصل کرنا اور وہاں کی مٹی سے اپنے مریضوں کی شفایابی چاہنا جہاں کے متعلق برکت ثابت نہیں ہے۔

❀ انبیاء وصالحین کی قبروں اور مزارات سے تبرک کا عقیدہ رکھنا۔

❀ بعض تاریخی مقامات سے تبرک حاصل کرنا: جیسے نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش؛ غار حراء اور غار ثور۔

تبرک کے متعلق چند اہم قواعد:

۱۔ تبرک حاصل کرنا عبادت کا کام ہے۔ اور کوئی عبادت اس وقت نہیں کی جاسکتی جب تک اس کے متعلق شرعی دلیل موجود نہ ہو۔

۲۔ ہر قسم کی برکت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی طرف سے ہے؛ وہی اس کا کلی مالک و مختار اور بخشندہ ہے۔ کسی غیر سے برکت طلب نہیں کی جاسکتی۔ آج کل ہر ایرے غیرے سے جو تبرک حاصل کیا جاتا ہے، اور پھر ان تبرک کی چیزوں کو بذات خود مؤثر سمجھا جاتا ہے؛ ایسا کرنا شرک کے زمرہ میں آتا ہے۔

۱۷۔ شفاعت:

شفاعت کی دو اقسام ہیں:

۱۔ منفی شفاعت۔ ۲۔ مثبت شفاعت۔

منفی شفاعت: ......وہ جو غیر اللہ سے طلب کی جائے، اور اس پر اللہ کے علاوہ کوئی بھی قادر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنۡ ظَهِيۡرٍ ٥ وَ لَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ قَالُوۡا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمۡ قَالُوا الۡحَقَّ وَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ﴾

[سباء 22-23]

''فرما دیجیے: پکارو انہیں جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا معبود سمجھ بیٹھے ہو۔ وہ نہ آسمانوں میں کسی ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں نہ زمین میں۔ وہ آسمان و زمین کی ملکیت میں شریک بھی نہیں ہیں۔ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار بھی نہیں ہے۔ اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لیے نافع نہیں ہوسکتی بجز اس شخص کے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔ حتی کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ (سفارش کرنے والوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا جواب دیا؟ وہ کہیں گے کہ ٹھیک جواب ملا ہے اور وہ بزرگ و برتر ہے۔''

مثبت شفاعت:...... جو شفاعت اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے؛ اسکی شرائط یہ ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاعت کرنے والے کو شفاعت کی اجازت۔

اس کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ﴾ [البقرة 254]

''کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے۔''

۲۔ شافع اور مشفوع سے اس کی رضامندی۔ اس کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَ رَضِىَ لَهٗ قَوۡلًا ٥ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ مَا خَلۡفَهُمۡ وَ لَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا﴾ [طه 109-110]

''اس روز شفاعت کارگر نہ ہوگی، اِلا یہ کہ کسی کو رحمان اس کی اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند کرے وہ لوگوں کا اگلا پچھلا سب حال جانتا ہے اور دوسروں کو اس کا پورا علم نہیں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَّأْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَرْضٰى﴾ [النجم 26]

''اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے چاہے اور (جسے) پسند کرے۔''

سب سے بڑی شفاعت رسول اللہ ﷺ کی ہوگی؛ جس کے مراحل بذیل ہیں:

۱۔ پہلا مرحلہ شفاعت کبریٰ ہے، جس سے اولوالعزم انبیاء علیہم السلام بھی گھبرا جائیں گے۔ حتی کہ معاملہ رسول اکرم ﷺ تک آ پہنچے گا؛ رسول ﷺ فرمائیں گے:

((أَنَا لَهَا .)) . ''یہ میرا ہی کام ہے۔''

یہ واقعہ اس وقت پیش آئے گا جب لوگ یکے بعد دیگر تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کے لیے عرض کریں گے کہ اس مقام کے عذاب سے لوگوں کو نجات ملنی چاہیے۔ یہ شفاعت لوگوں کا حساب و کتاب اور محشر کے دوسرے مراحل شروع ہونے کے لیے ہوگی؛ تا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم فرمادیں اور حساب شروع ہو جائے۔

۲۔ دوسری شفاعت دخولِ جنت کی ہوگی۔ اس کا مفصل بیان سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جو صحیحین میں مروی ہے۔ اور گذشتہ سطروں میں گزر چکی ہے۔ امت محمد کی ایک جماعت اس کے نتیجہ میں بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگی۔

۳۔ تیسری شفاعت ان لوگوں کی ہوگی جو اُمت محمد ﷺ میں سے ہونگے مگر اپنے گناہوں کی پاداش میں دخولِ جہنم کے مستوجب قرار پا جائیں گے لیکن رسول اکرم ﷺ جہنم میں داخل ہونے سے پہلے ان کی شفاعت کریں گے تا کہ یہ لوگ دوزخ میں نہ جا سکیں۔

۴۔ چوتھی شفاعت: ان اہل توحید گنہگاروں کے لیے ہوگی جن کے اچھے اور برے اعمال برابر ہوں گے؛ اس شفاعت کے نتیجہ میں وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ پانچویں شفاعت: ان اہل توحید کے لیے ہوگی جو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کی سزا بھگت رہے ہوں گے۔ احادیث متواترہ، اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم، اور اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ اہل توحید اپنے گناہوں کی وجہ سے سزا بھگتیں گے۔ جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں ان نفوس قدسیہ نے ان کو بدعتی قرار دیا ہے، ان کی مذمت کی ہے اور ان کو گمراہ ٹھہرایا ہے۔

۵۔ چھٹی شفاعت: صرف اہل جنت کے لیے ہوگی تاکہ ان کے اجر میں اضافہ کیا جائے اور ان کے درجات بلند کیے جائیں۔ اس شفاعت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مذکورہ بالا پانچوں اقسام صرف ان مخلصین کے لیے ہیں جنہوں نے کسی غیر اللہ کو نہ اپنا کارساز بنایا اور نہ شفاعت کنندہ سمجھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ [الانعام:51]

''اور آپ قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو ڈرائیں جو اپنے رب کی طرف جمع کیے جانے سے ڈرتے ہیں کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز اور سفارشی نہ ہوگا تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔''

۶۔ ساتویں شفاعت: اہل جہنم کفار کے عذاب میں تخفیف کی شفاعت: اور یہ صرف ابو طالب کے لیے خاص ہے۔

ایک مفید بحث:

شفاعت کا عقیدہ شروع سے لے کر آج تک زیر بحث رہا ہے۔ قرآن میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شفاعت وہ ہے جسے شفاعت قہری کہا جاتا ہے؛ جس میں لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ ہمارا شافع اور سفارشی ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے چھڑا لے گا؛ یا ہمارے کام آئے گا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [یونس:18]

''یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نقصان دے سکتے ہیں نہ فائدہ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

یہی حال وحکم ان لوگوں کا بھی ہے جو قبروں اور مزارات پر حاضریاں دیتے ہیں، وہاں وہ عبادات بجالاتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے لائق ہیں جیسے دعا، نذر ونیاز، ذبح وفریاد کرنا، قبروں کے گرد طواف کرنا۔ یہ سب کام وہ اس امید پر کرتے ہیں کہ قبروں اور مزاروں والے اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی سفارش کریں گے۔ موجودہ دور میں سب سے زیادہ واقع ہونے والا اور سب سے زیادہ خطرناک اسلام کا مخالف اور ناقض فعل یہی ہے۔ کیونکہ اسلام کے بہت سے نام لیواؤں نے جو اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اپنے اور اپنے رب کے درمیان بہت سے وسیلے اور ذریعے بنا رکھے ہیں۔ یہ لوگ اپنے فاسد خیالات و نظریات کی وجہ سے براہ راست اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لیے کوئی وسیلہ اور زینہ بنانا بہت ضروری ہے، جیسا کہ دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس جا کر براہ راست سوال نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ تو ان بادشاہوں سے بڑھ کر ہے اس کو براہِ راست کیسے پکارا جائے؟ جب کہ وہ یہ کہہ کر اللہ کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں۔ کیونکہ۔ نعوذ باللہ۔ اس طرح کہہ کر انہوں نے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کمزور وناتواں مخلوق سے مشابہ ومثل کر دیا ہے۔ ان کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ﴾ [سبا:22-23]

''فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا جن کا تمہیں گمان ہے سب کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ کسی کی شفاعت اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس کچھ فائدہ نہیں دے گی۔سوائے اس کے جسے وہ اجازت دے۔''

مشرکین قدیم ہوں یا جدید؛ شفاعت قہری کے عقیدہ سے وابستہ ہو کر شرک اکبر میں مبتلا ہو چکے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی مقامات پر قیامت کے دن ایسی کسی بھی قسم کی شفاعت کی نفی کی ہے جس کا مشرکین عقیدہ اور ایمان رکھتے ہیں۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [البقرة: 254]

''اے ایمان والو! جو مال ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ (اللہ کی راہ میں) کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ کوئی تجارت کام آئے گی نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

ان مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شفاعت کی نفی کی گئی ہے وہ شفاعت قہری ہے۔مشرکین یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اولیاء وصالحین کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقام ہے کہ وہ جس کو چاہیں اللہ کے عذاب سے چھڑا لیں۔جیسا کہ ہمارے دور کے لوگ بھی کہتے ہیں:

''خدا کا پکڑا چھڑائے محمد...... محمد کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکتا۔''

کہتے ہیں: ان کی جاہ سے طلب کی جانے والی سفارش قابل قبول ہوگی۔مگر ارشادِ ربانی ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ [البقرة: 255]

''(اللہ) کی اجازت کے بغیر کون ہے جو اس کے پاس سفارش کرے۔''

ایک اور مقام پر ہے کہ سفارش صرف ان لوگوں کی ہوگی جن سے رب راضی ہوگا؛ فرمایا:

﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ﴾ [الانبیاء 28]

''یہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کرتے۔علاوہ ان کے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں۔''

فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُرْجَعُوْنَ﴾ [الزمر:44]

''فرما دیجیے کہ: سب شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کے لیے ہے پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

فرشتے بھی سفارش کریں گے؛ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت کے بعد؛ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى﴾ [النجم:26]

''بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی، مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد؛ اور اس کیلئے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اور پسند فرمائے۔''

ایک الزام اور اس کا جواب:

الزام یہ ہے کہ: لوگ کہتے ہیں: دیکھو جی یہ لوگ شفاعت اور وسیلہ کے منکر ہیں۔

جواب:...... وسیلہ کی بحث تو آگے آرہی ہے۔ شفاعت کے حوالے سے گزارش یہ ہے کہ ہم شفاعت قہری اور شفاعت ماذون میں فرق کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ شفاعت برحق ہے۔ اور روز قیامت شفاعت کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہمارے رسول شفیع اعظم ﷺ سے ہوگی اور پھر دیگر شفاعتیں اور سفارشات ہوں گی۔ مگر وہاں ایسا نہیں ہوگا کہ جو چاہے اور جب اور جس کیلئے چاہے اس کی سفارش کردے؛ جب تک اجازت نہیں ملے گی تو رسول اللہ ﷺ بھی اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہیں گے۔ اور جن کیلئے محمد رسول اللہ ﷺ کو اجازت نہیں ملے گی؛ ان کی شفاعت آپ بھی نہیں کرسکیں گے۔ وگرنہ آپ رحمت للعالمین ہیں؛ اور آپ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ کوئی ایک انسان بھی جہنم میں نہ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ کافر اور مشرک جہنمی ہیں۔ عقیدہ شفاعت میں ذرا سی بھی ناسمجھی اور غلطی یا ابہام شرک کی کئی قسموں میں ملوث ہونے اور آخرت میں بہت بڑی ناکامی کا سبب بن سکتی ہے۔

سچ یہ ہے کہ بروز قیامت فیصلہ کا کامل اور کلی اختیار بس اللہ تعالیٰ ہی کو ہوگا۔ کوئی محض اپنی خواہش یا طاقت یا محبت و شفقت کے بل بوتے پر کسی کیلئے کچھ بھی نہ کرسکے گا۔ مجرموں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارش کرنے والا۔ اور جنہیں اللہ سزا دینا چاہے ان کیلئے کوئی شفاعت نہیں اور اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا؛ حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ایسے مجرموں کے لیے نہ شفاعت کی اجازت ملے گی اور نہ ہی آپ ان کی شفاعت کریں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَّالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ﴾ [الانفطار 19]

''یہ وہ دن ہے جب کسی شخص کے لیے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا، فیصلہ اس دن بالکل اللہ کے اختیار میں ہوگا۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَّلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ﴾ [غافر 18]

''ڈرا دو اِن لوگوں کو اُس دن سے جو قریب آلگا ہے۔ جب کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پئے کھڑے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔''

ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے یہ فرمودات ہیں؛ اور دوسری طرف بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کچھ بزرگ اور سفارشی ایسے زور آور ہیں کہ جن کی بات تو چل کر ہی رہتی ہے اور جن کی سفارش ٹل نہیں سکتی، بس ان کا دامن پکڑ لو اور آخرت سے بے فکر ہو جاؤ۔ جو مرضی کر لو چھڑا لیں گے۔ جبکہ قرآن کی زبانی وہاں پر تو مخلوق کی بزرگ ترین ہستیوں اور معزز ترین فرشتوں تک کو بھی بولنے کا یارا نہ ہوگا، وہاں تو کوئی بات بھی نہ کر سکے گا الا یہ کہ اللہ کی اجازت سے کچھ عرض کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ [النباء 38]

''جس روز روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہونگے، کوئی نہ بولے گا سوائے اس کے جسے رحمٰن اجازت دے اور جو ٹھیک بات کہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے میں وہاں کسی کے اڑ کر بیٹھ جانے اور اپنے متوسلین کو بخشوا کر چھوڑنے کا کیا سوال، کوئی بلا اجازت زبان تک نہ کھول سکے گا، اور اجازت بھی اس شرط کے ساتھ ملے گی کہ جس کے حق میں سفارش کا اذن ہو صرف اسی کے لیے سفارش کرے اور سفارش میں کوئی بے جا بات نہ کہے۔ نیز سفارش کی اجازت صرف ان لوگوں کے حق میں دی جائے گی جو دنیا میں کلمہ حق کے قائل رہے ہیں اور محض گناہ گار ہیں۔ اللہ کے باغی اور حق کے منکر اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے کسی رو رعایت اور سفارش کے مستحق نہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے اذن و اختیار کی پابندی کیوں ہے؟

فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء علیہم السلام و رحمۃ اللہ علیہم کسی کو بھی یہ معلوم نہیں اور نہ ہو سکتا کہ کس کا ریکارڈ کیسا ہے؟ کون دنیا میں کیا کرتا رہا ہے؟ اور اللہ کی عدالت میں کس سیرت و کردار اور کیسی کیسی ذمہ داریوں کے بارے لے کر آیا ہے۔

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کو ہر ایک کے پچھلے کارناموں اور کرتوتوں کا بھی علم ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اب اس کا موقف کیا ہے۔ نیک ہے تو کیسا نیک ہے اور مجرم ہے تو کس درجہ کا مجرم ہے۔ معافی کے قابل ہے یا نہیں؟ پوری سزا کا مستحق ہے یا اس کے ساتھ تخفیف و رعایت بھی کی جا سکتی ہے؟ ایسے میں یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ملائکہ اور انبیاء اور صلحاء کو سفارش کی کھلی اجازت دے دی جائے اور ہر ایک جس کے حق میں جو سفارش چاہے کر دے۔

ایک معمولی افسر اپنے ذرا سے محکمے میں اگر اپنے ہر دوست یا عزیز کی سفارشیں سننے لگے تو چار دن میں سارے محکمے کا ستیاناس کر کے رکھ دے گا۔ پھر بھلا زمین و آسمان کے فرمانروا سے یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ اس کے ہاں سفارشوں کا بازار گرم ہوگا، اور ہر ہر بزرگ جا جا کر جس کو چاہیں گے بخشوا لائیں گے؛ جبکہ حال یہ ہوگا کہ ان میں سے کسی بزرگ کو بھی یہ معلوم نہیں کہ جن لوگوں کی سفارش وہ کر رہے ہیں ان کے نامہ اعمال کیسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کا دروازہ بند نہ ہوگا۔ نیک بندے جو دنیا میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرنے کے عادی تھے انہیں آخرت میں بھی ہمدردی کا حق ادا کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا موقع دیا جائیگا۔لیکن وہ سفارش سے پہلے اجازت طلب کریں گے اور جس کے حق میں اللہ تعالیٰ انہیں بولنے کی اجازت دیگا صرف اسی کے حق میں وہ سفارش کرسکیں گے۔

پھر سفارش کے لیے بھی شرط یہ ہوگی کہ وہ مناسب اور مبنی برحق ہو۔بونگی سفارشیں کرنے کی وہاں اجازت نہ ہوگی؛ فقط نسبت و تعلق اور حسب ونسب کی بنا پر کسی کی نہ بخشش ہو گی نہ ہی اس کے حق میں سفارش قبول ہوگی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّ لَا یَقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ﴾[البقرة 148]

''اور اس دن سے بچو جب نہ کوئی جان کسی جان کے کچھ کام آئے گی اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

۱۸۔توسل:

لغت میں: ......وسیلہ اصل میں اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ کسی دوسری چیز تک پہنچا جائے یا اسکی قربت حاصل کی جائے۔

اصطلاح میں: ......ایسا سبب اختیار کرنا جو اللہ کے قریب کردے۔

وسیلہ کا معنی قرآن میں:

توسّل کا جو معنی گذشتہ صفحات میں بیان ہوا ہے لغت میں وہی مشہور و معروف ہے اور کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی ہے۔سلف صالحین اور ائمہ تفسیر نے بھی دونوں آیات کریمہ میں ''وسیلہ'' کی تعریف یہی کی ہے وہ دونوں آیتیں یہ ہیں:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[المائدہ:35]

''اے ایمان والوں !اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا﴾

[الاسراء:57]

''یہی وہ لوگ ہیں جو پکارتے ہیں اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون قریب ہے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کے قابل ہے۔''

پہلی آیت کی تفسیر میں امام المفسرین الحافظ ابن جریر رحمہ اللہ نے فرمایا:

((وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ يَعْنِى اُطْلُبُوا الْقُرْبَةَ اِلَيْهِ بِالْعَمَلِ بِمَا يَرْضَاهُ .))

''اللہ کی طرف عمل کے ذریعہ قربت حاصل کرو جس کو وہ پسند کرتا ہے۔''

اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت میں وسیلہ کا معنیٰ ''قربت'' کیا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت میں ''وسیلہ'' کا معنیٰ ''قربت'' ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس آیت میں وسیلہ کا مطلب ہے کہ:

''اللہ کی اطاعت اور اس کے پسندیدہ عمل کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرو۔''

وسیلہ کی اقسام: وسیلہ کی دو اقسام ہیں:

۱۔ وسیلہ کونیہ ۲۔ وسیلہ شرعیہ

۱۔ **وسیلہ کونیہ:** ہر اس طبعی وقدرتی سبب کو کہتے ہیں جو اپنی اس خلقت کی وجہ سے مقصود تک پہنچائے جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ وسیلہ بلا تفریق مومن وکافر سب کے درمیان مشترک ہے۔ جیسے پانی انسان کی پیاس بجھانے کا وسیلہ ہے، اور کھانا اس کے آسودہ ہونے کا ذریعہ ہے، اور لباس سردی اور گرمی سے بچانے کا ذریعہ ہے، اور گاڑی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا ذریعہ ہے، وغیرہ۔

۲۔ **وسیلہ شرعیہ:** ہر وہ سبب جو اس طریقہ سے مقصود تک پہنچائے جسے اللہ نے مشروع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے اور جس کو اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سُنّت میں بیان کر دیا ہے، اور یہ وسیلہ صرف اس مومن کیساتھ خاص ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کا پابند ہے۔

اس وسیلہ کی چند مثالیں یہ ہیں:

اخلاص اور فہم کے ساتھ توحید و رسالت کی شہادت دینا۔ یہ جنت میں داخل ہونے کا اور جہنم میں ہمیشہ رہنے سے نجات پانے کا وسیلہ ہے۔ اور برائی کے بعد نیکی کرنا وسیلہ ہے گناہوں کی معافی کا، اور اذان کے بعد دعا ماثورہ کا پڑھنا نبی ﷺ کی شفاعت پانے کا وسیلہ ہے۔ اور صلہ رحمی طویل عمر اور وسعت رزق کا وسیلہ ہے۔ وغیرہ۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو اقسام ہیں:

مشروع اور ممنوع۔

وسیلہ کونیہ مشروعہ: ......اس کی ایک مثال "کسب اور حصول رزق کے لیے بیع و شراء اور تجارت و زراعت" وغیرہ ہے۔

وسیلہ کونیہ محرمہ: ......اس کی مثال حصول رزق کے سودی قرض دینا؛ ذخیرہ اندوزی، خیانت، چوری، جوا، شراب اور حرام چیزوں کی تجارت ہے۔ ان دونوں کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ اِرشاد ہے:

﴿اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرہ: 215]

"اور اللہ نے تجارت حلال کی اور سود کو حرام کیا ہے۔"

تجارت اور سود دونوں ہی حصول رزق کے لیے سبب کونی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اول کو حلال کیا اور دوسرے کو حرام۔

خلاصہ کلام! اسباب شرعیہ کا اثبات اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کا جواز شریعت سے ثابت نہ ہو جائے۔ اسی طرح اسباب کونیہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ تحقیق و تجربہ سے اس کی صحت اور افادیت کو ثابت کیا جائے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جس چیز کا وسیلہ کونیہ ثابت ہو جائے تو اس کے مباح ہونے اور استعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ شریعت نے اس کو منع نہیں کیا ہے۔ایسے ہی موقع پر فقہاء کہتے ہیں کہ:''اشیاء میں اصل اباحت ہے۔''

لیکن وسائل شرعیہ کے جواز میں یہ بات کافی نہیں کہ شارع نے اس سے منع نہیں کیا ہے،جیسا کہ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں ۔ بلکہ اس کے لیے ایسی نص شرعی[واضح حکم] کی ضرورت ہے جو اس وسیلہ کی مشروعیت اور استحباب پر دلالت کرتا ہو ۔کیونکہ استحباب اباحت پر ایک زائد شئے ہے،اس سے تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور ایسی طاعات صرف عدم ممانعت سے ثابت نہیں ہوسکتیں ؛ بلکہ نصوص کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔اسی بنا پر بعض سلف کا کہنا ہے کہ:

''جو عبادت رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے نہیں کی وہ تم لوگ بھی مت کرو۔ اس لیے کہ اگر ان میں کوئی خیر و بھلائی ہوتی تو صحابہ کرام ضرور ایسا کرتے۔''

یہ بات ان احادیث سے اخذ ہوتی ہے جن میں دین میں نئی ایجاد سے منع کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اصل عبادات میں منع ہے،البتہ کسی نص کے ذریعہ وہ چیز مباح ہوتی ہے،اور عادات میں اصل اباحت ہے،البتہ کسی نص کے ذریعہ وہ ممنوع ہوتی ہے۔''

یہ نہایت اہم اور بنیادی باتیں تھیں جنہیں یاد رکھنا چاہیے،کیونکہ اختلافات کے موقع پر حق سمجھنے میں یہ مددگار رہوں گی۔

ا۔مشروع وسیلہ کی اقسام:

اس کی تین اقسام ہیں:

ا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم یا صفات میں سے کسی صفت کا وسیلہ۔

۲۔ اس نیک عمل کا وسیلہ،جو دعا کرنے والے نے خود کیا ہو۔

۳۔ کسی نیک اور زندہ انسان کی دعا کا وسیلہ اختیار کرنا۔

۲۔ممنوع وسیلہ کی اقسام:

توسل مشروع میں بیان کیے گئے تین طریقوں کے علاوہ کسی اور طرح کا وسیلہ اختیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ اس کی کئی اقسام ہیں:

ا۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں بعض اشخاص یا ان کی جاہ کا وسیلہ دینا۔

۲۔ اولیاء وصالحین کے نام کی نذر ونیاز ماننا اور ان سے دعا کرنا۔

۳۔ اولیاء کی روحوں کے لیے ذبح کرنا اور ان کی قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا۔

۱۹: قبروں کی مجاوری:

قبروں کی تعظیم اور ان پر مساجد یا مقبرے اور درگاہیں تعمیر کرنے اور عمارتیں بنانے کی ممانعت میں نبی کریم ﷺ کا واضح فرمان ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ قَوماً اتَّخذُوا قُبورَ أَنْبِيَا ئِهِمْ مَسَاجِدَ .)) (رواہ مسلم)

"اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔"

یہ حکم آپ ﷺ کی قبر شریف کے ساتھ باقی تمام قبروں کے لیے بھی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

((اَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ . اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .))

"یا اللہ! میری قبر کو وثن نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے۔ اُن اقوام پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنالیا تھا۔"

حدیث مذکورہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وہ قبر وثن کہلاتی ہے جسے قبروں کے پجاری؛ درگاہوں کے مجاور [سجادہ نشین لوگ] چومنا چاٹنا اور ان کی تعظیم کرنا شروع کر دیں یا ان کے تابوتوں سے برکت حاصل کرنے کا ارادہ کریں۔ افسوس کہ آج کل قبروں کی تعظیم اور ان کی عبادت کا فتنہ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ الامان والحفیظ۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس درخت کو جڑ سے کاٹ دینے کا حکم صادر کیا جس کے نیچے بیٹھ کر رحمت عالم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر لوگوں سے بیعت لی تھی۔ یہ درخت کاٹنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں وہاں جا کر اُس کے نیچے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے شرک کا فتنہ پھیلنے کے خدشے کی وجہ سے اس کو کٹوا دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوالہیاج اسدی سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس کام پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا:

((أن لّا تدعْ تِمثالًا إلّا طمسْتهٗ ولا قبرًا مُشرِفًا إلّا سوَّيتهٗ.))

''کوئی مجسمہ مٹائے بغیر نہ چھوڑنا اور کوئی اونچی (پختہ) قبر زمین کے برابر کیے (یعنی ڈھائے) بغیر نہ چھوڑنا۔ (رواہ مسلم)

اسی طرح قبروں پر چونا اور رنگ وروغن کرنے، ان پر بیٹھنے، ان پر عمارت تعمیر کرنے اوران پر کتبہ لگانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ قبروں پر مساجد بنانے ان پر عمارتیں تعمیر کرنے والوں اوران پر چراغاں کرنے اور میلے لگانے والوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ أَنْ يُّجَصَّصَ القَبرَ وَأَنْ يُّقعَدَ عَلَيهِ وَأَنْ يُّبنٰى عَلَيهِ وَأَنْ يُكتَبَ عَلَيهِ.)) (رواہ مسلم)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر چونا (گچ) لگانے سے، ان پر بیٹھنے سے، ان پر عمارت تعمیر کرنے سے اوران پر کتبہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔''

قبروں کی زیارت کے احکام

۱۔ **شرعي زيارت:** یعنی قبروں کی اس وجہ سے زیارت کرنا کہ، اس سے:

أ۔ آخرت کی یاد آئے گی۔ ب۔ اہل قبرستان کو سلام کرنا۔

ج۔ اہل قبرستان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا۔

۲۔ **شركيه زيارت:** جو کہ توحید کے منافی ہے: کیونکہ اس میں غیر اللہ کی عبادت بجالائی جاتی ہے؛ اہل قبور کا خوف دل میں رکھا جاتا ہے اوران سے خیر وبھلائی ملنے کی امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں؛ اور قبروں پر چڑھاوے اور نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔ مثلاً:

ا:...... اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب:......ان سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کا طلب گار ہو۔

ج:......غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اور منتیں مانے۔

یا اس طرح کے دیگر کام کیے جائیں جن کی اجازت شریعت مطہرہ میں نہیں ملتی۔

قبرستان میں دُعائے مغفرت کی نیت سے جانا منع نہیں؛ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں۔''

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے تھے۔لیکن قبروں پر چراغاں کرنا اور وہاں مجاور بن کر بیٹھنا دین اسلام میں منع ہے۔اور ایسا کرنے والے پر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ السُّرُجَ .))اس حدیث کو اہل سنن نے روایت کیا ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور اُن پر بھی لعنت کی ہے جو قبروں پر مسجدیں بناتے اور چراغاں کرتے ہیں۔''

ہم مسلمانوں کو صحیح دین اختیار کرنا چاہیے اور ان قبروں اور مزاروں کے چکر سے باہر نکل کر اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسواں مقالہ:

شرک کی قباحت اور سزا

سب سے بڑا ظلم: شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [لقمان13].

''اور جب کہ لقمان رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔''

مشرك بڑا ظالم هے: کیونکہ اسے پیدا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مگر وہ بندگی غیر اللہ کی کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ٥ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ﴾ [الاعراف 191۔ 192]

''کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہو جو کسی کو پیدا نہ کرسکیں اور وہ خود پیدا کیے گئے ہوں۔ اور وہ انہیں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔''

روزی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے:...... مگر وہ غیر اللہ کا شکر بجالاتا ہے؛ اور اس سے مانگتا اور اس کے سامنے جبین نیاز خم کرتا ہے؛ جو کسی چیز کا مالک و مختار نہیں؛ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾ [النحل73].

''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں کچھ بھی تو روزی نہیں دے سکتے اور نہ قدرت رکھتے ہیں۔''

مشکل کشائی کرنے والا:...... بگڑی بنانے والا اور ہر قسم کے انعام و اکرام اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتوں سے نوازنے والی ذات صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے؛ مگر لوگ یہی عقائد اولیاء و صالحین اور بتوں سے وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿قُلْ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ [الزمر:38]

''فرما دیجیے: تم نے دیکھا کہ وہ ہستیاں جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا وہ اس کے نقصان کو ہٹانے والی ہیں؟ یا وہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روکنے والی ہیں؟ فرما دیجیے: مجھے اللہ ہی کافی ہے، اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں۔''

دعائیں سننے اور قبول کرنے والا؛ مصیبت میں کام آنے والا؛ بلائیں ٹالنے والا، دکھ درد سے نجات دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، مگر یہ لوگ غیر اللہ کو دہائیاں دیتے انہیں پکارتے اور ان سے دعائیں کرتے اور امیدیں لگاتے ہیں؛ فرمان الٰہی ہے:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النمل62]

''یا وہ جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تمھیں زمین کے جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔''

بیٹے اور بیٹیاں دینے والا؛ اولاد سے محروم رکھنے والا؛ زندگی اور موت دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے مگر یہ لوگ پھر بھی غیر اللہ سے مانگتے اور امیدیں لگاتے ہیں؛ فرمایا:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ [الشوری49]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے، وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا انھیں ملا کر بیٹے اور بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے، یقیناً وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

نفع اور نقصان اور عزت اور ذلت دینے والا: اللہ تعالیٰ ہے؛ فرمان الٰہی ہے:

﴿قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ﴾

[الشعراء 72-73]

"کہا کیا وہ تمھیں سنتے ہیں، جب تم پکارتے ہو؟ یا تمھیں فائدہ دیتے، یا نقصان پہنچاتے ہیں۔"

جب ہم ان تمام باتوں کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں تو ان لوگوں کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ ہر کلمہ توحید کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں؛ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے خلاف نفرتیں پھیلاتے ہیں؛ اور اپنے آپ کو روادار ظاہر کرنے کے لیے ایسی چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے ہی دین دار اور خیر خواہ؛ امن پسند اور روادار لوگ ہیں؛ حالانکہ ان کے پاس نہ ہی علم ہوتا ہے نہ عمل نہ ہی اخلاق اور رواداری۔ حقیقت میں یہی لوگ گمراہی کا شکار اور اہل توحید کے دشمن ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے؛ فرمایا:

﴿وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ﴾

[المنافقون 4]

"اور اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات پر غور سے سنیں، گویا وہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں ہر بلند آواز کو اپنے خلاف گمان کرتے ہیں۔ یہی اصل دشمن ہیں، پس ان سے ہوشیار رہ۔ اللہ انھیں ہلاک کرے، کہاں بہکے جا رہے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں توحید سے ایسی چڑ ہے کہ توحید کے ذکر پر گال چڑھاتے اور منہ موڑ کر بھاگ جاتے ہیں جبکہ شرکیہ باتوں پر خوش ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾ [الزمر 45]

''اور جب اس اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل تنگ پڑ جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب ان کا ذکر ہوتا ہے جو اس کے سوا ہیں تو اچانک وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں۔''

ایسے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ﴾ [غافر 12].

''حقیقت یہ ہے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا ہے تو تم انکار کرتے ہو؛ اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے تو تم مان لیتے ہو، اب فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو بہت بلند، بہت بڑا ہے۔''

مشرک کی سزائیں:

اللہ کے بندو! جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو شریک ٹھہرانا؛ یا اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی عبادت کرنا بہت بڑا گناہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس گناہ پر سزائیں بھی بہت ہی سخت رکھی ہیں۔

پہلی سزا:...... اللہ تعالیٰ مشرک انسان کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کرتا؛ نہ نماز؛ نہ روزہ؛ نہ زکواۃ اور نہ ہی حج؛ یہاں تک کہ وہ شرک سے توبہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الانعام 88]

''اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو یقیناً ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [الزمر 65]

''یقیناً آپ کی طرف بھی اور آپ سے پہلے (انبیاء) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا عمل ضائع ہو جائیگا اور یقیناً آپ زیاں کاروں میں سے ہو جائیں گے۔''

یہ بات سمجھ میں آجانی چاہیے کہ شرک تمام نیک اعمال کے ضیاع کا سبب ہے۔اس آیت مبارکہ میں خطاب نبی کریم ﷺ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کو کیا گیا ہے۔ان حضرات کے اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی مسلّم محبوب اور برگزیدہ ہونے کے باوجود ان کو شرک سے اس قدر خبردار کیا ہے کہ ایسی حرکت سے اعمال تباہ اور اللہ تعالیٰ سے دوری مقدر بن سکتی ہے۔حالانکہ ان سے عام گناہ کی توقع نہیں کی جاسکتی پھر شرک جیسا گناہ عظیم کیونکر صادر ہوسکتا ہے؟۔

درحقیقت اس آیت میں انبیائے کرام علیہم السلام کو مخاطب بنا کر عام آدمی کو سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ اس جرم کا ارتکاب کرے گا تو اس کے اعمال تو بالاولیٰ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴾ [ابراهيم 18]

''جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے اعمال کی مثال راکھ کی ہے آندھی کے دن اس پر زور کی ہوا چلے اور اسے اڑا لیجائے۔اس طرح جو وہ کام کرتے رہے ان پر ان کی کچھ دسترس نہ ہوگی یہی تو پرلے سرے کی گمراہی ہے۔''

ائمہ مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے اعمال کو ثابت تو کیا ہے لیکن انہیں رائیگاں اور بے کار قرار دیدیا ہے۔مفسرین کی بات سے یہ چیز واضح ہوگئی کہ اسلام کی ظاہری شرائط کے مطابق ان کے اعمال معتبر تھے لیکن کفر کی وجہ سے ان کے لیے سودمند نہ ہوئے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾ [فرقان: 42]

''اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو اڑتی ہوئی خاک کر دیا۔''

ایمان واعمال صالحہ کا ضیاع صریح وواضح کفر کی وجہ سے ہوگا نہ کہ احتمال کی وجہ سے کیونکہ احتمالات کو اس وقت تک عدم کفر پر ہی محمول کیا جائے گا جب تک آدمی کی نیت وارادہ سے کفر واضح نہ ہو جائے۔

دوسری سزا:......اگر مشرک انسان شرک سے توبہ نہ کرے؛ اور اسی حالت میں موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہیں فرمائیں گے۔ بھلے ہی وہ نمازیں پڑھے؛ روزے رکھے ؛ حج کرے؛ زکوٰۃ ادا کرے؛ اور یہ خیال کرتا رہے کہ وہ مؤمن ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ [النساء48]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس [شرک] سے کم جس گناہ کو وہ چاہے بخش دیتا ہے۔''

انسان سے جتنے بھی گناہ ہو جائیں اور پھر ان پر اس کی موت آجائے [اور بغیر توبہ کے مرجائے] تو ان کی بخشش ممکن ہے، سوائے شرک کے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا:

((أَبْشِرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بَاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ :قُلْتُ : وَ إِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى ؟ قَالَ : نَعَمْ ؛ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ .)) [متفق علیہ]

'' آپ اپنی امت کو خوشخبری دیجیے ان میں سے جو کوئی اس حال میں مریگا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا اے جبریل: ''اگر چہ اس نے چوری بھی کی ہو اور زنا بھی کیا ہو؟ اس نے فرمایا: ہاں۔ [حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں] میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''اگر چہ اس نے چوری بھی کی ہو اور زنا بھی کیا ہو؟۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پھر دوبارہ پوچھا: ''اگر چہ اس نے چوری بھی کی ہو اور زنا بھی کیا ہو؟۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں؛ اگر چہ اس نے شراب بھی پی ہو۔''

تیسری سزا:...... مشرک انسان پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو جہنم میں داخل کرے گا اور اس کے ساتھ کفار والا سلوک کیا جائے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ [المائدة72].

''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور گنہگاروں کا مددگار کوئی نہیں ہوگا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔'' [رواہ البخاري]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

''جو کوئی اس حال میں مریگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو کوئی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' [رواہ مسلم]

چوتھی سزا:...... اہل ایمان توحید پرست لوگوں کو ان کے اعمال کم ہونے یا گناہ زیادہ ہونے پر دوسرے اہل ایمان کی شفاعت کام آئے گی اور وہ جہنم کے عذاب سے بچ جائیں گے جب کہ مشرک انسان کو [قیامت میں] کسی سفارش کرنے والی کی سفارش کوئی کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئے گی۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ [المدثر 48]

''پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو اپنی رحمت سے دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو نکال دو جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کا ارادہ فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے گواہی دی ہوگی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ فرشتے ان کو دوزخ میں سجدہ کے نشانوں سے پہچانیں گے، سجدے کی جگہ کو چھوڑ کر آدمی کے باقی حصہ کو آگ کھا جائے گی، اللہ نے آگ پر سجدے کے نشان کو جلانا حرام کر دیا ہے پس وہ لوگ دوزخ سے جلے ہوئے نکلیں گے۔'' [یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے]۔

ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے۔

پانچویں سزا:......شرک اتنا قبیح عمل ہے کہ ہزار ریاضت و مشقت اور زہد و عبادت کے باوجود مشرک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور اور رحمتوں سے محروم رہتا ہے۔ اس کی اس سے بڑی قباحت کیا ہوگی کہ چور؛ زانی؛ شرابی اور ہر قسم کے گنہگار انسان کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں گے مگر مشرک کے لیے آپ بھی شفاعت نہیں فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے؛ ہر نبی نے جلدی کی کہ اپنی اس دعا کو مانگ لیا۔ میں نے اپنی دعا کو بروز قیامت اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری شفاعت میری امت کے ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آدمی کے لیے ہوگی جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو۔'' [رواہ مسلم]

اور ایک دوسری حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ شَفَاعَتِي ، لِمَنْ مَاتَ لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي .))

''بیشک میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو۔'' [صحیح ابن حبان]

اور ایک حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَ شَفَاعَتَهُ ، وَإِنِّي أَخَّرْتُ شَفَاعَتِي ، ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا .)) [مصنف ابن بی شیبة]

''اور مجھے شفاعت دی گئی ہے۔ بیشک کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی شفاعت کا سوال نہ کرلیا ہو۔ اور بیشک میں نے اپنی شفاعت کو مؤخر کر رکھا ہے۔ اور پھر میں نے اسے اپنی امت کے ان لوگوں کے لیے خاص کر دیا ہے جو اس حال میں مریں کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو''

چھٹی سزا: ......اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے برأت ؛ اور انسانیت کی توہین ؛ کیونکہ مشرک آدمی اللہ رب العزت جو اعلیٰ و برتر ہے اس کو چھوڑ کر گھٹیا پر یقین رکھتا ہے؛ تو اس کی صلہ بھی یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس گھٹیا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [الحج: 31]

''سنو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے منہ کے بل گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور دراز مقام پر پھینک دیگی۔''

ساتویں سزا: ......آخرت میں حسرت و افسوس ، اور اعتراف گمراہی۔ بروز قیامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں اور بتوں وغیرہ کے پجاری مشرکین اپنے معبودوں کو کہیں گے:

﴿تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الشعراء:98-99]

''قسم اللہ کی! یقیناً ہم تو کھلی گمراہی پر تھے جب تمہیں اللہ رب العالمین کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔''

آٹھویں سزا:...... مشرک جن کی پوجا کرتے ہیں وہ بروز قیامت ان کے اعمال سے برأت کا اظہار کردیں گے۔ اور تمام خود ساختہ وسیلے ختم ہو جائیں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ﴾ [البقرۃ 166]

''جب اتباع کیے گئے، اتباع کرنے والوں سے بالکل بے تعلق ہو جائیں گے اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات بالکل منقطع ہو جائیں گے''۔

نویں سزا...... نماز جنازہ کی ممانعت: اگر مشرک انسان مرجائے تو اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے؛ اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں اور مسلمانوں کے طریقہ کار کے مطابق دفن نہ کیا جائے نہ ہی ان کی قبروں پر دعا وسلام کے لیے رکا جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ [التوبۃ84]

''ان میں سے کوئی مرجائے تو آپ اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرتے دم تک بدکار بے اطاعت رہے۔''

دسویں سزا: ...... دعائے مغفرت کی ممانعت: مشرک خواہ کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو؛ وہ مرجائے تو اس کے لیے دعا مغفرت کرنا جائز نہیں؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ﴾ [التوبة113]

''پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں۔اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ پکے جہنمی ہیں۔''

گیارھویں سزا: ......تفرقہ بازی کا سبب: توحید لوگوں کے درمیان اتفاق اور اجتماعیت کا بنیادی سبب ہے۔اس نکتہ پر کسی کے ساتھ بھی اتفاق ممکن ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اہل کتاب کو یہ دعوت پیش کی تھی؛ فرمایا:

﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران64]

''فرمادیں: اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ بے شک ہم[مسلمان] فرمانبردار ہیں۔''

جب کہ اس کے برعکس شرک لوگوں میں افتراق اور تفریق کا سبب بنتا ہے؛ اور اس کے نتیجہ میں نفرتیں اور عداوتیں جنم لیتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ٥مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ کَانُوْا شِیَعًا﴾ [الروم31.32]

''لوگو! مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے۔''

بارھویں سزا: ......خوف واوہام کا مرکز: مشرک آدمی کی عقل ہر طرح کی خرافات کو قبول کر لیتی ہے اور وہ باطل کی تصدیق پر تیار ہو جاتا ہے۔اور وہ کئی طرح سے خوف کھاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ کئی معبودوں پر یقین رکھتا ہے۔ جب کہ اس کے برعکس ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا انسان صرف اسی پر توکل کرتے ہوئے اسی کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اسے کسی دوسری چیز کا خوف و ڈر محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی قوت سے مرعوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ﴾ [آل عمران 151]

''ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ وہ اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک بناتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ان ظالموں کی بری جگہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو شرک و بدعات سے محفوظ فرمائے؛ زندگی گزرے تو توحید و سنت پر اور موت آئے تو ایمان کی حالت میں اور قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھواں مقالہ:

مشرکین کے شبہات پر ردّ

مشرکین اہل توحید کے خلاف جو دلائل پیش کرتے ہیں ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دو طرح سے دیا ہے۔ ایک مجمل اور دوسرا مفصل جواب۔ مجمل جواب سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لیے بڑا ہی گرانقدر اور فائدہ مند ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [آلعمران 7]

''اللہ نے آپ پر کتاب اتاری۔ اس میں سے بعض آیات محکم ہیں جو قرآن کی اصل ہیں اور بعض آیات متشابہ ہیں تو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے اور تاویل کرنے کی نیت سے متشابہ آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں حالانکہ ان کی اصل حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ، فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ .)) [البخاري ،ح: 3962۔]

''جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کے پیچھے پڑے ہوں تو سمجھ لو کہ وہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ نے قرآن میں نام لیا ہے۔ پھر ان سے بچتے رہو۔''

یہی لوگ ہیں جو توحید کے موضوع پر قرآن وسنت کی صریح آیت ونصوص کو چھوڑ کر متشابہ آیات سے استدلال کرتے ہیں تاکہ اپنا من پسند مسئلہ ثابت کرسکیں۔ یہ ان کی گمراہی کی ایک بڑی وجہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق سے دعا اور ان کی عبادت پر مشرکین کے شبہات اور اللہ تعالیٰ کا ردّ:

پہلا شبہ:...... مشرکین کا خیال ہے کہ ہم جن غیر اللہ کو پکارتے ہیں، وہ ہماری پکار کو سنتے اور جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شبہ پر رد کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ﴾ [الرعد14]۔

"اسی کو پکارنا حق ہے جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اسکے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اسکے منہ میں پہنچنے والا نہیں ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ [الاعراف194]۔

"واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم جیسے ہی بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہاری پکار کو سنیں اگر تم سچے ہو۔"

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ آیت صرف بتوں کی پوجا کے رد میں نہیں؛ بلکہ اس میں ان لوگوں پر بھی رد ہے جو اولیاء و صالحین کو مشکل کشا؛ حاجت روا اور غوث سمجھ کر پکارتے ہیں اور انہیں امور کائنات میں مدبر و متصرف یا ان میں شریک سمجھتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ [الاحقاف5]۔

"اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک اسکی دعا قبول نہ کرسکیں بلکہ انکے پکارنے سے محض بے خبر ہوں''۔

دوسرا شبہ:......ان کا خیال یہ ہے کہ جن غیر اللہ کو وہ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے مالک ان کی ملکیت میں شریک ہیں۔اللہ تعالیٰ اس شبہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ﴾ [سباء22]۔

''فرما دیجئے! کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے؛ نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِيْلًا﴾ [اسراء56]۔

''فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کرسکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ﴾ [فاطر14]

''یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔''

تیسرا شبہ:......ان کا خیال ہے کہ جن غیر اللہ کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ انہیں نفع پہنچانے اور نقصان سے محفوظ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے اس شبہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ [یونس 106؛107]

''اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت مت کرنا جو تمہیں نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے، اگر ایسا کیا تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے علاوہ اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہیے تو اس کے فضل کا کوئی روکنے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت ورحمت والا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ [فاطر 2].

''اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔''

چوتھا شبہ:...... کہتے ہیں: کفار بتوں کی پوجا کرتے اور ان سے مانگتے تھے جب کہ ہمارا ایمان ہے کہ نفع ونقصان کا مالک اور کائنات کا مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم اسی سے مانگتے ہیں، اولیاء وصالحین کو اس کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ لیکن ہم اس لیے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ اللہ کے یہاں وہ ہمارے سفارش کر دیں۔ حقیقت میں یہی عقیدہ تو اس دور کے مشرکین کا بھی تھا۔ جس کے رد میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی﴾ [الزمر 3].

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اولیاء کو کارساز بنالیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ:'' ہم تو ان کو بس اسی لیے پوجتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے نزدیک کر دیں۔''

ان لوگوں پر رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾ [الزمر3].

''یقیناً اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔''

ان کا خیال ہے کہ جن کو وہ پکارتے ہیں وہ ان کے لیے شفاعت (سفارش) کرنے کا اختیار رکھتے ہیں؛ اور اس سفارش سے انہیں فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [یونس18]

''اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ فرما دیجیے: تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں ؛ وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔''

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے بلا دلیل سفارشی بنانے کو شرک قرار دیا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس شبہ پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۝ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ [الزمر44،43]

''کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی مقرر کر رکھے ہیں؟ آپ فرما دیجیے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر چہ وہ کچھ بھی اختیار اور سوجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں۔ فرما دیجئے: تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔"

پانچواں شبہ:...... ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مطلق طور پر شفاعت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے اس خیال پر رد کیا ہے۔ شفاعت کی شروط و قیود ہیں؛ جن کے بغیر سفارش یا شفاعت نہیں ہوسکتی۔ ان شروط میں سے:

پہلی شرط:...... شفاعت صرف وہی کرے گا جس کو اس کی اجازت ملے گی۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ [البقرۃ 255]

"کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اسکے سامنے شفاعت کر سکے۔"

دوسری شرط:...... جس کی شفاعت کی جارہی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو؛ اور اس کے لیے سفارش و شفاعت کی اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی﴾ [الانبیاء 28]

"وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ خبر بھی دی ہے کہ وہ مشرکین سے خوش نہیں ہے؛ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴾ [التوبہ 96]

"بیشک اللہ تعالیٰ تو فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔"

اگر کوئی کسی مشرک کے لیے سفارش کرے گا بھی تو یہ سفارش انہیں کچھ کام نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴾ [المدثر 48]

"پس انھیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہیں دیگی۔"

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾ [الانعام 94]

''اور ہم تمہارے ہمراہ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعوی رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں۔ واقع تمہارے آپس میں قطع تعلق تو ہوگیا اور تمہارا دعوی سب سے گیا گزرا ہوا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے؛ تو ہر نبی نے جلدی کی کہ اپنی اس دعا کو مانگ لیا ہے۔ اور میں نے اپنی دعا کو بروز قیامت اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھا ہے۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو میری شفاعت میری امت کے ہر اس آدمی کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔'' [مسلم]۔

چھٹا شبہ: ......ان کا خیال ہے کہ غیر اللہ کا وسیلہ اختیار کرنا قربت الٰہی کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ اس پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا آلِهَةً بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾ [الاحقاف 28]

''پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے، بلکہ دراصل یہ محض جھوٹ اور بالکل بہتان تھا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اولیاء اور صالحین کو وسیلہ بنا کر پیش کرنا مشرکین کے اعمال میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ﴾ [الزمر 3]

''جن لوگوں دوسرے معبود بنا رکھے ہیں [اور کہتے ہیں کہ]: ہم تو ان کو ا... لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوجتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ کے قریب پہنچا دیں۔"

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِيَآءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [الشوریٰ 9]

"کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مردوں کو زندہ کریگا اور وہی ہر چیز کا قادر ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکین کے اعمال بجالانے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ [الانعام 56]

"فرما دیجئے: مجھے منع کیا گیا ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ فرمادیں: میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہ کرونگا کیونکہ اس طرح میں تو گم راہ ہو جاؤنگا اور ہدایت یافتہ میں سے نہ رہوں گا۔"

ان لوگوں میں خرابی یہ تھی کہ یہ اپنی طرف سے معبودان باطلہ بنا کر انہیں شفیع اور سفارشی کا نام دیتے تھے۔ واضح اور روشن آیات آجانے کے بعد کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ حدود الٰہی سے تجاوز کرتے ہوئے اپنی طرف سے سفارشی اور کارساز مقرر کر کے انہیں معبود بنا لیا جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [غافر 66]

"آپ فرما دیجئے: مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو اس بنا پر کہ میرے پاس میرے رب کی دلیلیں پہنچ چکی ہیں، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا تابع فرمان ہو جاؤں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ [الکافرون]۔

''فرمادیجیے: اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ ان لوگوں پر رد کریں جو مشرکین کے اعمال کی دعوت دیتے ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

﴿ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ﴾ [الزمر 64]

''فرمادیجیے: اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو۔''

ساتواں شبہ:......ان کا خیال ہے کہ کتاب الٰہی میں شرک کے حرام ہونے کی آیات بعض علماء نے اپنی طرف سے داخل کردی ہیں۔اور کبھی اہل توحید کے متعلق کہتے ہیں؛ ان کی باتیں نہ سنو یہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہے اوران کے لہجے میں جادو کا اثر ہوتا ہے؛اور یہ لوگ ایسی باتیں کرکے امت میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ○ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ○اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾ [المدثر25.23]

''پھر اس نے پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر اس نے کہا یہ مؤثر جادو کے سوا کچھ نہیں۔ یہ انسان کے قول کے سوا کچھ نہیں۔''

اللہ تعالیٰ ان کے اس عقیدہ پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اختلاف پیدا کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جو کتاب وسنت کی واضح تعلیمات سے منحرف ہوچکے ہیں۔فرمایا:

﴿وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ﴾ [شوریٰ14]

''اور وہ متفرق نہیں ہوئے مگر ان کے پاس علم آجانے کے بعد؛ آپس کی ضد کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ؛ اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک مقرر وقت تک کی بات نہ ہوتی جو پہلے طے ہو چکی ہے تو ضرور ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے متعلق یقیناً ایسے شک میں مبتلا ہیں جو بے چین رکھنے والا ہے۔''

پھر ایسے لوگوں کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴾ [المدثر 26]

''میں اسے جلد ہی سقر (جہنم) میں داخل کروں گا۔''

❀❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارھواں مقالہ:

طاغوت کا انکار

طاغوت:

انسان کا اپنے معبود، مطاع یا متبوع کے متعلق حد سے تجاوز کر جانا۔

شریعت میں طاغوت ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو سرکشی کرے؛ حدود فراموش بنے ؛اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کسی حق کو اپنے لیے ثابت مانے یا اپنی طرف اسکی نسبت کرے اور خود کو اللہ کے برابر قرار دے۔یعنی اگر کوئی انسان تین امور میں سے کسی ایک کو اپنے لیے ثابت مانے وہ طاغوت ہے:

۱۔ کوئی مخلوق اپنے لیے کوئی ایسا فعل ثابت مانے یا اپنی طرف منسوب کرے جو کہ خاص اللہ کے افعال ہیں جیسے پیدا کرنا، رزق دینا، شریعت بنانا وغیرہ جو ان میں سے کسی کام کا دعوی کرے تو وہ طاغوت ہے۔

۲۔ اللہ کی صفات میں سے کوئی صفت اپنے اندر موجود مانے جیسے علم غیب جاننا، یا حاجت روائی کرنا وغیرہ۔

۳۔ کسی مخلوق کے لیے عبادات میں سے کوئی عبادت جیسے دعا، نذر، ذبح، قربانی، فیصلے، وغیرہ میں سے کوئی ایک قسم مانے تو یہ بھی طاغوت ہے؛ یا ایسے کسی عمل پر خاموشی اختیار کرے اس سے بیزاری و براءت کا اظہار نہ کرے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے طاغوت کی تعریف اس طرح کی ہے:

((وَالطَّاغُوْتُ هُوَ كُلُّ مَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.)) (ابن کثیر)

''طاغوت ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے۔''

سب سے عمدہ تعریف امام مالک رحمہ اللہ نے کی ہے؛ اس میں اللہ کے سوا جس چیز کی بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کی جائے وہ شامل ہے۔اور ہر باطل معبود طاغوت ہے؛ جیسے بت، قبر، مزار، پوجے جانے والے پتھر، درخت، اور وہ احکام جو اللہ کے حکم کے مقابلہ پر بنائے جائیں اوران کے مطابق لوگ اپنے فیصلے کریں۔ اس طرح وہ قاضی [جج] بھی طاغوت ہیں جو اللہ کے احکام کے مخالف احکام کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔اسی طرح شیطان اور جادوگر، کاہن ونجومی جو غیب کادعوی کرتے ہیں سب طاغوت ہیں ۔اور جو لوگ خود کوشریعت ساز سمجھتے ہیں حرام و حلال قرار دینے کا خود کو مجاز سمجھتے ہیں سب طاغوت ہیں۔ ان کا انکار اور ان سے بیزاری و براءت کا اعلان ضروری ہے یہی کفر بالطاغوت ہے۔

طاغوت کے انکار کا وجوب:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی جو چیز انسان پر فرض کی ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور طاغوت کا انکار ہے۔ [یعنی طاغوت کی عبادت چھوڑ دینا اور اس سے اجتناب اور برأت کا اظہار کرنا] فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ [النحل:36]

''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (وہ انہیں دعوت دے کہ صرف) اللہ کی عبادت کرو طاغوت سے اجتناب کرو۔''

طاغوت کے انکار کا طریقہ:

ا۔ یہ کہ غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس سے بغض رکھیں اور نفرت کریں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ [البقرة:256]

''جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جس کو ٹوٹنا نہیں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے زبان سے شہادتین کا اقرار کیا مگر طاغوت کو نہیں چھوڑا تو اس کا یہ اقرار شرعی معنی کے لحاظ سے کسی بھی طرح فائدہ مند نہیں ہے اور یہ شخص اسلام میں داخل بھی نہیں ہے۔

۲۔ اہل طاغوت کا انکار کیا جائے اور ان سے عداوت رکھی جائے۔

طاغوت کی عبادت باطل ہونے کا عقیدہ رکھنے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ [حج .62]

''اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ لوگ جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اللہ ہی سب سے بلند اور بڑا ہے۔''

بڑے طاغوت:

طاغوت بہت زیادہ ہیں لیکن انکے سرغنہ پانچ ہیں:

۱۔ ابلیس لعنتی و مردود۔ جو غیر اللہ کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ [یٰس:60]

''اے اولادِ آدم کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ شیطانِ کی عبادت مت کرو یہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

۲۔ اللہ کے علاوہ جس کی بندگی کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ﴾۔(سورۃ انبیاء ۔29؛مجموعة التوحيد1 / 15)

''ان میں سے جس نے کہا کہ میں اللہ کے علاوہ معبود ہوں تو ایسے شخص کو ہم جہنم کی سزاء دیں گے ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔''

۳۔ جو کوئی اپنی ذات کی عبادت کی طرف بلائے۔

۴۔ وہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت چھوڑ کر اپنی مرضی کے حکم چلائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے ہی وہ ظالم جو اللہ کے احکام کو بدلتا ہے فیصلے اپنی مرضی کے قوانین کے مطابق کرتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ آمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ﴾ [النساء :60]

"کیا آپ (ﷺ) نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو بزعم خویش آپ پر نازل کردہ شریعت اور آپ سے پہلے نازل ہونے والی شریعتوں پر ایمان لائے ہیں (مگر ان کا حال یہ ہے کہ) وہ چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت کے پاس لے جائیں حالانکہ ان کو حکم کیا گیا ہے کہ وہ طاغوت کا انکار کریں۔"

مراد وہ قاضی اور جج ہیں جو اللہ کے احکام کو بدل کر اپنے احکام نافذ کرنے والوں کی مرضی کے فیصلے کرتے ہیں۔

۵۔ جوکوئی علم غیب میں سے کسی چیز کا دعوی کرے۔جو علم غیب کا دعوی کرتا ہو یا اللہ کے علاوہ کسی کے لیے علم غیب کا قائل ہو وہ بھی طاغوت ہے۔فرمان الٰہی ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا ‎﴿ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا﴾ [الجن :27.26]

"(اللہ) عالم الغیب ہے کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے اس نے (غیب کی خبر دینے کے لیے) پسند کرلیا ہو تو اس کے آگے پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے۔"

❁❁❁❁

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھواں مقالہ:

اولیاء اللہ

ولی کا معنی ہے قریبی؛ ایک معنی دوست کا بھی ہے۔ نیک انسان کو ولی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں فرائض بجالاتے ہوئے اور محرمات ترک کرتے ہوئے اس کی قربت اختیار کرتا ہے۔

اس کے علاوہ عوام میں ولی کا ایک غلط تصور بھی ہے۔ وہ تصور یہ ہے کہ ولی ایسے دوست کو سمجھا جاتا ہے جو مشکل وقت میں کام آتا ہے، نفع ونقصان کا مالک ہے، بندے کی دستگیری کرنے والا اور نگرانی کرنے والا ہے تو ایسا ''ولی'' صرف اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی ولی نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ [البقرة 107]

''اور تمہارے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔''

یقیناً مذکورہ معنوں میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ولی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ جن معنوں میں صرف اللہ تعالیٰ ہی ولی ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا ولی نہیں ہے، ان معنوں اور مفہوم میں دوسرا کوئی شخص کسی بندے کو ''ولی'' بنا دے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہوگا۔

اولیاء اللہ کی پہچان:

سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اولیاء اللہ کون ہیں؟ اور ان کی پہچان کیا ہے؟ اس لیے کہ دوستی اور دشمنی سے قبل دوست ودشمن کی شناخت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اس کی وضاحت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

[یونس 62-63]

''سن لو! جواللہ کے اولیاء ہیں ان پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ کے اولیاء وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقوی اختیار کرتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوش خبری ہے اور آخرت میں بھی؛ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی؛ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کی جو نشانیاں بیان کی ہیں ان میں سے اہم ترین اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس پر کامل ایمان یعنی توحید راسخ ہے۔ اور تقوی نام ہے امور شریعت کی مکمل پابندی کا۔ ولی اللہ کی پہچان کی بابت امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ایک قول ہے:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَيَطِيرُ فِي الْهَوَا فَلَا تَغْتَرُوْا بِهِ حَتّٰى تَعْرِضُوا أَمْرَهُ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.))

[البداية والنهاية ج:17، ص: 390]

''اگر تم کسی انسان کو پانی پر چلتے دیکھو یا ہوا میں اڑتے دیکھو تو دھوکہ میں نہ آجاؤ جب تک کہ تم اسکے حالات کو کتاب وسنت پر پرکھ نہ لو۔''

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں لکھا ہے کہ:

''ولی اللہ دراصل سنت پر عمل کرنے والے ہی ہوتے ہیں جو کہ کتاب وسنت پر سختی سے کاربند رہتے ہیں۔''

اور ولی اللہ کی سب سے بڑی یہی نشانی ہے کہ وہ دین پر سختی سے کاربند ہوتا ہے۔

وہ لوگ دراصل شیطان کے ولی ہوتے ہیں جو بھنگ و چرس میں دھت ہوتے ہیں جنہیں توحید کا کوئی علم نہیں شریعت سے دور ہیں۔ جنہیں نماز و روزہ کی ہوا بھی نہیں لگتی اور طہارت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایت ایک انعام ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے احکام کی پابندی کرنے پر ملتا ہے، جس کے بارے میں خود ولی کو بھی یہ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ میرے اندر یہ کرامتیں اور خوبیاں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء کی پہچان بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ﴾ [الانفال 34]۔

''بیشک اللہ تعالیٰ کے ولی صرف متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو ندا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تو بھی اس سے محبت رکھ تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو ندا دیتے ہی کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو دوست رکھتا ہے تم بھی اسے دوست رکھو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر دنیا میں بھی اس کی مقبولیت پیدا کردی جاتی ہے۔'' [صحیح بخاری: ج2: ح469]

البتہ ہر دین دار اور پرہیز گار سے محبت کرنا اور ان کی عداوت سے احتراز کرنا ایمان کی علامت ہے، اولیاء اللہ سے عداوت گناہ کبیرہ ہے۔ اس لیے کہ ان سے عداوت کرنا اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کرنا ہے، اور جس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلان جنگ ہو جائے؛ وہ اس دنیا سے ایمان کی دولت لیکر نہیں جا سکتا اور اس سے بڑی بد نصیبی اور محرومی کچھ نہیں۔ جس طرح اولیاء اللہ سے محبت ضروری ہے اسی طرح اعداء اللہ سے نفرت اور عداوت بھی ضروری ہے۔

کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی کیسے بن سکتا ہے؟

ولایت الٰہی پانے کے لیے کئی ایک امور ہیں لیکن ان میں سے دو اہم ترین عناصر کا ذکر یہاں پر کرنا بہت مناسب ہوگا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اطاعت الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے اپنا تقرب حاصل کرنے کے لیے ایک عظیم ضابطہ فرائض اور نوافل کی شکل میں عطا فرمایا ہے، اسی لیے اللہ کے اولیاء کی دو قسمیں ہیں اور ولایت الٰہی کے حصول کے دو اہم ترین مراتب ہیں:

پہلی قسم:...... وہ لوگ جو فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں ۔ اس میں واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب شامل ہے۔

ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"میرا تقرب اور محبت حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ فرائض ہیں۔" [بخاری ح 6502]

دوسری قسم:...... ان لوگوں کی ہے جو فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ فرائض کی اہمیت وفضیلت کے بعد نوافل کا درجہ ہے۔ بندہ نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ کوئی شخص فرائض کی بجا آوری کے بعد جس قدر نفلی اعمال زیادہ بجا لائے گا اسے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب، محبت اور دوستی حاصل ہوگی۔ جب یہ دوستی اور محبت کمال کو پہنچ جائے تو انسان ولی کامل بن جاتا ہے۔ اور وہ شریعت کا اس قدر پابند ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی قدم شریعت کے خلاف نہیں اٹھتا، وہ غیر شرعی باتوں پر دھیان نہیں دیتا، نہ ان کی طرف دیکھتا ہے، نہ سنتا ہے، اور نہ ہاتھ بڑھاتا ہے اور نہ ان کی طرف چل کر جاتا ہے۔ اس کے کان، ناک، ہاتھ اور پاؤں غرضیکہ سارا جسم کتاب وسنت کے تابع بن جاتا ہے۔ جو اللہ کا حکم ہو وہ اس کی تعمیل کرتا ہے اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ روکے وہ اس سے رک جاتا ہے۔ جس میں یہ علامات اور اوصاف ہوں وہی اللہ تعالیٰ کا حقیقی ولی اور حقیقی دوست ہے۔ جب کوئی شخص یہ کام کرے تو وہ رتبۂ ولایت پر فائز ہو جاتا ہے۔ اب اس مقام پر پہنچ کر جب وہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے، مانگتا ہے تو اس کی مراد پوری ہوتی ہے۔

اور پھر اس کے بعد وہ مرتبہ ومقام حاصل ہوتا ہے جس کے بارے میں اس حدیث میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا گیا ہے کہ:

’’میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں، مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ ضرور دیتا ہوں۔‘‘

لیکن یہ بات واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقرب صرف اسی کو حاصل ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق یہ سارے فرائض اور نوافل انجام دے، اگر کوئی شخص اللہ کے نبی ﷺ کے طریقہ سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے تقرب اور ولایت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی عبادت مردود ہوگی اور ایسا شخص اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ اللہ کی ولایت کے لیے نبی ﷺ کی اتباع ضروری ہے۔

ہاں شیطان کا ولی ہونا الگ بات ہے۔ کیونکہ وہ بھی اپنے دوستوں کو ان کے برے عمل خوبصورت کرکے دکھاتا ہے تاکہ انہیں فریب دیکر ان کے ایمان پر اور پھر ان کے ذریعہ عوام کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر سکے۔

۲۔ اللہ والوں سے اللہ کے لیے محبت:

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ أَحَبَّ فِي اللّٰهِ وَ أَبْغَضَ فِي اللّٰهِ وَ وَالَى فِي اللّٰهِ وَ عَادَى فِي اللّٰهِ فَإِنَّمَا تَنَالُ وَلَايَةَ اللّٰهِ بِذٰلِكَ وَ لَنْ يَّجِدَ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيْمَانِ وَ إِنْ كَثُرَتْ صَلٰوتُهُ وَ صَوْمُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ كَذٰلِكَ وَ قَدْ صَارَتْ عَامَّةُ مُوَاخَاةِ النَّاسِ عَلٰى أَمْرِ الدُّنْيَا وَ ذٰلِكَ لَا يُجْدِ عَلٰى أَهْلِهِ))

[رواہ ابن جریر]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کسی سے بغض وعناد رکھے، اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے عدوات رکھے تو ایسا شخص ہی اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کر سکے گا۔ اور کوئی شخص ان اُمور کے بغیر ایمان کی مٹھاس حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ وہ بہ کثرت نمازیں ادا کرے اور روزے رکھے۔ آج کل عام لوگوں کی محبت صرف دنیاوی معاملات پر موقوف ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ سودمند ثابت نہ ہوگی۔“

مسند احمد اور طبرانی میں ایک روایت ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”انسان واضح طور سے ایمان کی روشنی محسوس نہیں کر سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا کے لیے محبت نہ کرے اور اس کی رضا کے لیے دشمنی نہ رکھے، اور جب دوستی اور دشمنی اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لیے کرے گا تو پھر اللہ کی قربت ومحبت اور ولایت کا حقدار ہو جائے گا۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ایمان کی مضبوط ترین کڑی یہ ہے کہ انسان کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ ہی کے لیے ہو۔“ [رواہ الطبرانی]

خلاصہ کلام

جن معنوں اور مفاہیم میں اللہ تعالیٰ ولی ہے، ان معنوں میں دوسرا کوئی ولی نہیں ہے۔ باقی مومن بھی ولی ہے مگر وہ ولی ان معنوں میں ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے کام آنے والے، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے والے ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑی مددگاری جس میں دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز منحصر ہے؛ وہ یہ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت پر قائم رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان معنوں میں دیکھیں ان اولیائے کرام کی صفات حمیدہ...... کہ وہ ولی کیسے ہوتے ہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ [التوبہ، 71]

''اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے [ولی] مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

اس فرمان الٰہی سے معلوم ہوا کہ ولی وہ ہے جو:

۱۔ نیکی کی تلقین کرے۔ ۲۔ برائی سے روکے۔

۳۔ نماز قائم کرے۔ ۴۔ زکواۃ ادا کرے۔

۵۔ اللہ کی اطاعت کرے۔ ۶۔ رسول کی اطاعت بجالائے۔

یہ چھ خصوصیات جن میں پائی جائیں وہ ولی ہیں ۔قرآن و حدیث میں یہ کہیں نہیں آیا کہ ولی وہ ہوتے ہیں جن سے کرامات کا ظہور ہو اور جھوٹے سچے قصے ان کے بارے میں معروف ہوں۔ حیرت ہے کہ آج ولیوں کے کئی ایک گروہ ہی پیدا نہیں ہوئے بلکہ ولی پیدا کرنے والی فیکٹریاں بن گئی ہیں اور بعض لوگ نسل در نسل ولی بنتے چلے جاتے ہیں؛ خواہ ان کے اعمال و کردار کچھ بھی اور کیسے بھی ہوں۔ باپ مر گیا تو بیٹا گدی نشین بن کر ولی بن گیا پھر پوتا ولی بن گیا۔ یوں ولیوں کی نسلیں پیدا ہوتی جاتیں ہیں اور ہوتی چلی جارہیں ہیں۔ان کو بعض جاہل لوگ ''بے محنت فقیر'' کا نام دیتے ہیں؛ یعنی انہیں یہ مقام و مرتبہ کسی بزرگ کی دعا سے بغیر کسی محنت سے مل گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی پیمانہ شریعت پر پورا اترتا ہو؛ اس کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے کہ وہ اللہ کا ولی ہے۔ باقی کسی کی کوئی گارنٹی نہیں دی جاسکتی کہ وہ اللہ کا ولی ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی انسان ظاہری طور پر ان چیزوں پر کاربند ہو؛ مگر اس کے دل میں کچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خیالات اور ارادے ہوں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال کی قبولیت کا مدار دل کے اخلاص پر ہے ظاہری حسن و جمال واتباع پر نہیں۔

ہاں ظاہری طور پر ہم جس شخص کے بارے میں حسن ظن رکھ کر اسے اللہ کا ولی یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست سمجھتے ہیں تو اسے ماننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیتا ہے، نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے تو ہم اس کے وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھائیں، اس پر عمل کریں، ایسا کرنے والے کی عزت وتوقیر اور احترام کریں۔

لیکن احترام کا مطلب یہ نہیں کہ اسے اللہ کا شریک بنا کر اس کی پوجا کرنے لگ جائیں۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر کو عبادت گاہ اور میلہ گاہ بنالیں۔ وہاں پر چڑھاوے چڑھانے اور دھاگے باندھنے اور ان قبروں پر چادریں چڑھانی شروع کردیں۔ اگر کوئی مرید اپنے پیر اور مرشد کی محبت میں مبتلا ہو کر اسے ایسا ولی بنا ڈالے کہ اسے مشکل کشا، داتا اور دستگیر کہنا شروع کردے؛ اور اس کے نام کی نیازیں چڑھائے تو یقیناً ایسا کرنا عین شرک ہے۔

اولیاء اللہ سے محبت فرض ہے

اللہ کے ولیوں سے محبت کیجیے، ضرور کیجیے؛ ایسا کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت سے محبت کی علامت ہے۔ لیکن پہلے سورہ توبہ میں دی ہوئی اولیاء کی نشانیوں کی روشنی میں انہیں اچھی طرح پہچان لیجیے اور پھر اس سے محبت کیجیے...... اور اس محبت میں بھی یہ خیال ضرور رکھیے کہ یہ محبت عبودیت کی درجہ تک نہ لے جائے۔

مختصر کلام! اولیاء اللہ اور بزرگوں سے محبت ایمان کا حصہ ہے؛ مگر یہ محبت شریعت کی حدود میں اور شرعی ضوابط کے مطابق ہونی چاہیے۔ جس میں ان کی شان میں افراط وتفریط اور غلو اور جفا نام کی کوئی چیز نہ ہو۔ اور محبت و احترام صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہوں؛ نہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود اور مشکل کشا اور حاجت روا بنانے کے لیے۔

بات سمجھنے کی ضرورت ہے! جو اللہ سے محبت ہے وہ بحیثیت خالق و مالک اور معبود اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجود کے ہے۔اللہ کی محبت میں ڈوب کر بندہ اس کے حضور قیام کرتا ہے ،رکوع میں جاتا ہے،سجدہ میں گرتا ہے، اسے پکارتا ہے،ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا ہے،رات کے اندھیرے میں بن دیکھے اس کے ساتھ سرگوشیاں کرتا ہے۔اس کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر حرکت اور میرے ہر بول سے آگاہ ہے،وہ میرے ساتھ ہے،میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، وہ عرش پر ہوتے ہوئے بھی اپنے علم کے اورقدرت و دسترس کے لحاظ سے ہر بات سے آگاہ ہے؛ اور مافوق الاسباب ہر ایک چیز پر قادر مطلق اور مدبر و متصرف ہے۔

اب اگر محبت کا یہ انداز اور عقیدہ کسی نبی ؛مومن ؛ ولی یا بزرگ کے ساتھ اختیار کرلیا گیا تو یہ ظلم عظیم اور شرک اکبر ہے ۔ دوسرے لفظوں میں اللہ سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کی جائے ۔اور رسول کریم ﷺ سے محبت کا مطلب آپ ﷺ کی کامل اور مخلصانہ اطاعت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي .)) [تهذيب تاريخ دمشق الكبير 3/145]

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی۔''

اولیاء اللہ کے ساتھ محبت کا مطلب ہے کہ اگر وہ کتاب و سنت کے پیروکار اور داعی ہیں تو ان کی نصیحت سنی جائے ،اور کتاب وسنت کی تبلیغ میں ان کا ساتھ دیا جائے۔ان کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ دین کی سربلندی اور حفاظت اور دعوت کے لیے ان کا ساتھی بن کر اپنا مال خرچ کیا جائے ،پسینہ بہایا جائے اور خون بھی پیش کرنا پڑے تو وہ بھی پیش کر دیا جائے۔ان کی خدمت کی جائے ۔اور سچے زندہ ولی سے رب کے حضور دعا کروائی جائے۔ان کے علوم و معارف کو عام کیا جائے تاکہ ان کی دعوت صحیح معنوں میں محفوظ رہے اور ان کے ایصال ثواب کے لیے حقیقی معنوں میں بلا اختلاف رائے صدقہ جاریہ بن جائے ؛یہ ہے ولی سے محبت اور اسے ماننا۔بس ماننے ماننے میں فرق ہے،محبت محبت میں فرق ہے۔ہم کہتے ہیں:

رب کو مانو اور صرف اسی کی عبادت کرو۔

رسول ﷺ کو مانو اور اس کی اطاعت کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک بندوں کو بندے ہی رہنے دو اور دین کی سربلندی کے لیے ان کا ساتھ دو اور اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو ان کے لیے بخشش کی دعا کرو اور ان کے وہ اچھے کام جو کتاب وسنت کے مطابق تھے، انہیں اختیار کرو۔ سچے اہل ایمان کی یہ صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں بیان کی ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [الحشر10]

''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

اولیاء اللہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلان جنگ ہے، میرا بندہ میرے فرض کردہ امور کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ میرے زیادہ قریب نہیں آ سکتا، میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں، مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ ضرور دیتا ہوں۔'' [بخاری، رقم 6137]

یہ ایک مشہور حدیث قدسی ہے، جو ولایت اور اولیاء کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتی ہے۔

اولیاء اللہ کی شان میں غلو:

بعض لوگ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اولیاء اللہ کا سہارا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اولیائے کرام اپنے وقت کے پہنچے ہوئے بزرگ تھے، ہم ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ یا یہ کہ اولیاء کرام ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کردیں گے، ایسا عقیدہ رکھنا بھی کفر اور شرک ہے۔ یہی عقیدہ مشرکین بھی رکھتے تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے:

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ [الزمر 3]

''جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا کارساز بنایا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کو بس اسی لیے پوجتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے نزدیک کردیں۔''

اس طرح کا کفریہ عقیدہ یہود ونصاریٰ کا بھی تھا۔ اس لیے کہ یہود ونصاریٰ شرک کرنے کے باوجود انبیاء اور اولیاء کی اولاد ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا قریبی ظاہر کرتے ، اور کہتے کہ جنت کے وارث تو صرف ہم ہی ہیں۔ اور عوام کو اپنا وسیلہء ولایت اختیار کرنے کی ترغیب دیتے اور کہتے:

﴿نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ﴾ [المائدہ 18]

''ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔''

اس طرح ان کے ماننے والوں نے انہیں خود ساختہ رب اور معبود ٹھہرا کر اس شرک کے مرتکب ہوئے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے۔ اس شرک میں سے اولیاء اور صالحین کی عبادت [اور ان شان میں بے جا غلو] بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبة31]

''ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا لیا اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی؛ حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شرک کرنے سے۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ ، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْهُ۔" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ : "فَمَنْ")) [البخاری3287؛ مسلم 6952-]

''تم ضرور بالضرور بالشت در بالشت اور ہاتھ در ہاتھ اپنے سے پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے حتی کہ اگر ان میں سے کوئی ایک گوہ کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم بھی داخل ہو گے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم یہود ونصاری کی راہ پر چلیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں تو اور کس کی راہ پر۔''

اولیاء وصالحین کی عبادت اور مشرکین کے شبہات پر اللہ تعالیٰ کا ردّ:

پہلا شبہ:......اولیاء اللہ کے بارے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [یونس62]

''سن لو! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ ولایت الٰہی ایسا مقام ہے جو صرف ابتدائی ایمان لانے سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لیے مزید اعمال کی ضرورت پڑتی ہے۔ ولایت کا مقام و مرتبہ ایمان کے بعد تقوی اور اعمال صالحہ کے مدارج طے کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اور تمام اعمال کا مدار ایمان باللہ پر ہوتا ہے جو کہ ان سب کی قبولیت کے لیے بنیادی شرط ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اعمال کے ساتھ جب باقاعدگی سے تقوی اپنایا جائے تو دھیرے دھیرے یہ ایمان عمل صالح اور تقوی کے ساتھ بڑھتے بڑھتے مقام ولایت پر پہنچا دیتا ہے۔

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ وہ لوگ جو کتاب وسنت سے دور اور اعمال صالح سے بھی خالی ہیں مگر وہ سادہ لوح عوام کو پھانسنے کے لیے اپنی ولایت کا دعوی کرتے ہیں وہ ولی تو ضرور ہیں مگر رحمان کے نہیں شیطان کے ولی ہیں۔ جو لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے مداری لگاتے اور شعبدے دکھاتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد اپنی خواہشات کی اتباع ہے؛ نہ کی شریعت کی۔

شبہ کی بنیاد کہاں ہے:...... شبہ ان الفاظ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [یونس 62]

''اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

ان کا کہنا ہے کہ جب اولیاء اللہ پر کوئی غم یا خوف نہیں تو اب وہ بے پرواہ ہو کر جس کو چاہیں جس چیز سے نواز دیں اور جس چیز سے چاہیں محروم رکھیں۔ جو کو چاہے اللہ کے عذاب سے چھڑا دیں جسے چاہے عذاب میں مبتلا کر دیں۔ انہیں اب اختیار اور تصرف حاصل ہے۔

جواب: ...... یہ واضح رہے کہ غم اور خوف کا نہ ہونا صرف مقام احسان پر فائز اولیاء کو ہی حاصل نہیں بلکہ یہ ان عام اہل ایمان کو بھی حاصل ہے جن پر اللہ تعالیٰ یہ انعام کر دے۔ چنانچہ ہم ان مقامات کی نشاندھی کرتے ہوئے اس کی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں۔

پہلا مقام: ...... وہ تمام اہل ایمان جو کہ کتاب وسنت کی حسب الاستطاعت پیروی کرتے ہیں ان پر بھی کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة 38]

''پس اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے پس جو میری ہدایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر چلیں گے ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

دوسرا مقام:...... جو کوئی بھی ایمان لایا ہو اور نیک عمل کرتا ہو؛ اسے اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب سے نوازیں گے اور وہ بے غم و خوف ہوگا؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة 112]

''ہاں جس نے اپنا منہ اللہ کے تابع کر دیا اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا بدلہ اس کے رب کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

تیسرا مقام:...... جو بھی اہل ایمان اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور کسی کو تکلیف نہ دے؛ وہ بھی بے غم و خوف ہوگا؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة 262]

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں ان کے لیے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

چوتھا مقام:...... دن اور رات میں خفیہ اور اعلانیہ طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر بھی یہ انعام و اکرام مل سکتا ہے؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة 274]

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں رات اور دن چھپا کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مقام: ...... جو کوئی بھی ایمان لائے؛ نماز قائم کرے اور زکواۃ ادا کرے؛ اس پر بھی کوئی غم وخوف نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة277]

''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز کو قائم رکھا اور زکواۃ دیتے رہے تو ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

چھٹا مقام: ...... اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان اور نیک اعمال کی بجا آوری بھی غم اور خوف ختم ہونے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [المائدہ:69]

''جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں گے اور عمل نیک کریں گے [خواہ وہ کوئی بھی ہوں] ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ غمناک ہوں گے۔''

ساتواں مقام: ...... اصلاح کاروں اور خیر وبہتری چاہنے والے اہل ایمان کو بھی قیامت کے غم وخوف سے نجات مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [الانعام48]

''اور ہم جو پیغمبروں کو بھیجتے رہے ہیں تو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کو۔ پھر جو شخص ایمان لائے اور نیکوکار ہو جائے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

آٹھواں مقام: ...... ہدایت ربانی کے پیروکاروں؛ متقی و پرہیزگاروں اور اصلاح کاروں کو بھی امن وامان اور سلامتی نصیب ہوگی؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [الاعراف35]

”اے آدم کی اولاد! اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں جو تمہیں میری آیتیں سنائیں پھر جو شخص ڈر جائے اور اصلاح کرے تو ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔“

نوواں مقام:...... اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل کا اظہار کرنے اور پھر اس پر ڈٹ جانے والوں کو بھی اطمینان اور سکون نصیب ہوگا، اور انہیں ہر قسم کے غم وخوف سے نجات مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [احقاف13]

”بے شک جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر جمے رہے پس ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

ایک اور مقام پر اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ٥ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ [فصلت 30-32]

”بے شک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہم تمہارے دنیا میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی اور بہشت میں تمہارے لیے ہر چیز موجود ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تم جو وہاں مانگو گے ملے گا بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسواں مقام:......تقویٰ اور للہیت کی بنیاد پر قائم ہونے والی دوستی بھی کام آئے گی؛ اور ایسے لوگوں پر غم وخوف نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ & یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ [الزخرف،67-68]

''اس دن دوست بھی آپس میں دشمن ہو جائیں گے مگر پرہیزگار لوگ کہا جائے گا) اے میرے بندو تم پر آج نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔''

گیارھواں مقام:......اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور شہادت پانے والے بھی اس غم وخوف سے آزاد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ [آل عمران169،170]

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں۔ اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

خلاصہ کلام:

اس سابقہ بحث کے نتیجہ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی تصریح اور وضاحت کے مطابق خوف اور غم سے نجات کا مقام تب ملے گا جب کوئی:

۱۔ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہدایت کی پیروی کرے گا۔

۲۔ اس نے اپنا چہرہ اللہ کے سامنے خم کر دیا ہو اور نیک بن گیا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اس نے اللہ کے راستے میں مال خرچ کیا پھر نہ احسان جتلایا اور نہ ستایا ہو۔

۴۔ دن رات خفیہ اور اعلانیہ اپنا مال خرچ کیا ہو۔

۵۔ ایمان لایا، نیک عمل کیے، نمازی بنا اور زکواۃ ادا کی ہو۔

۶۔ منافق، یہودی، بے دین، عیسائی وغیرہ، وہ جو بھی تھا، تائب ہو کر اللہ پر ایمان لے آیا اور اس نے آخرت کے دن کو مان لیا تو وہ بھی اولیاء اللہ کے زمرے میں شامل ہو جائے گا۔

۷۔ جو ایمان لایا اور اس نے اپنی اور لوگوں کی اصلاح کا کام کیا ہو۔

۸۔ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہدایت کو مانا پھر تقوی اختیار کیا اور اصلاح کی۔

۹۔ اللہ کو رب مان کر پھر اس کی توحید پر، اس کے دین پر ڈٹ گیا ہر طرح کی تکالیف اور مصیبتیں برداشت کیں مگر توحید کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

۱۰۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد وقتال کرتے ہوئے جو شہید ہوا وہ جنتوں میں خوش ہیں اور اس بات پر بھی خوش ہیں کہ ان کے جو ساتھی ان کے پیچھے دعوت و اصلاح اور جہاد وقتال کے راستے پر لگے ہوئے ہیں، جب وہ ان سے آن ملیں گے تو ان کی طرح انہیں بھی نہ خوف ہو گا اور نہ غم۔

ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ جا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یہ ہیں اولیا اللہ کی صفات جو قرآن بیان کر رہا ہے اور واضح کر رہا ہے۔ اب کوئی انسان اس دھوکے میں نہ رہے کہ خوف وغم سے نجات صرف اولیاء کے ساتھ ہی خاص اور پھر اس کے ساتھ بہت سارے باطل عقائد جوڑ دیے جائیں۔

دوسرا شبہ :...... کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اولیاء اللہ اور نیک لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود ہیں؛ یا پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت کے مستحق ہیں۔ اور انہیں پکارنا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو پکارنا۔ جیسا کہ جاہل لوگ کہا کرتے ہیں: پیر اگر خدا نہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں اور کہتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں اور ان اولیاء کی بات رد نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ان لوگوں کا عقیدہ نقل کرتے ہوئے] فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا﴾ [نوح 23]

''اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا۔''

پس یہ ود نامی شخص ایک نیک انسان تھا؛ ایسے ہی سواع؛ یغوث ؛ یعوق اورنسر سبھی نیک لوگ [اور اولیاء اللہ] تھے۔

اللہ تعالیٰ ان پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۞ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا﴾ [الاسراء 42-43]۔

''فرما دیجیے اگر اس کے ساتھ کچھ اور معبود ہوتے، جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو اس وقت وہ عرش والے کی طرف کوئی راستہ ضرور ڈھونڈتے۔ پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے اس سے جو یہ کہتے ہیں، بہت زیادہ بلند ہونا۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِىْ مِنْ دُوْنِىْۤ اَوْلِيَآءَ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا﴾ [الکہف 102]

''کیا کافر یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنالیں گے؟ (سنو) ہم نے تو ان کفار کی مہمانی کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔''

تیسرا شبہ :......ان کا خیال ہے کہ ان اولیاء وصالحین کی عبادت کرنا؛ یا ان کو اپنا سفارشی بنا کر پیش کرنا اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ [الزمر 3]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جنہوں نے اس کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں [وہ کہتے ہیں:] ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیں۔''

یعنی اولیائے کرام اللہ تعالیٰ اور ہمارے درمیان واسطہ ہیں، چونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہیں اس لیے وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں اور ہماری مدد بھی کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان کی بات کو رد نہیں کرتا۔ چونکہ ہم ان کے مرید ہیں اور مرید ہونے کے ناطے وہ ہمارے احوال سے آگاہ بھی ہیں۔ اس لیے ہماری فریاد ان کے آگے ہے اور ان کی فریاد اللہ تعالیٰ کے سامنے۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ [الاحقاف28]

''پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے، بلکہ دراصل یہ محض جھوٹ اور بالکل بہتان تھا۔''

نیز ان عقائد پر اللہ تعالیٰ ضرب شدید لگاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ [الشوری46]

''اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی حمایتی نہ ہوگا کہ ان کو بچائے۔''

اسباب کے بغیر مدد کو پہنچنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، بندوں میں ایسا کوئی ولی نہیں جو اسباب سے بالاتر مدد کر سکے یا مشکل کشائی اور حاجت روائی کرنے پر قادر ہو۔ مگر اس کے باوجود جو لوگ اولیاء اللہ صالحین اور بزرگان دین کی پناہ میں آتے ہیں اور اولیاء اللہ کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں؛ اور اپنے تئیں انہیں وسیلہ اور سفارشی گردانتے ہیں تو پھر دیکھ لیں کہ قرآن کے الفاظ میں ان کا ڈیرہ، ان کی پناہ گاہ، ان کا حصار اور قلعہ کس نوعیت کا ہے؟ اور وہ کتنے پانی میں ہے؟ اور ان کے اس عقیدہ کی موجودگی ان کے اعمال کا کیا انجام ہوگا؟

نیز فرمان الٰہی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ﴾ [هود20]

''اور نہ ان کا کوئی حمایتی اللہ کے سوا ہوا، ان کے لیے عذاب دگنا کیا جائے گا نہ یہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ دیکھتے تھے۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [الجاثية 10]

''ان کے پیچھے دوزخ ہے جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دیگا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔''

چوتھا شبہ: ......ان لوگوں کا خیال ہے کہ اولیاء اللہ اور صالحین کائنات میں تصرف کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے مختلف قطب اور ابدال اور اوتاد بنا رکھے ہیں جنہیں وہ امور کائنات میں مدبر و متصرف اور کرتا دھرتا شمار کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض لوگ یہاں تک کہتے ہیں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ ہمارے ائمہ پر عیاں اور ان کے قبضہ وقدرت میں وہ جس طرح چاہیں تصرف کریں انہیں اختیار حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رد میں فرماتے ہیں:

﴿وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ﴾ [اسراء 111]

''اور اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِى الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ﴾ [سباء22]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’فرما دیجیے! کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے؛ اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔‘‘

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی بھی نبی یا ولی یا قطب یا دیگر کوئی ہستی کائنات کے کسی بھی کام میں ایک ذرہ بھر بھی اختیار اور تصرف نہیں رکھتے اور نہ ہی انہیں کسی چیز کی ملکیت حاصل ہے۔

پانچواں شبہ:......ان کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ نفع و نقصان کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ کے رد میں فرماتے ہیں:

﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا﴾ [الرعد16]

’’آپ پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ فرما دیجیے: اللہ۔ فرما دیجیے: کیا تم پھر بھی اس کے سوا اور کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھلے برے کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی حکم دیا تھا کہ آپ علم الغیب جاننے اور نفع و نقصان میں سے کسی چیز کا مالک ہونے کی نفی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ﴾ [الاعراف188]

’’فرما دیجیے: میں اپنی جان کے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں، مگر جو اللہ چاہے۔‘‘

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا﴾ [الجن21]

’’فرما دیجیے: میں تمہارے لیے کسی نقصان یا کسی بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا۔‘‘

جب محمد رسول اللہ ﷺ جیسی اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین ہستی بھی نہ علم غیب جانتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی کسی کے لیے [مافوق الاسباب] نفع ونقصان وغیرہ کا کوئی اختیار رکھتے ہیں۔تو پھر کسی دوسرے ولی یا بزرگ کے لیے ایسی چیزوں کو کیسے ثابت مانا جاسکتا ہے؟۔

چھٹا شبہ :......ان خود ساختہ اولیاء اللہ کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ اولیائے کرام اللہ کے ایسے محبوب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام ہر صورت میں کر دیتا ہے۔اور یہ کہ اللہ نے ان ولیوں کو بعض اختیارات اور طاقتیں سونپ رکھی ہیں۔یا یہ کہ اولیاء اور بزرگان اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔[درحقیقت یہ باتیں اللہ کی عزت اور وقار اور وسعت رحمت کے منافی ہیں]۔اللہ تعالیٰ اس شبہ کے ردّ میں فرماتے ہیں:

﴿وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ [اسراء111]

”اور فرمادیں:سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز وناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔“

اب جو لوگ ولایت ولایت کی رٹ لگاتے ہیں کہ فلاں ولی کو ولایت مل گئی،فلاں فقیر بن گیا؛ فلاں قطب ہوگیا۔کیا چلہ کرنے سے ولایت مل جاتی ہے؟۔

کیا یہ اسلام کی وہ ولایت ہے جسے ہم نے دلائل سے واضح کیا ہے یا پھر ہندوؤں کا جوگ ہے جو ریاضت ومشقت سے مل جاتا ہے؟

اور کیا ایسا کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟

اور کیا اللہ تعالیٰ اپنے اختیار ان بندوں کے سپرد کر رہا ہے؟

کیا وہ غوث،قطب،ابدال اور قیوم کے عہدے بنا کر اپنی بادشاہت ان بندوں کے سپرد کر رہا ہے؟

اور انہیں کائنات میں تصرف کی قدرت دے رہا ہے؟

کیا جب تک یہ اولیاء اور اوتاد یا قطب نہیں تھے تو نظام کائنات درھم برھم تھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں شبہ:......ان کا کہنا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے دین اور اس کے نبی کریم ﷺ معرفت حاصل کرنے کیلئے اولیاء اللہ کی اطاعت کرتے ہیں؛ ان تک رسائی کے بغیر ہمیں اللہ تعالیٰ تک رسائی نہیں مل سکتی؛ اللہ تعالیٰ ان پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف 3]

''اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے پاس رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر دلیوں اور بزرگوں کی پیروی مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [الانعام 153]

''اور یہ میری سیدھی راہ ہے سو اس پر چلو اور راستوں پر مت چلو کہ وہ تم کو اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے یہ حکم کر دیا ہے تم کو تا کہ تم بچتے رہو۔''

فائدہ: ...... یہ واضح رہے کہ اولیاء و صالحین اور علماء راسخین ضرور اللہ تعالیٰ تک رسائی کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں؛ لیکن اس کی صورت یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف کرتے ہیں؛ نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں؛ لوگوں تک اللہ کے دین کی بات پہنچاتے ہیں۔ اور لوگوں کو توحید و سنت کی دعوت دیتے ہیں۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں کہ انہیں کوئی اختیار یا تصرف حاصل ہو گیا ہے؛ اب وہ جیسے چاہیں کرتے پھریں۔ بلکہ قانون شریعت سب کے لیے برابر ہے؛ اگر وہ بھی کوئی غلط کام کریں گے تو اس پر ان کی پکڑ ہوگی۔''

آٹھواں شبہ: ......ان کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی اولیاء اللہ کو پکارتا ہے تو وہ اولیاء اسے کام آتے ہیں اور اسے نیک بختی کی اعلیٰ منازل تک پہنچا دیتے ہیں؛ اور وہ ان اولیاء کے سائے میں اور ان کے لطف و کرم سے جی رہے ہیں؛ اور انہیں جو کچھ مل رہا ہے وہ ان کے صدقے اور ان کے وسیلہ سے ہے؛ اللہ تعالیٰ نے یہ شبہ رد کرتے ہوئے فرمایا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [الانعام 41]

''جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہے؛ کاش! وہ جان لیتے۔''

غور فرمایئے! مکڑی کے جالے کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ یہ تو ایک ایسا کمزور گھر ہے کہ جو نہ آندھی اور طوفان کا مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ بارش سے بچاؤ کا کام دے سکتا ہے ،یعنی اس گھر میں کسی کو کوئی تحفظ نہیں۔اس طرح وہ آستانے اور دربار کہ جہاں لوگ اپنی مشکلات کے لیے جاتے ہیں تو وہ آستانے دربار اور خانقاہیں ایسے لوگوں کا کچھ بھی تحفظ نہیں کر سکتیں جو مشکلات میں پھنس کر یہاں پناہ لینے آتے ہیں تو اس فرمان الٰہی کی روشنی میں غور وفکر کرنے والوں کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھلا تارعنکبوت اپنے اس جال میں پھانس کر کن کو لے جاتی ہے؟

نوواں شبہ: ......ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اولیاء اللہ بھی ان کے کارساز ہیں [جو کہ زندگی اور موت یا بیٹے اور بیٹیاں دینے پر قادر ہیں]۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ پر ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [الشوریٰ 9]

''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز کا قادر ہے۔''

دسواں شبہ: ......ان کا عقیدہ ہے کہ قبروں پر مسجدیں بنانا رب العالمین کی قربت کے امور میں سے ہے؛ اور ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور دلیل دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴾ [الكهف 21]

''جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنالیں گے۔''

اللہ تعالیٰ اس شبہ پر ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ [الجن 18]

''بے شک مساجد صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أُوْلٰئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِالرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

''ان لوگوں کا یہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک مرد یا نیک انسان مر جاتا تھا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہیں تصویر بناتے یہی لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق ہونگے۔''

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو آپ اپنی قمیص مبارک اپنے چہرہ انور پر ڈالتے؛جب ہوش آتا تو اسے ہٹا دیتے اور اس حال میں فرماتے:''اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے؛انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے ڈراتے تھے۔'' متفق علیہ۔

گیارھواں شبہ: ......ان کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ غیب جانتے ہیں؛انہیں غیب کا علم ہونے کی وجہ سے وہ ہمارے احوال سے آگاہ رہتے ہیں اور مصیبت کے وقت میں ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام آتے ہیں اور مشکل کشائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ کے رد میں فرماتے ہیں:

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ [آل عمران179].

''اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے اس لیے تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو اگر تم ایمان لا اور تقوی کرو تو تمہارے لیے بڑا بھاری اجر ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ [الجن26، 27]

''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے۔''

بارھواں شبہ:...... ان کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ ان کی پکار کو سنتے اور اس کا جواب دیتے اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ کے ردّ میں فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ [الاعراف194]

''بیشک تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم جیسے ہی بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہاری پکار کو سنیں اگر تم سچے ہو۔''

تیرھواں شبہ:...... یہ کہ اللہ کے یہاں ان اولیاء اللہ کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی اولیائے کرام کو پکارتا ہے؛ اولیاء اس کی شفاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [یونس 18]

''اور وہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں: یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

پھر اس شبہ پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ [یونس 18]۔

''آپ فرما دیجئے کہ تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ [الزمر 43-44]۔

''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں) کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ فرما دیجئے: کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ فرما دیجئے: کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔''

چودھواں شبہ: ......ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ بلائیں ٹالنے اور مصائب دور کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شبہ پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا﴾ [اسراء 56]

''فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ اِنِّی نُهِیتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآئَنِی الْبَیِّنَاتُ مِنْ رَّبِّی وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [غافر 66]

''آپ فرما دیجئے: مجھے ان کی عبادت سے روک دیا گیا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو اس بنا پر کہ میرے پاس میرے رب کی دلیلیں پہنچ چکی ہیں، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا تابع فرمان ہو جاؤں۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ ان لوگوں پر رد کریں جو مشرکین کے اعمال کی دعوت دیتے ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنَنِی اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجَاهِلُوْنَ﴾ [الزمر 64]۔

''آپ فرما دیجئے: اے جاہلو! کیا تم مجھے اللہ کے سوا غیر کی عبادت کو کہتے ہو۔''

مزید وضاحت

انبیائے کرام علیہم السلام کے دین پر دشمنان توحید کو بے شمار اعتراضات ہیں جن کے ذریعے وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے بلکہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ خالق ورازق اور نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے نفع ونقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ عبد القادر یا دوسرے بزرگ ہوں۔لیکن چونکہ ہم گنہگار ہیں اور بزرگوں کا اللہ تعالیٰ کے یہاں مقام ومرتبہ ہے، اس لیے ان کے واسطے سے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔

جواب: ......(۱)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں سے قتال کیا وہ بھی ان باتوں کا اقرار کرتے تھے، اور یہ کہتے تھے کہ ان کے پاس نفع ونقصان کا اختیار تو نہیں لیکن ہم ان کے واسطے سے جاہ مرتبہ اور شفاعت کے طلبگار ہوتے ہیں۔

(۲) یہ آیتیں تو ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو بتوں کی پرستش کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ انبیاء و صالحین کو بتوں جیسا کیوں بناتے ہیں؟

اس اعتراض کا بھی وہی پہلے والا جواب ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کفار مکہ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرتے تھے۔ اور اللہ کے علاوہ جن صالحین و ملائکہ کا وہ قصد کرتے تھے، ان سے صرف شفاعت کی امید رکھتے تھے۔ اس کے باوجود ان کو مشرک قرار دیا گیا۔ واضح رہے کہ شفاعت کنندہ ان کے نزدیک بھی اللہ کے کچھ نیک بندے ہی ہوتے تھے نہ کہ اصنام۔ گویا اس دور میں بھی جن کی پرستش کی جاتی تھی وہ محض پتھر کی مورتیاں ہی نہیں تھیں بلکہ وہ صالحین ہی تھے جن کے انہوں نے بت تراش لیے تھے، تو اب انہیں یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ فوت شدہ صالحین کو اختیارات کا حامل سمجھ کر ان سے استغاثہ و استمداد کرنا ہی شرک ہے جس کا ارتکاب زمانہ جاہلیت میں مشرکین کیا کرتے تھے۔

لیکن معترضین اگر اپنے اور کفار کے افعال میں فرق کرنا چاہیں تو آپ انہیں بتائیں کہ کفار میں کچھ تو ایسے تھے جو بتوں کو پکارتے تھے لیکن کچھ ایسے بھی تھے جو اولیا کو پکارتے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ﴾

[الاسراء57]

”جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ (پکارے جانے والے) اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے۔“

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

کتاب نمبر: 1212
www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دار المعرفة

→ HOME | → ABOUT US | → BOOKS | → VIDEOS | → AUDIO | CONTACT US

Quick Search | search our site

DAR-UL-MARIFA

2nd Floor, Al-Fazal Market,
17 Urdu Bazar, Lahore (PAK)
Cell: +92-308-4263140

About Us | Services | Products | Clients | Re-Cellers | Contact Us

Copyrite (c) 2013-2020 "Dar-ul-Marifa" All rights reserved